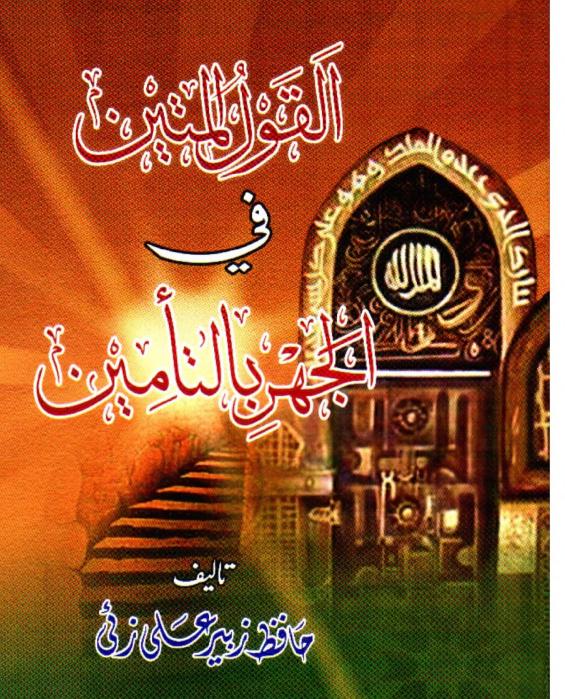
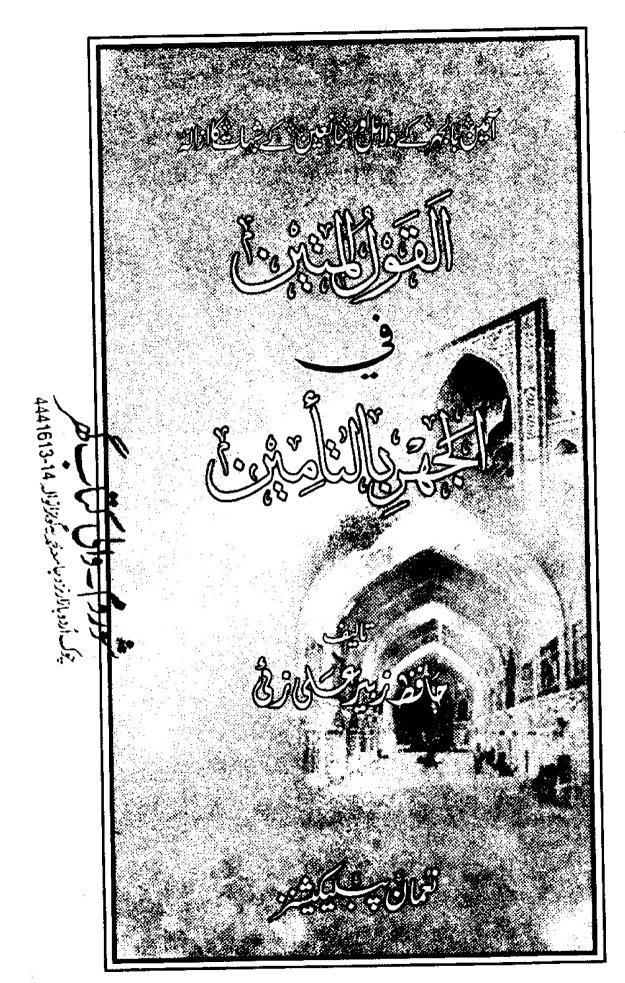
آمین با بھر کے دلائال منابعین میں شکے شہانٹ کا ازالہ



نغمان سيب ليكيينز





# مكتبهاسلاميه

الم المقابل رحمان كاركبيك غزني سريث اردوبازار فون: 042-7244973

فيصَل إنه بيرف امين بور بإزار كوتوالى رود فون: 041-2631204

ائل مَنْکُتُ بِنَا اللَّهِ اللَّهُ اللَّاللَّ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

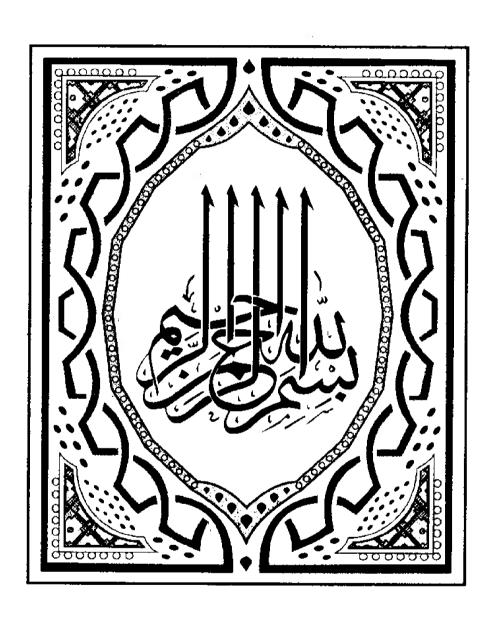


# فهرست ابواب ومضامين

|    | -                              |    |                                       |
|----|--------------------------------|----|---------------------------------------|
| 22 | مہلی حدیث                      | 7  | مقدمة القول التين فى الجمر بالتامين   |
| 24 | دوسری حدیث                     | 8  | اختلاف کے بنیادی اسباب                |
| 25 | تيسري حديث                     | 8  | ا تباع رسول مَنْ النَّهُ غِنْم        |
| 26 | سندى محقيق                     | 9  | تقليد                                 |
| 27 | راو يوں کی شخقیق               | 11 | عقائد                                 |
| 31 | چونقی حدیث                     | 11 | رسول:مشکل کشا؟                        |
| 31 | سئد کی شخقیق                   | 12 | علی مشکل کشا                          |
| 32 | راد يول کي شخفيق               | 12 | قبرے دشکیری                           |
|    | سفیان توری کی صدیث کے متن کی   | 12 | ڈ دبتی کشتی اور بیر <del>ز</del> اپار |
| 33 | شخقيق                          | 14 | اے شہنو رمحمہ وفت ہے امداد کا         |
| 35 | شعبه کی روایت                  | 14 | ذاكراور نذكور دونول ايك               |
| 37 | شابدنمبرا                      | 14 | خواجه محمرعثان مشكل كشا               |
| 38 | ,                              |    | عاجزوں کی دشگیری بیکسوں کی مدد        |
| 39 | على طالفينا كى روايت           | 15 | وحدت الوجود                           |
| 40 | سند کی شخفیق                   | 16 | گواه اول                              |
| 41 | پانچویں حدیث                   | 17 | گواه دوم                              |
| 43 | آ ٹارصی بہ                     | 18 | گواه اول تاسوم                        |
| 43 | عبدالله بنعمر كااثر            | 19 | اعلان.                                |
| 43 | سند کی شخقیق                   | 20 | القول أنتين فى الجبر بالتأمين         |
| 46 | عبدالله بن الزبير خالفنا كالثر | 20 | المل الحديث كانعارف                   |
|    |                                |    |                                       |

|     | 4 % \$ 8                     |    | التَوَالِلِيْنِيْنِ الْمَوَالِلِيْنِيْنِ |
|-----|------------------------------|----|--|
| 65  | نقاب كشائي                   | 50 | چندغلطفهميون كاازاله                     |
| 71  | د يو بندى بنام د يو بندى     | 52 | عکرمه کی روایت                           |
| 69  | حدیث اورا ہلحدیث کے باب      | 54 | حجیمنی حدیث                              |
|     | ''اخفاءالتأمين'' كاجواب      | 56 | شابدنمبر 1                               |
| 94  | آمين بالجمر اورامين او كاژوي | 58 | شابدنمبرا                                |
| 97  | اطراف الحديث والآثار         | 59 | شابدنمبره                                |
| 100 | اساءالرجال                   | 59 | چندغلط فہمیوں کاازالہ                    |
|     |                              | 59 | ڈ بروی کے اعتر اضات                      |

.



| œ   |  |   |  |
|-----|--|---|--|
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
| - 0 |  |   |  |
|     |  | _ |  |
|     |  | • |  |
|     |  |   |  |
|     |  | • |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |
|     |  |   |  |



## مقدمة: القول المتين في الجهر بالتأمين

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ، من يهده الله فلا مضل له ومن يصلل فلا هادي له وأشهدأن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأنّ محمدًا عبده ورسوله ، أما بعد:

فإن خير الحديث كتاب الله وخير الهدي هدي محمد المنابعة و شرالأمور محدثاتها وكل بدعة ضلالة.

نمازدینِ اسلام کادوسرااتهم رک اور قرب الهی کابهترین ذریعیب، جهال اللدرب انعزت نے مواظبت نماز کوفرض قراردیا، وہاں رسول الله منائی نیز نے ((صلوا محمل رایت مونی اصلی)) کی شرط عائد قرمائی یعنی تبییر تحریمہ سے تنایم تک تمام امور کاطریقه نبوی منائی ایسے بیل جو مطابق ہونا ضروری ہے ، انھی امور میں سے (نماز کے) بعض مسائل ایسے بیل جو احادیث محید اور عملِ صحابہ دی گئی ہے تا بت ہونے کے باوجود بعض لوگوں کے اعتراضات کی جھینٹ چر صے ہوئے ہیں۔ مثلاً:

- (۱) آمين بالجبر
- (٢) رفع اليدين قبل الركوع وبعده
  - (٣) فاتحه خلف الأمام
    - (۳) ایک دتر....

حالانکہ بیسارے مسکے شافعیہ یا حنابلہ سے بھی ثابت ہیں،اوران کے علاقوں میں ان مسائل پر بالتواتر عمل بھی ہور ہاہے،لہذا ان مسائل پر غیراہلِ حدیث کے اعتراضات و

مخالفت اصولاً باطل ہیں۔

### اختلاف کے بنیادی اسباب

اہلِ حدیث (اہلِ سنت) اور غیر اہلِ حدیث کے درمیان اصل اختلاف ایمان ،عقائد اور اصول میں ہے اس اختلاف کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں:

### اتباع رسول منالفيظم

ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿ قُلُ إِنْ كُنتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوْبِكُمْ "وَاللّٰهُ عَفُورٌ رَّحِبِمْ ۞ قُلُ اَطِيْعُوااللّٰهَ وَالرَّسُولَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَفِرِينَ ﴾ غَفُورٌ رَّحِبِمْ ۞ قُلُ اَطِيْعُوااللّٰهَ وَالرَّسُولَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَفِرِينَ ﴾ (اے نبی!) کہددواگرتم الله ہے محبت کرتے ہوتو میری اتباع کرو، الله تم ہے محبت کرے اور تماری خطاول ہے درگز رفر مائے گا اور الله برا معاف کرنے والا رحیم ہے۔ (ان ہے) کہواللہ اور رسول کی اطاعت کرو پھراگروہ منہ پھیریں (انکار کریں) تو بے شک الله کافرول ہے محبت نہیں کرتا۔ (ال عمرائن ۳۲،۳۱)

دوسرےمقام پرارشاد ہے: ﴿ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴾

اوران (رسول الله مَنْ اللهُ عِلَمَ عَلَيْهِ مَا كَا تَنَاعَ كُرُوتًا كَتْمُ صِينَ مِدايت نصيب مور (الاعراف:١٥٨)

ارشادِ بارى تعالى ب: ﴿ وَاتَّبِعُونِ ﴿ هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴾

( کہدوو )اورمیری اتباع کرو، یہی سیدھارات ہے۔ (الزخرف:۲۱)

سورة النسآء (٥٩) میں فیصلہ کن انداز میں ارشاد ہے:

﴿ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْ ءَ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْاخِرِ ﴾

اگرتم اللہ اور قیامت کے دن پرایمان رکھتے ہوتو تناز عہ (اختلاف) کی صورت میں اللہ اور رسول کی طرف (ہی) رجوع کرو۔

## ور الفرالين المجارية في ال

اس کے برعکس غیراہل صدیث اتباع رسول مُنَا اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللّٰهِ عَلَيْ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَيْ عَلَيْهِ عَلَى عَلَيْهِ عَلَيْ

" آپ ہم سے وجوب تقلید کی دلیل کے طالب ہیں۔ ہم آپ سے وجوب اتباعِ محمدی منگافیّیْ ووجوب اتباعِ محمدی منگافیّیْ ووجوب اتباعِ قرآنی کی سند کے طالب ہیں '(ادلۂ کالمدم قسبیل س ۱۷) مزید کہتے ہیں: ''ہم نے آپ سے وجوب اتباع نبوی کے ثبوت کے لئے نص صریح طلب کی تھی سواس کا جواب معقول تو ندار دُ' (ایسناح الا دلی قدیم ص ۹۹)

۔ آنکھیں ہیں اگر ہندتو پھردن بھی رات ہے اس میں قصور کیا ہے بھلا آ فتا ب کا

### تقليد؟

لغت کی کتاب' القاموں الوحید' میں تقلید کا درج ذیل مفہوم لکھا ہوا ہے:

'' بسوچے سمجھے یا بےدلیل بیروی نقل سپردگ''

"بلادلیل پیروی، آنکه بند کر کے کسی سے پیچھے جلنا، کسی کی نقل اتارناجیسے "قلّد القود الإنسان" (ص۱۳۸۱) نیز دیکھئے انجم الوسط (ص۵۷)

مفتی احمہ یا تغیمی بدایوانی بریلوی نے غزالی سے قتل کیا ہے:

" التقليد هو قبول قول بلا حجة " (جاء الحق ج اص ١٥ اطبع قديم)

یعن بغیر جحت ( دلیل ) کے سی قول کو قبول کرنا تقلید ہے۔

اشرف علی تھانوی دیو بندی سے یو جھا گیا:

'' تقلید کی حقیقت کیا ہے اور تقلید س کو کہتے ہیں''؟ تو انھوں نے فر مایا: '' تقلید کہتے ہیں امتی کا قول ما ننا بلا دلیل'' عرض کیا گیا کہ کیا اللہ اور رسول مَنْ اللّٰهِ اِللّٰهِ الله کی تقلید کہلائے گاوہ اتباع کہلاتا ہے'' گا؟ فر مایا: '' اللہ اور اس کے رسول مَنْ اللّٰهِ عُلَمُ ما ننا تقلید نہ کہلائے گاوہ اتباع کہلاتا ہے'' گا؟ فر مایا: '' اللہ اور اس کے رسول مَنْ اللّٰهِ عُلَمُ ما ننا تقلید نہ کہلائے گاوہ اتباع کہلاتا ہے'' (الا فاضات اليومير ملفوظات تعليم الامت ١٥٩٣ المفوظ ١٦٩٨)

یادرہے کہ اصولِ فقہ میں لکھا ہوا ہے: قرآن ماننا، رسول مُنَافِیْقِم کی حدیث ماننا، اجماع ماننا، گواہوں کی گواہی پر فیصلہ کرنا، عوام کا علماء کی طرف رجوع کرنا (ادرمسئلہ پوچھ کڑمل کرنا)
تقلیم نہیں ہے۔ (دیکھے مسلم الثبوت ص ۲۸ والقریر والخیر جسم س ۲۵۳)
محمد عبیدالتٰدالا سعدی دیو بندی تقلید کے اصطلاحی مفہوم کے بارے میں لکھتے ہیں:
د'کسی کی بات کو بلا دلیل مان لینا تقلید کی اصل حقیقت یہی ہے لیکن ...' (اصول الفقہ ص ۲۲۷)
اصل حقیقت کوچھوڑ کرنا م نہا دویو بندی فقہاء کی تحریفات کون سنتا ہے!
احمدیا رفیمی بریلوی لکھتے ہیں:

"اس تعریف سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کی اطاعت کرنے کو تقلید نہیں کہہ کتے۔ کیونکہ ان کا ہر قول وفعل ولیل شرع ہے، تقلید میں ہوتا ہے: دلیل شرع کو نہ دیکھنا، لبذا ہم حضور علیہ الصلو قا والسلام کے امتی کہلائیں گے نہ کہ مقلدای طرح صحابۂ کرام و آئمہ دین حضور علیہ السلام کے امتی ہیں نہ کہ مقلدای طرح عالم کی اطاعت جوعام مسلمان کرتے ہیں اس کو علیہ السلام کے امتی ہیں نہ کہ مقلدای طرح عالم کی اطاعت جوعام مسلمان کرتے ہیں اس کو ہمی تقسید نہ کہا جائے گا کیونکہ کوئی بھی ان عالموں کی بات یا ان کے کام کوا ہے لئے جمت نہیں بناتا بلکہ یہ ہمچھ کر ان کی بات ما نتا ہے کہ مولوی آ دمی ہے کتاب سے دیکھ کر کہہ رہے ہوں گوں گا۔ "دوی ہے کتاب سے دیکھ کر کہہ رہے ہوں گے۔" (جاء الحق جاس ۱۹)

 اس روایت کے بارے میں امام دار قطنی نے قرمایا:

" والموقوف هو الصحيح " اور (يه ) موتوف (روايت) بي صحيح بـ

(العلل الواردة ج٢ص ٨١موال٩٩٢)

اں جلیل القدر صحابی ڈالٹیئ کے عظیم الشان فتو ہے کے مقابلے میں غیر اہلِ حدیث تقلید کے' 'گن گاتے رہتے ہیں' جیسا کہ فتی احمد یار بریلوی اعلان کرتے ہیں:

''اب ایک فیصله کن جواب عرض کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہمارے دلائل بیر دایات نہیں ہماری اصل دلیل تو امام اعظم ابوحنیفه رضی الله عنه کا فرمان ہے ، ہم بیر آیت وا حادیث مسائل کی تائید کے لئے پیش کرتے ہیں۔احادیث یا آیات امام ابوحنیفہ رضی الله عنه کی دلیلیں ہیں ۔..'
تائید کے لئے پیش کرتے ہیں۔احادیث یا آیات امام ابوحنیفہ رضی الله عنه کی دلیلیں ہیں ۔..'
(جاءالحق ۲۰ میں ۱۹ تنوت نازلہ)

مفتی رشیداحدلدهیانوی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

''غرضیکہ بیمسئلہ اب تک تھنہ تحقیق ہے معہٰذ اہمارافتوی اور عمل ، قولِ امام رحمہ اللہ تعالیٰ کے مطابق ہی رہے گا ، اس لئے کہ ہم امام رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقلد ہیں اور مقلد کے لئے قول امام جست ہوتا ہے نہ کہ اور کہ کہ ان سے استدلال وظیفہ مجہۃد ہے۔'' (ارشاد القاری ص۱۳) مزید کہتے ہیں کہ' رجوع الی الحدیث وظیفہ مقلد نہیں'' (احسن الفتاویٰ جسم ۵۰)

مفتی صاحبان کے بیانات ہے معلوم ہوا کہ غیر اہل حدیث مقلدین کے نز دیک قرآن ،حدیث ،اجماع اوراجتہاد سے استدلال وجمت جائز نہیں ہے۔ بیلوگ اولہ اربعہ کے بجائے صرف اپنے مزعوم امام کے اقوال وافعال کوفر وی مسائل میں اپنے مولویوں کے مفتی بہااقوال کی روشنی میں ہی جمت مانتے ہیں۔

اسی طرح مفتی محد دیوبندی صاحب نے ایک سوال کے جواب میں لکھاہے کہ''عوام کے سال مفتی محد دیوبندی صاحب نے ایک سوال کے جواب میں لکھاہے کہ''عوام کے لئے دلائل طلب کرنا جائز نہیں۔'' (ضرب مؤمن مبندہ ہو میں سلام نہ چھیرے)

### عقائد

### (۱) رسول: مشكل كشا؟

حاجی الدادالله کاد یوبندیوں میں برامقام ہے، انھیں سیدالطائقۃ الدیوبندیہ مجھا جاتا ہے، دیکھیے عبدالرشیدارشددیوبندی کی کتاب' ہیں بر ہے مسلمان' (ص۱۱۰\_۱۱۰)
رسول الله مظالیم کو کاطب کرتے ہوئے حاجی الدادالله صاحب' مناجات' کھتے ہیں: ''یارسول کبریافریادہ ہیا محمصطفی فریادہ ہو آپ کی الدادہ ومیرایا نبی حال ابتر ہوا فریادہ سخت مشکل میں بھنسا ہوں آج کل اے میر ے مشکل کشا فریا دیے''

معلوم ہوا کہ دیو بندیوں کے نز دیک رسول اللہ منافیقیم مشکل کشاہیں۔!

(٢) على:مشكل كشا؟

حاجی الدادالله صاحب في مزيدكها:

''دورکردل سے حجاب جہل و خفلت میرے دب کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے اب ہورکردل سے حجاب جہل و خفلت میرے اب ہا ہا دی عالم علی مشکل کشا کے واسطے'' (ایسناص ۱۰۳)

(۳) قبرے دشگیری؟

اشرف علی تھانوی دیوبندی فرماتے ہیں: ''جب اثر مزارشریف کابیان آیا تو آپ نے فرمایا کہ میرے حضرت کا ایک جولا ہام ید تھا۔ بعد انقال حضرت کے مزارشریف پرعرض کیا کہ حضرت میں بہت پریشان ہوں اور روٹیوں کا مختاج ہوں کچھ دشگیری فرمایئے۔ تھم ہوا کہ تم کو ہمارے مزار سے دوآنے یا آ دھ آندروز ملاکرے گا۔ ایک مرتبہ زیارت مزار کو گیاوہ مخض بھی حاضرتھا ، اس نے کل کیفیت بیان کر کے کہا کہ مجھے ہرروز وظیفہ مقرریا کیس قبرسے ملاکرتا

ہے(حاشیہ) تولدوظیفہ مقررہ اقول مینجملہ کرامات کے ہے ا''

(امدادالمشاق ص ١٤ افقره نمبر ٢٩٠)

کرامات امدادیه میں لکھا ہوا ہے:'' ایک نہایت معتبر شخص ولایتی بیان کرتے تھے کہ میرے ا يك دوست جو جناب بقية السلف حجة الخلف قدوة السالكين زبدة العارفين شخ الكل في الكل حضرت مولا نا حاجي شاه امداد الله صاحب چشتى صابرى تقانوى ثم المكي سلمه الله تعالى سے بیعت تھے۔ جج فانہ کعبہ کوتشریف لئے جاتے تھے، جمبئ سے آگوٹ میں سوار ہوئے، آ مجوث نے چلتے جلتے مکر کھائی اور قریب تھا کہ چکر کھا کرغرق ہوجائے یا دوبارہ ٹکرا کریاش یاش ہو جائے ۔انھوں نے جب دیکھا کہ اب مرنے کے سوا جارہ نہیں اس مایوسانہ حالت میں گھبرا کرایینے بیرروش ضمیری طرف خیال کیا اورعرض کیا کہاس وقت سے زیادہ اورکون سا وقت امداد کا ہوگا۔اللہ تعالی سمیع وبصیر و کارساز مطلق ہے اسی وقت ان کا آ گبو اغرق سے نکل گیا اور تمام لوگوں کونجات ملی ۔ ادھرتو یہ قصہ پیش آیا اُدھرا گلے روز مخدوم جہاں اپنے خادم سے بولے: ذرامیری کمر دباؤنہایت دردکرتی ہے خادم نے کمر دباتے دباتے پیرا ہن مبارک جواٹھایا تو دیکھا کہ کمرچھلی ہوئی ہے اور اکثر جگہ سے کھال اتر گئی ہے۔ یوجھا: حضرت بہ کیابات ہے؟ کمر کیوں کرچھلی؟ فرمایا: پچھنہیں ، پھر پوچھا،آپ خاموش رہے تیسری مرتبہ پھر دریافت کیا حضرت بیتو کہیں رگڑ گئی ہے اور آپ تو کہیں بھی تشریف نہیں لے گئے ۔ فرمایا: ایک آ گبوٹ ڈوبا جاتا تھا ،اس میں ایک تمھارا دینی اورسلسلے کا بھائی تھا اس کی گریدوزاری نے مجھے بے چین کر دیا۔ آگبوٹ کو کمر کا سہارا دے کراو پر کواٹھایا جب آ گے جلا اور بندگان خدا کونجات ملی اس ہے چھل گئی ہوگی اوراسی وجہ سے درد ہے مگراس کا ذكرنهكرناك (كرامات الداديص ١٤،٨١دنسخداخري ٣٦،٣٥)

اس طویل عبارت سے درج ذیل باتیں معلوم ہو کیں:

الله کوچهوژ کرایی پیر' روش ضمیر'' کی طرف ما فوق الاسباب رجوع کیا۔

🕝 پیرنے اپنے مرید کی آہ وزاری دور سے من لی۔

🕝 پیرنے ڈویتی کشتی کو بیجالیا۔

🐨 اس کارروائی میں پیر کی کمر حچل کر زخمی ہوگئی۔

بریلوی حضرات مصیبتوں وغیرہ میں جواپنے پیروں اور''اولیاء'' کو وسیلہ مجھ کر مدد
 کے لئے اکار۔ ترین ان کا عمل دیویز ک'' کر ام یہ'' کرمیالا''' الکا صحیح''۔

کے لئے بکارتے ہیں ان کا یمل دیو بندی 'کرامت' کے مطابق' الکل صحیح' ہے۔

ک بریلوی حضرات میہ کہتے رہتے ہیں کہ شخ عبدالقادر جیلانی رحمہاللہ نے ڈوبا ہوا بیڑا پانی سے نکال باہر کیا تھا اور دیو بندی اس کے بارے میں ان کا نداق اڑاتے رہتے ہیں۔ حالا نکہ دیو بندی حضرات بھی کچھ کم نہیں ہیں۔" ڈو بنے والا بیڑا' وہ بھی پانی سے باہر نکال سکتے ہیں' اور'' ڈو بہوئے بچے کو دوبارہ زندہ کر کے پانی سے باہر نکال سکتے ہیں' دیکھئے ہیں' اور'' ڈو بہوئے بچے کو دوبارہ زندہ کر کے پانی سے باہر نکال سکتے ہیں' دیکھئے ہیں' دیکھئے تاہر نکار کے بائی سے باہر نکال سکتے ہیں' دیکھئے ہیں بہتی زیور صدر بہشتم (ص ۲۸۹/۵۱ سری مقطی کی ایک مرید نی کا ذکر)

(۵) اے شہنور محمد وقت ہے امداد کا!

اشرف على تفانوي ديوبندي لكصة بين:

'' آسراد نیامیں ہے ازبس تمھاری ذات کا تم سوااوروں سے ہرگز نہیں ہے پھے التجا بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہوخدا آپ کا دامن کپڑ کریہ کہوں گا ہر ملا

اے شدنور محمد وقت ہے امداد کا''

( شائم الداديس ٨٠ والداد المشاق ص١١ افقره ٢٨٨)

(۲) ذا كراور مذكور دونو ل ايك!

حاجی امداد اللہ صاحب نے لکھا ہے:''اور اس کے بعد اس کوہو ہو کے ذکر میں اس قدر

منہمک ہوجانا چاہئے کہ خود ندکور لیعنی (اللہ) ہوجائے۔" (کلیات امدادیں ۱۸) بریکٹ میں اللہ کا لفظ اصل کتاب کلیات امدادیہ میں لکھا ہوا ہے ہمعلوم ہوا کہ دیو بندیوں کے نزدیک ذکر کرنے والا کثرت ذکر کی وجہ سے خوداللہ بن جاتا ہے۔!

(۷) خواجه مجمعتان مشکل کشا!

صوفی عبدالحمید سواتی دیوبندی نے بغیرا نکار کے لکھا:

"اللى بحرمت خواجه مشكل كشاسيدالاولياء سندالاتقياء زبدة الفقهاء رأس العلماء ورئيس الفطهلاء، شخ المحد ثين قبلة السالكين امام العارفين بربان المعرفة شمس الحقيقة فريد العصر وحيد الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظهر فیض الرحمان پیردشگیر حضرت مولانا محمد عثان رضی الله عنه (فوائد عثمانی ص ۱۷)" انتها (فيوضات سين التحفه ابراهيميه ص ۱۸ مترجم :صوفی عبدالحميد سواتی ديوبندی) (فوائد عثمانی می دو!؟

زکریا صاحب تبلیغی فرمائے ہیں: 'رسول خدا نگاہ کرم فرمائے اے ختم المرسلین رحم فرمائے رکز یا صاحب تبلیغی فرمائے ہیں : 'رسول خدا نگاہ کرم فرمائے اے تھے اسے آپ کیسے تغافل فرمائے ہیں ....(۱۱) ماجزوں کی دشکیری بے کسوں کی مدد فرمائے اور مخلص عشاق کی دلجوئی اور دلداری سیجے'' (فضائل درودص ۱۲۸ وتبلیغی نصاب ۸۰۲)

(٩) مسئلهُ وحدت الوجود:

حاجی امداداللہ نے کہا:''مسئلہ وحدت الوجود حق صحیح ہے،اس مسئلے میں کوئی شک وشبہیں ہے'' (شائم امدادید س۳ نیز دیکھے کلیات امدادید س۲۱۸)

وحدت الوجود کے بارے میں افت میں لکھا ہوا ہے: ''(صوفیوں کی اصطلاح) تمام موجودات کوصرف اعتباری اور فرضی ماننا۔اصل میں تمام چیزیں وجود خدا ہی ہیں جیسے کہ پانی کہ وہی بلبلہ ہے وہی لہراور وہی سمندر، وحدہ لاشریک خدا ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔'' (جامع نیم اللغات ص ۱۲۱۵) معلوم ہوا کہ وحدت الوجود کے عقیدے میں خالق و مخلوق اور عابد دمعبود کا فرق مث جاتا ہے۔ بندہ اور خداد ونوں ایک ہی وجود قرار پاتے ہیں۔ رشید احمد گنگوہی نے کہا: ''یااللہ معاف فرمانا کہ حضرت کے ارشاد سے تحریر ہوا ہے۔ جھوٹا ہوں پچھ نہیں ہوں۔ تیرا ہی ظل ہے۔ تیرا ہی وہ وجود ہے، میں کیا ہول ، پچھ نہیں ہوں ، اور جو میں ہوں وہ تو ہے اور میں اور تو خود شرک درشرک ہے۔ استعفر اللہ ...' (مکا تیب رشید ہے ہے ، ا وضائل صدقات حصد دوم ص ۵۵۸) ضامن علی جلال آبادی نے ایک زائیہ عورت کو کہا: '' فی تم شرماتی کیوں ہو؟ کرنے والا کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی ہے۔' (تذکرة الرشید ج ۲۳۲ سے استعفر مایا:

اس ضامن علی کے بارے میں رشید احمد گنگو ہی نے مسکر اکر ارشاد فرمایا:

"ضامن علی جارے میں رشید احمد گنگو ہی نے مسکر اکر ارشاد فرمایا:

"ضامن علی جارہ ہوں تو جید ہی میں غرق تھے۔' (تذکرة الرشید ج ۲۳۲ سے ہوں)

" قبا پوشی کے پردے میں جوعیا شی کے رسیا ہوں میں ایسوں کو را بہر ورا ہنما کہدوں یہ شکل ہے۔ میں ایسوں کو را بہر ورا ہنما کہدوں یہ شکل ہے۔

ایک شخص نے حاجی امداداللہ کو کہا کہ آپ کے ''اس مضمون سے معلوم ہوا کہ عابد و معبود میں فرق کرنا شرک ہے' تو حاجی امداداللہ صاحب نے جواب دیا:''کوئی شک نہیں ہے کہ فقیر نے ہیں سب ضیاءالقلوب میں لکھا ہے…' (شائم امدادیہ سسس)

ال باطل عقیدے کے ابطال کے لئے دیکھتے امام ابن تیمیکی کتاب "ابطال وحدت الوجود والرد علی القائلین بھا'' (طبع لجنة الجث العلمی کویت)

معلوم ہوا کہ اہلِ حدیث (اہل سنت) کا دیو بندیوں سے اختلاف ایمان ،اصول اور عقائد میں ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ دیو بندی حضرات زہر کا پیالہ پی کرخودکشی کر سکتے ہیں مگر عقائد علائے دیو بندی بحث و مذاکرہ نہیں کرتے ، یہ لوگ حنی بھی نہیں ہیں۔ان کے عقائد اور ہیں اور امام ابو حنیفہ کے عقائد اور …اپنے آپ کو یہ لوگ حنی یا اہل سنت کہ کرامام ابو حنیفہ حفیوں اور اہل سنت کو بہت بدنام کرتے ہیں ۔ کیا کسی دیو بندی یا ہریلوی میں یہ ابو حنیفہ ، حفیوں اور اہل سنت کو بہت بدنام کرتے ہیں ۔ کیا کسی دیو بندی یا ہریلوی میں یہ

جرأت ہے کہ وہ اپنے عقا کدمثلاً:

رسول مشکل کشاعلی مشکل کشا، وجوب تقلید شخص، وحدت الوجود حق، وغیره این مزعوم اور مقرر کرده امام ابو صنیفه بی سے باسند سیح وحسن ثابت کردے!

بعض چالاک قتم کے بریلوی اور دیوبندی حضرات ، اہل حدیث : اہل سنت کے خلاف: وحیدالزمان حیدرآبادی ، نواب صدیق حسن خان ، مجرحسین بٹالوی اور نورائحن وغیر ہم کے حوالے پیش کرتے ہیں جس کے ردکے لئے ہم دوگواہ پیش کرتے ہیں :
گواہ اول : حافظ عبداللہ محدث غازی پوری (متونی ۱۳۳۷ھ) کھتے ہیں :''واضح رہے کہ ہمارے مذہب کااصل الاصول صرف اتباع کتاب وسنت ہے۔''

(ابراءالل الحديث والقرآن مماني جامع الشوابد من العهمة والبهتان ص٣٢)

اس پر حاشیہ لکھتے ہوئے محدث غازی پوری رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں: "اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اللہ صدیث کو اجماع امت وقیاس شرعی سے انکار ہے کیونکہ جب یہ دونوں کتاب وسنت سے ثابت ہیں تو کتاب وسنت کے ماننے میں ان کا ماننا آگیا" (ایسنا ص۳۳)

معلوم ہوا کہ اہل حدیث کے نزدیک قرآن، حدیث اور اجماع امت جمت ہے اور اجہاء امت جمت ہے اور اجہاد وقیاس شری صحیح بھی جائز ہے، وحید الزمان حیدرآ بادی وغیرہ کے اقوال وافعال قرآن بیں نہ حدیث اور نہ ہی اجہاع اہل حدیث کے خلاف آخیں پیش کرنا جائز نہیں ہے۔
گواہ دوم: مولا ناعلی محمد سعیدی فقاوی علائے اہل حدیث کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں کہ ''پید ایک کھلی حقیقت ہے کہ مسلک اہل حدیث کا بنیادی اصول صرف کتاب اللہ اور سنت رسول مَنْ اللَّهُ اللهُ کی پیروی ہے۔ دائے، قیاس، اجتہاداور اجماع بیسب کتاب اللہ اور سنت رسول مَنْ اللّهُ اللهُ کی پیروی ہے۔ دائے، قیاس، اجتہاداور اجماع بیسب کتاب اللہ اور سنت رسول مَنْ اللّهُ اللهُ ہوں ما تحت ہیں۔ اصول کی بناء پر اہل حدیث کے فزد کی ہم ذی شعور مسلمان کو تن حاصل ہے کہ ما تحت ہیں۔ اصول کی بناء پر اہل حدیث کے فزد کی ہم ذی شعور مسلمان کو تن حاصل ہے کہ مراد امت کے فقاوی ، ان کے خیالات کو کتاب وسنت پر پیش کرے جوموافق ہوں سرآنکھوں پر شلیم کرے ورنہ ترک کرے، علائے حدیث کے فقاوی ، ان کے مقالہ جات سرآنکھوں پر شلیم کرے ورنہ ترک کرے، علائے حدیث کے فقاوی ، ان کے مقالہ جات

بلکه دیگرعلائے امت کے فقاوی اس حیثیت میں ہیں' (جام ۲)

ہم اگر دیو بندیوں اور بریلویوں کے خلاف فقہ حنفی کے حوالے پیش کریں تو وہ یہ شرط لگاتے ہیں کہ صرف مفتیٰ بہ قول ہی پیش کیا جائے۔

اسى طرح ابل حديث كى جھى دوشرطيس ہيں:

اول: حواله ندکوره کے قول دفعل پرتمام اہل حدیث کا اجماع ہولہٰذا غیر اجماعی حوالوں کورد کر دیا جائے گا۔

دوم: جس قول وفعل کاردکیا جارہا ہے وہ صرف اہل حدیث کا خاصہ ہو، شوافع ، حنابلہ اور مالکیہ کا یہ قول وفعل کاردکیا جارہا ہے وہ صرف اہل حدیث کا خاصہ ہو، شوافع ، حنابلہ مالکیہ کا یہ قول وفعل نہ ہو۔ وجہ بیہ ہے کہ دیو بندیوں اور بریلویوں کے نزد کیے شوافع ، حنابلہ اور مالکیہ سب برحق اور اہل سنت ہیں ۔ ظاہر ہے کہ تسلیم شدہ حق پراعتراض باطل ہوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں ہم: دیو بندی و ہریلوی اکابر کے جوحوالے پیش کرتے ہیں وہ ان کے نزد یک تسلیم شدہ ہیں۔

گواہ اول : زکریا تبلیغی دیو بندی صاحب ایک شخص کو خط لکھتے ہیں : ' آپ جیسے علا مہ کوتو یہ ہوسکتا ہے کہ علاء کے اقوال کو ہرگزنہ ما نیس لیکن مجھ جیسے کم علم کے لئے تو سب اہل حق معتمد علاء کا قول ججت ہے ، میں علاء کے قول کونہ مان کر کیسے زندگی گزارسکتا ہوں ، مجھ میں اتنی استعداد ہی نہیں کہ براہ راست قرآن و حدیث سے ہر مسئلہ پر استدلال کر کے عمل کروں ۔' (کتب فضائل پراشکالات اوران کے جوابات میں ۱۳۳۲)

گواہ دوم: اشرف علی تھانوی دیوبندی نے کہا: ' مشس الائمہ حلوائی حسب نضری شامی فقہا کے طبقہ ٹاکشہ سے ہیں کہ ہمارے لئے ان کا بلکہ ان کے بعد والوں کا قول بھی جمت ہے…' کے طبقہ ٹاکشہ سے ہیں کہ ہمارے لئے ان کا بلکہ ان کے بعد والوں کا قول بھی جمت ہے…' (ایداد الفتادیٰ جاس سے اجراب، سوال نبر ۱۹۷)

گواه سوم: غلام الله خان دیوبندی مماتی نے کہا: ''ادر میں شرح صدر کے ساتھ کہ سکتا ہوں ....کذائل برصغیریاک و ہند میں ....الله تعالیٰ کے مقبول اور محبوب بندوں کی جماعت ہے... بوده اکابرین علمائے دیوبندہیں.... ' (خطبات شخ القرآن جام ۲۸۸۷)

اس تمہید کے بعد عرض ہے کہ راقم الحروف نے آمین ہالجمر کے بارے میں بہت عرصہ پہلے ایک رسالہ النی اصل کا پی ہے ایک رسالہ النی اصل کا پی سے اضافہ اور اصلاح کے ساتھ دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔

عامة المسلمين كے فائدے كے لئے بعض الناس كى كتاب "حديث اور المحديث" اور " ، ورجعقيق مسلماً مين" كاجواب بھى پیش خدمت ہے۔

"تنبیہ: "صدیث اور اہل حدیث" نامی کتاب کے باب" اخفاء التا مین" کی فوٹوسٹیٹ مُصَغر [ Reduce ] کرکے" دیوبندی" کالفظ لکھ کرجواب دیا گیا ہے۔

#### اعلاك

آخر میں عرض ہے کہ میری صرف وہی کتاب معتبر ہے جس کے ہرایڈیشن کے آخر میں میرے دھور ہوں ،اس شرط کے بغیر کسی شائع شدہ کتاب کا میں ڈ مہدار مہیں ہوں۔ و ما علینا إلاالبلاغ (۲۲۔ دیمبر ۲۲۰) (بعداز مراجعت ٹانے ہماستمبر ۲۰۰۱ء)



## القول المتين في الجهر بالتأمين

الحمد لله رب العالمين و الصلوة و السلام على رسوله الأمين أما بعد:
الل الحديث اورائل الرائ كے درميان آمين كامسكه مختلف فيه ہے۔ الل الحديث كي تحقيق ہے كہ جبرى نمازوں ميں امام اورمقتدى دونوں كوآمين بالجبر كہنى چاہئے۔ سرى نمازول ميں آمين بالسر كہنے پراجماع ہے۔ اہل الرائے كاخيال ہے كہ جبرى نمازوں ميں امام اورمقتدى كوآمين بالسر (خفيه) كہنى چاہيے۔ اس مسكه ميں جانبين كے دلائل كاعلمي و تحقيقى جائزة پيش كوآمين بالسر (خفيه) كہنى چاہيے۔ اس مسكه ميں جانبين كے دلائل كاعلمي و تحقيقى جائزة پيش كيا گيا ہے۔

### ابل الحديث كالتعارف

شيخ الاسلام احدين تيميه الحراني رحمه الله فرمات بين:

"ونحن لا نعني بأهل الحديث المقتصرين على سماعه أو كتابته أوروايته بل نعني بهم: كل من كان أحق بحفظه و معرفته وفهمه ظاهرًا و باطناً و اتباعه باطناً وظاهراً "

(لفظ) اہلِ حدیث سے ہماری مراد (صرف) وہ لوگ نہیں جو حدیث کے ساع، کتابت اور روایت میں مشغول ہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جو حدیث کو یاد کرتے ہیں (حفاظت کرتے ہیں) معرفت اور فہم رکھتے ہیں، نیز ظاہری اور باطنی دونو ل طرح سے اس کی اتباع کرتے ہیں۔ (مجموع فادی جسم ۹۵)

حافظ إبن تيميه مزيد فرماتي بين:

"وبهذا يتبين أن أحق الناس بأن تكون هي الفرقة الناجية أهل الحديث والسنة الذين ليس لهم متبوع يتعصبون له إلارسول الله عليسله " اوراس سے واضح ہوتا ہے کہ لوگوں میں فرقۂ ناجیہ کے سب سے زیادہ حق دار اہل الحدیث والسنہ ہیں جن کامتبوع (وامام) سوائے رسول الله منگائی کے اور کوئی مہیں ہے اور وہ آپ ہی کے فرامین کی تخت سے پابندی کرتے ہیں۔

(مجموع فآوي جسص ١٣٧٧)

امام و ثقه حافظ احمر بن سنان القطان الواسطى (متوفى ٢٥٩هـ) فرماتے بين:

"ليس في الدنيا مبتدع إلا هو يبغض أهل الحديث وإذا ابتدع الرجل نزع حلاوة الحديث من قلبه."

دنیا میں کوئی ایبا بدعتی نہیں جو اہل حدیث سے بغض نہیں رکھتا اور جب کوئی شخص بدعتی ہوجا تا ہے تو حدیث کی مٹھاس اس کے دل سے نکل جاتی ہے۔

(معرفة علوم الحديث صبح مشرف اصحاب الحديث لنظيب ص٢٥، عقيرة السلف ص١٠٢)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ سے پوچھا گیا کہ کیا بخاری مسلم ، ابوداود ، تر مذی ، نسائی ، ابن ماجه ، ابوداود طیالسی ، داری ، نسائی ، ابن ماجه ، ابوداود طیالسی ، داری ، بزار ، دارطنی ، بیبی ، ابن خزیمه اور ابویعلی الموسلی مقلد تھے یا مجتهد ؟ تو انھول نے جواب دیا :

"الحمد لله رب العالمين، أما البخاري و أبو داود فإما مان في الفقه من أهل الإجتهاد وأما مسلم والترمذي والنسائي وابن ماجه و ابن خزيمة و أبو يعلى و البزار ونحو هم فهم على مذهب أهل الحديث، ليسوا مقلدين لواحد بعينه من العلماء "

سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں (امام) بخاری اور ابو داو د تو فقہ میں مجتبد (مطلق) ہیں اور سلم، تر فدی، نسائی، ابن ملجہ، ابن خزیمہ، ابویعلی اور بزار وغیرہم اہل الحدیث کے فدہب (منبح) پر شکے سی ایک عالم کی تقلید شخصی نہیں کرتے متھے۔ (مجموع ناویٰ ۲۰٬۳۹/۲۰)

#### اس تمہید کے بعد آمین کی روایات کامخضراور جامع جائزہ پیش خدمت ہے: مہل بہل حدیث

سيدنا ابو ہر رہ و بالفنو سے روایت ہے کہ رسول الله مَلَا عَلَيْم نے فرمایا:

((إذا أمن الإمام فأمنوا فإنه من وافق تأمينه تأمين الملائكة غفوله ما تقدم من ذنبه))

جب امام آمین کے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہوجائے اس کے سابقہ گناہ معاف کردیئے جا کیں گے۔

(صحیح بخاری باب جرالا مام بالتأمین ح۸۰ دمیج مسلم ح۱۰/۵۲)

اس صدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ امام جہرسے آمین کیے۔ امام محمد بن اسحاق بن خزیمة النیسا بوری (متو فی ااس ھے) فرماتے ہیں:

"في قول النبي مَلْنَالُهُ: ((إذا أمن الإمام فأمنوا)) مابان وثبت أن الإمام يجهر بآمين ، إذ معلوم عند من يفهم العلم أن النبي عَلَيْنَهُ لا يأمر المأموم أن يقول آمين عند تأمين الإمام إلا والمأموم يعلم أن الإمام يقوله ، ولوكان الإمام يسر آمين لا يجهر به لم يعلم المأموم أن إمامه قال آمين أولم يقله. ومحال أن يقال للرجل إذا قال فلان كذا فقل مثل مقالته وأنت لا تسمع مقالته ، طذا عين المحال، ومالا يتوهمه عالم أن النبي عَلَيْنَهُ يأمرا لمأموم أن يقول آمين إذا قاله إمامه وهو لا يسمع تأمين إمامه."

نی کریم مَنَا لَیْکُو کَمْ مِنَا لَیْکُو کَمْ مِنَانُ کُجِوْ مِنْ کَمِوْ کَمْ مِنْ کَہُو' سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ امام کو جہر سے آمین کہنی جا ہیے کیونکہ ہرصاحب علم سمجھ رکھتا ہے کہ نبی مَنَا لَیْکُمْ مِنْ مُنَافِیکُمْ مقتدی کوامام کی آمین کے وقت آمین کہنے کا تھم نہیں فرماتے گرمقتدی امام کی آمین کوجانتا ہے۔اوراگرامام آمین بالسر کے بالجبر نہ کے تو مقتدی کومعلوم نہیں ہوسکتا کہامام نے آمین کبی ہے یا نہیں کبی ہے اور بیرمحال ہے کہ آدمی سے کہا جائے کہ
جب فلاں یہ کہے تو تم بھی اسی طرح کہو حالا نکہ تم اس کی بات نہیں سن رہے ہویہ قطعی طور پرمحال ہے اورکوئی عالم اس کا تصویجی نہیں کرسکتا کہ نبی کریم مَثَلَ الْحَیْظِم مقتدی کو آمین اس وقت کہنے کا حکم دیں جب امام آمین کے اور مقتدی امام کی آمین نہیں رہا ہو۔ (صحیح ابن خزیمہ جام ۲۸ میری میں

کئ قرائن امام این فزیمه رحمه الله کاس بیان کی تا سید کرتے ہیں:

ا: سیدناابو ہر رہ وہ الٹین کی دوسری مرفوع احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ اس حدیث میں آرہیم الزبیدی میں آمین بالجبر مراد ہے مثلاً حدیث تعیم الجبر رحمہ اللہ، حدیث الحق بن ابراہیم الزبیدی وغیرہ (تفصیل آئندہ سطور میں آرہی ہے ان شاءاللہ)

۲: منصور بن میسرہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہ والنین کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نے فرائس کی ، یہاں تک کہ آپ نے والمعضوب علیہ م والا المضالین کی کہاتو آمین کی ، یہاں تک کہ ہمیں سنادیا، آپ کے پیچے جو (نماز پڑھ رہے) تھے انھوں نے بھی آمین کی ......

(مصنف عبدالرزاق ج٢ص ٩٢،٩٥ ، حديث ٢٦٣٣)

اس اثر کے سارے راوی ثقہ ہیں ،سوائے منصور بن میسرہ ( تابعی ) کے۔اگریہ تصحیف نہیں ہےتواس کے حالات مجھے معلوم نہیں۔

خالد بن البي عزه كے بارے ميں ظفر احمرتها نوى لكھتے ہيں: " فلم أقف على توجمته ولكنه ثقة على قاعدة ابن حبان "

مجھےاس کے حالات نہیں ملے لیکن وہ ابن حبان کے قاعدہ پر ثقہ ہیں۔

( إعلاء السنن ج اص ١٤٧)

دیو بندیوں کے نز دیک قرون ثلاثہ میں کسی راوی کا مجہول ہونا چندان مصر نہیں۔

و يَحْصُ اعلاء السنن (١٦١/٣) ولفظ: "و الجهالة في القرون الثلاثة لا يضر عندنا" اورقرون ثلاثه مين مجهول مونا بماريزد يك مصر بيس الم

س: محدثین نے اس حدیث برآمین بالجمر کے ابواب باندھے ہیں مثلاً:

(باب جرالامام التامين) (باب جرالامام بالتامين)

🕝 ابن خزیمهالا مام (بابه الجهریآمین عندانقضاء فاتحة الکتاب....)

النسائى الامام بآمين) (جهرالامام بآمين)

ابن ملجه الامام
 (باب الجبرياً مين)

۳: الزين بن منير (متوفى 190 هـ) نے كہا:

" والقول إذا وقع به الخطاب مطلقاً حمل على الجهر "

جب مطلقاً (بلا قیدسروجہر) خطاب وارد ہو ( قرینے کے بغیر) تو جہر پر ہی محمول ہوگا۔ (نتح الباری ۲۱۲/۲)

۵: دیگر صحابہ رضی الله عنهم اجمعین کی روایات بھی ای کی تائید کرتی ہیں جیسا کہ آگے آرہا ہے۔
 ۲: آثار صحابہ رضی الله عنهم اجمعین ہے بھی اس حدیث کا جہری مفہوم ہی تحقق ہوتا ہے۔

دوسري حديث

نعیم الجحر (التابعی رحمه الله) سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہ را الله الله الرحمٰن الرحیم پڑھی۔ پھر آپ نے سورۂ فاتحہ پڑھی جب آپ نے پسی آپ آپ نے پسی الله الرحمٰن الرحیم پڑھی۔ پھر آپ نے سورۂ فاتحہ پڑھی جب آپ نے را المعفضوب علیہ ہو لاالضالین پڑھاتو آمین کہی اورلوگوں نے بھی آمین کہی۔ جب آپ بحدہ کرتے تو الله اکبر کہتے اور جب دورکعتوں سے اٹھتے تو الله اکبر کہتے۔ پھر فرماتے: اس ذات کی قتم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم سب سے زیادہ رسول الله منگاتی کی نماز کے مشابہ ہوں۔ (سنن نسائی یعنی المجنی ۱۳۳۲ ح۵۰۹ وسندہ سے اس کے اس حدیث کودرج ذیل ائمہ نے سے حج قرار دیا ہے:

## 

ا بن خزیمه (صیح ابن خزیمه جاس ۲۵۱)

ابن حبان (صحح ابن جس ۱۳۵۵)

الدارقطني (اسنن ج ١٩٠٦)

الحاكم (المتدرك جاس ٢٣٢)

الذہبی (تلخیص المتدرک جاس ۲۳۲)

البيهقي (اسنن الكمري جراص ٢٦)

الخطيب (تفيرابن كثير جاس ١٦)

ابن حجر رحمهم الله (تغلیق العلیق ج عص ۳۲۱)

محربن على النيموى نے بھى اس كے تعلق 'و إسناده صحيح '' كہا ہے۔

(آ فارالسنن ص٩٥ حاسه)

اس حدیث سے امام اور مقتد یوں کا آمین بالجبر کہنا ثابت ہوتا ہے۔

(ملاحظة فرمائمير تفسيرابن كثيرا/١٢)

سعید بن ابی ہلال کتب ستہ کے رادی اور جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں، ان سے اس حدیث کے رادی خالد بن بزید المصری بالا تفاق ثقہ ہیں ۔ خالدی سعید سے روایت:
صحیح بخاری (کتاب الطبارة باب فضل الوضوء والغرقم الحدیث ۱۳۱ ) اورضیح مسلم
(کتاب الاضاحی رقم الحدیث کے 194 قبل ۱۹۷۸) وغیر ہما میں ہے جواس امری قوی دلیل ہے کہ سعید سے خالد کا ساع قبل از اختلاط ہے۔ خالد بن بزید ۱۳۹ ھے کوفوت ہوئے (تہذیب التبذیب ۱۳۸۱) اور سعید بن ابی ہلال ۱۳۳۱ھ یا ۱۳۵۱ھ یا ۱۳۹۱ھ کوفوت ہوئے (تہذیب التبذیب البخی سعید بن ابی ہلال السی کے قدیم شاگردوں میں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ خالد بن بزید الجمی سعید بن ابی ہلال اللیثی کے قدیم شاگردوں میں سے ہلبذا اس کا ان سے ساع اختلاط سے پہلے کی جاری کا ہے، ای لئے متعدد انکہ نے اس حدیث کوشیح قرار دیا ہے۔



### تيسري حديث

#### حافظ ابن حبان رحمه الله نے كها:

"أخبرنا يحيى بن محمد بن عمرو بالفسطاط قال: حدثنا إسحاق ابن إبراهيم بن العلاء الزبيدي قال: حدثنا عمرو بن الحارث قال: حدثنا عبدالله بن سالم عن الزبيدي قال: أخبرني محمد بن مسلم عن سعيد بن المسيب وأبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: كان رسول الله عنه أبي هر قراء ة أم القرآن رفع صوته وقال: (آمين))

یکیٰ بن محمد بن عمرونے ہمیں فسطاط میں حدیث بیان کی (انھوں نے کہا:) ہمیں اسحاق بن ابراہیم بن العلاء الزبیدی نے حدیث بیان کی (انھوں نے کہا:) ہمیں عمرو بن حارث نے حدیث بیان کی انھوں نے عبداللہ بن سالم عن زبیدی حدیث بیان کی انھوں نے عبداللہ بن سالم عن زبیدی حدیث بیان کی (کہا:) مجھے محمد بن سلم (الزہری) نے عن سعید بن مسیتب عن الی سلم (کے بیان کی کہ ابو ہریرہ رفائیڈ سے روایت ہے:" جب رسول اللہ سَالَ اللهِ مَلَّا اللهُ مَا اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ مَا اللهُ اللهُ

### سندكي شحقيق

### اسے درج ذیل ائمہ محدثین نے سیح قرار دیا ہے:

- (ابن حبان (صیح ابن حبان ۱۳۷/ ۱۳۷۵)
- ابن خزیمه (صحح ابن خزیمه ج اس ۲۸۷)
- الحاكم الحاكم (متدرك ج اص ۲۲۳م معرفة السنن والآثار اره٥٣)
  - الذبي (تلخيص المتدرك ا/٣٢٣)

#### 

الدارقطني (سنن دارقطنی ۱/۳۵۵، وقال طذااسنادحس)

المنع الحيرج اص ٢٣٦ لفظ: حسن عج الم

(اعلام الموقعين ج ص ٣٩٧) (اعلام الموقعين ج ص ٣٩٧)

ابن حجر رحمهم الله (الخيص الحير ميں تقیح نقل کرے سکوت کیا ہے۔)

حافظ ابن حجر کا تلخیص میں کسی حدیث کو ذکر کر کے سکوت کرنا دیو بندی علماء کے نز دیک سیحے یا حسن ہونے کی دلیل ہے لہٰذا یہ حوالہ بطور الزام پیش کیا گیا ہے۔

(دیکھئے تواعد فی علوم الحدیث تلفیخ ظغراحر تعانوی ص۵۵معارف اسنن جام ۱۳۸۵ توضیح الکلام جام ۲۱۱) اس حدیث کوکسی قابل اعتمادا مام نے ضعیف نہیں کہا۔

### راوبوں کی محقیق

سیدنا ابو ہریرہ وٹائٹی مشہور فقیہ صحابی ہیں۔ سعید بن المسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن بالا تفاق تفتہ ہیں مجمہ بن سلم ، امام زہری ہیں جسیا کہ سجے ابن خزیمہ کی روایت سے ظاہر ہے۔ آپ کتب ستہ کے مرکزی رادی ہیں اور آپ کی جلالت وا تقان پراتفاق ہے۔ (تقریب اجذیب ۱۲۹۲)

[ امام زمری بہت کم تدلیس کرتے تھے۔ (میزان الاعتدال جہم، ۲)

حافظ صلاح الدین کیکلدی نے جامع انتحصیل میں انھیں دوسر سے طبقہ میں شار کیا ہے جن کے عنعنہ کو (بعض) ائمہ نے (علت قادحہ نہ ہونے کی صورت میں) قبول کیا ہے ، مولانا ارشاد الحق اثری نے توضیح الکلام (۱/ ۳۸۸۔ ۳۹۰) میں امام زہری پر تدلیس سے اعتراض کے جوابات دیئے ہیں۔]

تنبیہ: کیکن میری تحقیق میں راج یہی ہے کہ امام زہری مدلس ہیں للہذا یہ سندضعف ہے کیکن دوسرے شوامد کے ساتھ صحیح ہے، دیکھئے: چوتھی حدیث وغیرہ۔

محمر بن الوليد الزبيدى صحيحين كراوى اور 'فقة ثبت من كبار اصحاب الزهري " تصر القريب الرائد بن سالم الاشعرى صحيح بخارى كراوى بين - يجل بن حمان

ابن جرنے کہا: " ثقة رمى بالنصب" (التريب:٣٣٣٥)

نصب کاالزام مردود ہے جیسا کہآ گے آرہاہے۔ ابن خزیمہ، الحاکم ہیجی اور ابن قیم نے بھی اس کی حدیث کوچیح قرار دے کراس کی توثیق کی ہے۔

ان کے مقابلے میں ابوعبید الآجری نے ابود اود سے نقل کیا ہے کہ وہ کہنا تھا: علی نے ابو بکر وعمر کے تھا کی ابو کر وعمر کے تھا کی نے ابو کر وہ ہے: کے لیا نات کی ہے اور ابود اود اس کی مذمت کرتے تھے لیکن پیچر ح کئی لحاظ سے مردود ہے:

- جہور کے خلاف ہے۔
- 🕝 اس کاتعلق روایت حدیث کے ساتھ نہیں بلکہ اجتہادی امور کے ساتھ ہے۔
- → بقول آجری ابوداود۲۰۲ه میں بیدا ہوئے (التہذیب ۱۵۱/۱۵۱) اور بقول آجری عن ابی داود عبداللہ بن سالم ۹ کاھ کوفوت ہوا۔ (التہذیب ۲۰۰/۵) یعنی اس کی وفات کے تئیس سال بعد ابوداوز بیدا ہوئے لہٰذا آئھیں بیقول کس طرح معلوم ہوا؟ سند کے انقطاع کی وجہ ہے بھی اس قول کی نقل مردود ہے۔
- ص سوالات الآجرى عن ابى داود كالمصنف ابوعبيد محمد بن عثان الآجرى ہے جس كے حالات نامعلوم بين سوالات كامحقق محملى قاسم العمرى لكھتا ہے:

"لم أوفق في الحصول على عبارة صريحة في تعديل الآجري إذلم يترجم له أحد فيما أعلم حتى يذكر مايفيد ذلك"

آجری کی توثیق کے بارے میں مجھے صریح عبارت نہیں ملی۔ میرے علم کے مطابق کسی نے بھی اس کے حالات نہیں لکھے تا کہ وہ ذکر کرے جواس کے بارے میں ہو۔ (سm) آئے یہ جرح باسند صحیح بھی ہوتی تو مردود تھی ، سرفرا زصفدر صاحب دیو بندی لکھتے ہیں: ''اصول حدیث کی روسے ثقدراوی کا خارجی یاجهی معتزلی یامرجی وغیره ہونااس کی ثقابت پرقطعاً اثر انداز نہیں ہوتا اور صحیحین میں ایسے راوی بکثرت موجود ہیں۔''

(احسن الكلام طادوم ج اص ٣٠)

عمروبن الحارث المحصى كوابن حبان في تقدّر ارديا ہے۔ (تہذيب البہذيب ١٣/٨)
ابن حبان ، ابن خزيمہ ، الحاكم ، الدار قطنی ، بيه قی ، اور ابن قیم في اس حدیث كی تقیج یا شمسین كی ہے۔ كسى سند كو تيج كہنے والے كز ديك ہے۔ كسى سند كو تيج كہنے والے كز ديك تقد يا صدوق ہے۔ (ديكھ نصب الراية الم ٢٦٢/٣،١٣٩ ، لسان الميز ان الم ٢١٢٥ ) ان كے مقابلے ميں حافظ ذہبی نے كہا ' غير معووف العدالة '' (ميزان الاعتدال ٢٥١/٣))

ما فظا بن حجرنے کہا: مقبول (التریب:۵۰۰۱)

يه جرح كئ لحاظ سے مردود ہے:

ا۔ غیرمفسر ہے ۱۔ جمہور کے خلاف ہے سا۔ ان کے اپنے کلام میں بھی تعارض ہے۔ حافظ ذہبی نے دومروبن الحارث کی حدیث کی تھے میں موافقت اور ابن حجر نے سکوت کیا ہے۔

"و إذا تعارضا تساقطا" (ملاحظه بويزان الاعتدال ۵۵۲/۲)

لہٰذا ثابت ہوا کہ عمر و بن الحارث ثقہ وضح الحدیث ہے۔

اسحاق بن ابرائيم بن العلاء الزبيدي امام بخاري كى كتاب الأدب المفرد "كراوى بير

ابن حبان نے کتاب الثقات (۱۱۳/۸) میں اسے ذکر کیا ہے۔

ابن عين نے كہا: "لا بأس به ولكنهم يحسدونه" (الجرح والتعديل ٢٠٩/ وسنده جج)

ابن خزیمہ،الحاکم ،الدارقطنی ،بیہتی ،الذہبی اورابن قیم نے اس کی حدیث کی صحیح و عسین کے سب میں تقدیمی

كركےاہے ثقہ قرار دیاہے۔

ان کے مقابلے میں مروی ہے کہ امام نسائی نے کہا : 'کیس بشقة'' (تہذیب اجدیب ۱۸۹/۱)

آجری نے ابوداور سے روایت کیا کہ محمر بن عوف نے کہا:''مسا اسک ان اسسعاق بن زبریق یکذب'' (ایناً)

ابوداودنے (بروایت الآجری) کہا: ''لیس بشیّ" (میزان الاعتدال ۱۸۱/) زمبی نے کہا'' ضعیف ''ابن حجرنے کہا:'' صدوق یہم کثیرًا و اطلق محمد بن

عوف أنه يكذب " (التريب:٣٣٠)

يه جرح كى لحاظ ير دود ب:

جہور کی توثیق کے خلاف ہے۔

😙 زہبی کا قول ان کی تھیج کے معارض ہے۔ ''و إذا تعارضا تساقطا''

ان نسائی کے قول کی سند تاریخ دمشق لا بن عساکر (۸/ ۲۷) میں موجود ہے، اس قول کا راوی ، امام نسائی کا بیٹا عبدالکریم ہے جس کا ذکر تاریخ الاسلام للذہبی (۲۹۹/۲۵) اور الانساب للسمعانی (۲۸۴/۵) میں ہے لیکن توثیق مذکور نہیں لہٰذا یہ مجہول الحال ہے۔ یعنی یہ قول امام نسائی سے ثابت نہیں ہے۔

😙 🧻 جری کی عدالت نامعلوم ہےلبنرااس کی ابن عوف وابوداود سے فقل مردود ہے۔

یجرح حمد پرمنی ہےاس لئے مردود ہے۔

اسحاق ابن ابراہیم سے بڑے بڑے اماموں نے حدیث بیان کی ہے مثلاً یعقوب بن سفیان الفاری ، محمد بن یحی الذبلی ، ابوحاتم الرازی ، عثمان بن سعیدالدارمی اور بخاری وغیر ہم۔ سفیان الفاری ، محمد بن یحی الذبلی ، ابوحاتم الرازی ، عثمان بن سعیدالدارمی اور بخاری وغیر ہم۔ (دیمے تهذیب الکمال ۳۲۹/۲)

یعقوب الفاری اورامام بخاری *صرف ثقه سے ر*وایت کرتے تھے۔

(دیکھئے قواعد نی علوم الحدیث لنتھا نوی/ابخاری،۲۲۳،۲۲۲/۱۹ دانتگیل للیما نی/ یعقوب،جاص۲۳) للہذا الحق بن ابراہیم الزبیدی کو کذاب کہنا انتہا ئی غلط ہے۔ معلوم ہوا کہ اسحاق بن ابراہیم مذکور:حسن الحدیث ہے۔

#### برخ چوهی حدیث

#### امام ترمذي نے كہا:

"حدثنا بندار (محمد بن بشار:) حدثنا يحي بن سعيد و عبدالرحمان بن مهدي قالا: حدثنا سفيان عن سلمة بن كهيل عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر قال: سمعت النبي عَلَيْكُ قرأ فير المغضوب عليهم ولا الضآلين فقال: ((آمين)) و مدبها صوته (قال:) وفي الباب عن علي و أبي هريرة قال أبو عيسى : "حديث وائل بن حجر حديث حسن"

بندار نے ہمیں حدیث بیان کی (انھوں نے کہا:) ہمیں کی بن سعید وعبدالرحلٰ بن مہدی نے حدیث بیان کی (انھوں نے کہا:) ہمیں سفیان نے عن سلمہ بن کہیل عن حجر بن عنبس حدیث بیان کی کہ وائل بن حجر والنفیٰ نے فرمایا: میں نے بی منافیٰ سے سنا آپ نے ﴿غیر المعضوب علیهم و الاالضالین ﴾ پڑھا پھر کہا: آمین اورا بنی آ واز کواس کے ساتھ کھینچا، امام تر فدی کہا: بیحدیث حسن ہے۔

آمین اورا بنی آ واز کواس کے ساتھ کھینچا، امام تر فدی کہا: بیحدیث حسن ہے۔

(عامع تر فدی ۲۸،۲۷/۲۸،۲۵)

### سندكي شحقيق

- ا مام دارقطنی نے کہا: ' هذا صحیح " (سنن دارقطنی ۱/۳۳۳، النخص الحبیر ۱/۲۰۰۰)
  - ابن ججرنے کہا: ' وسندہ صحیح '' (الخیص الحیر ۱۳۱۱ ح۳۵۳)
    - البغوى نے كہا: "هذا حديث حسن" (شرح النة ١٩٥٣ ٥٨١٥)
      - ابن قیم نے کہا: 'وإسناده صحیح' (اعلام المقعین ۳۹۶/۳۰۳)

ہمارے علم کے مطابق کسی قابل اعتادامام نے اس حدیث کوضعیف ٹبیں کہا ہے۔ متاخرین کامتقدمین کے مقابلے میں کوئی اعتبار نہیں ہے۔

## راويوں کی شخفیق

(الكاشف/١٥٠)

🛈 حجربن عنبس تقديقے۔

الكاشف ١٠٨/١) سلمه بن كهيل كتب سته كراوى اور تقه تصر (الكاشف ١٣٠٨)

🐨 سفیان توری تقدحا فظ فقیه عابدامام ججة تھے۔ (التریب:۲۳۲۵)

آب مدس بھی تھے۔ (میزان الاعتدال ١٦٩/٢)

آپ سے کی بن سعیدالقطان کی روایت ساع پرمحمول ہوتی ہے۔

(د يكيّ العلل لاحد بن عنبل ال ٢٠٤٠ الكفاية للخطيب ص ١٢ ٣، تهذيب العهذيب ١٩٢/١١)

امام بخاری نے تصریح کی ہے کہ آپ سلمہ بن کہیل سے تدلیس نہیں کرتے تھے۔

(العلل الكبيرللتر ندى١٩٦٦/١٩ التمهيد لابن عبدالبرا/٣٣، شرح علل الترندي لا بن رجب ٢٥١/٢)

العلاء بن صالح نے آپ کی متابعت کی ہے۔

(الترندى:٢٢٩، المعجم الكبيرللطير اني ٢٥/٢٢ ولفظ" فجهو بآمين")

سنن ابی داود کے تمام شخول میں علی بن صالح لکھا ہوا ہے۔ مگرامام بیہ فی نے الخلافیات (قلمی صافح الله فیات (قلمی صافح) میں اپنی سند کے ساتھ ابوداود سے یہ عدیث العلاء بن صالح کے نام سے روایت کی ہے۔ العلاء بن صالح جمہور علماء کے نز دیک ثقہ ہیں۔ ابن معین ، ابوداود ، ابوحاتم ،

ا بن حبان ، یعقو ب بن سفیان ، ابن نمیر اور العجلی نے آپ کو ثقه کہا ہے۔

امام بخاری نے کہا:''لایت ابع'' (اس کی فلاں صدیث میں متابعت نہیں گائی) ہے جرح

غیرمفسرہے۔ابن مدینی نے کہا: "اس نے مظراحادیث بیان کی ہیں'

جمہور کی توثق کے مقالبے میں یہ جرح مردود ہے۔

فبى نے كہا: "ثقة يغرب" ثقه ہاورغريب روايات بيان كرتا ہے۔ (الكاشف ٢٠٩/٢)

ابوزرعدنے کہا : "لا بأس به" (الجرحوالتعديل ٢٥٤/٦)

ابوحاتم كاقول: "كان من عتق الشيعة" (ميزانالاعتدال١٠١/٣)

اس روایت کا اصل الزام عباد بن عبدالله رافضی پر ہے جوسخت مجروح ہے۔ حافظ ابن تیمیہ نے عباد کی اس روایت کو 'سکذب ظاہم '' ( کھلاجھوٹ ) قرار دیا۔

(منهاج النة ١٩٩٣ بحوالة تخ يج الخصائص للنسائي ص ٢٥)

فہمی نے اسے 'حدیث ماطل''کہا۔ (تلخیص المتدرک ۱۱۱۱ ح ۲۵۸۳) لبذاالعلاء اس روایت کے الزام ہے بری ہے۔

## سفیان توری کی حدیث کے متن کی تحقیق

سفیان سے بیروایت ابن مبدی، یکی بن سعید، المحاربی، اوروکیع نے "مدبھا صوته" اور "
"بمدبھا صوته" کے الفاظ کے ساتھ بیان کی ہے۔

محمد بن کثیر، الفریا بی ، قبیصه اور البوداو دالحفری نے ''دفع بها صوته ''اور' یوفع بها صوته ''اور' یوفع بها صوته ''کالفاظ کے ساتھ بیان کی ہے لہذا دونوں روایتیں صحیح ہیں اور ایک دوسرے کی توضیح کرتی ہیں۔

محمہ بن کثیر کی روایت سنن دارمی (۲۸۴/) اور سنن ابی داود (۹/۲۸۵ ح ۹۳۲) میں موجود ہے۔ آپ کتب ستہ کے راوی اور جمہور کے نز دیک ثقہ ہیں۔

حافظ ذہبی نے کہا:''الحافظ الشقة ''(سیراعلام النبلاء • ا/٣٨٣) اور ابن معین کی جرح نقل کر کے بطور تر دیدفر مایا: شخص بل عبور کر گیا ہے (اس پر جرح مردود ہے) اور ہمارے

علم میں اس کی کوئی چیز منکرنہیں جس کی وجہ سے اسے کمز ورقر اردیا جائے ۔ (الیفائص ۳۸۳) محمد بن کثیر کی متابعت دوثقہ راویوں نے کی ہے۔

آ ابوداودالحفر ی (السنن الکبرای ۴۷/۵۷) ان کی روایت میں '' رفع بھا صوته ''کے الفاظ ہیں ۔ ابوداود عمر بن سعد الحفر ی صحیح مسلم کاراوی اور ثقه عابدتھا۔ (القریب: ۲۹۰۳) الفاظ ہیں ۔ ابوداود عمر بن سعد الحفر ی صحیح مسلم کاراوی اور ثقه عابدتھا۔ (القریب: ۲۱۸۹) الدوری کے شاگر دابوطا ہر ان کے شاگر دابوطا ہر محمد بن الحدد آبادی ثقه تھے۔ امام حاکم نے کہا: ''کان من آگاہو المشائح الثقات'' محمد بن الحدد آبادی ثقه تھے۔ امام حاکم نے کہا: ''کان من آگاہو المشائح الثقات'' (الانباب جس ۲۱۷)

زمبى نے كها: "كان من أعيان الثقات العالمين بمعاني التنزيل و بالأدب " نيز كها: "الإمام العلامة المفسر" (سيراعلام النبلاء ٣٠٥،٣٠٥/٥) المحمد آبادى كي شاكردا بوطا برمحد بن محمد بن محمش الزيادى الشافعى النيسا بورى "الفقية العلامة القدوة ..... الأديب " يقي \_ (النباء ٢٤١/١٤)

ذہبی نے کہا:''کان إمام أصحاب الحدیث ومسندهم و مفتیهم''(ایشاُص ۲۷۷) حاکم نے آپ کی تعریف کی ہے۔ (الانباب جس ۱۸۵)

بيهيق نے آئيس' الإمام" كہااوران كى أيكروايت كو كفوظ كہا۔ (اسنن الكبرىٰج ٢٥٥٨) عبدالغافر بن اساعيل نے كہا: 'إصام أصحباب المحديث بنخر اسان و فقيههم بالإتفاق بلا مدافعة" (تاريخ نيسابورس ٨)

تراوی کی بحث میں اہل الرائے ان کی روایت کو پیش کرتے ہیں۔

(و كيمية الاراسن للنيموي ص٢٥٦)

ابوطا ہراس روایت میں منفر دنہیں ہیں بلکہ الحسن بن علی بن عفان نے بھی یہ حدیث ابو داود الحفر کی سے بیان کی ہے۔

(معرفة السنن والآثار آلمي بيبقي ا/ ٢١٠ ، الخلافيات لة تمي ص ٥٠ ، ولفظه: جبر بهاصوته)

الحن بن على بن عفان صدوق بير \_ (القريب:۱۲۲۱) امام دارقطنی وغيره نے آپ کوثقة قرار ديا ہے \_ (تهذيب التبذيب ۲۱۱/۲) ان كے شاگر دا بوالعباس محمد بن يعقوب بالاتفاق ثقيه بين \_ (ديكھئة نزكرة الحفاظ ۸۲۰/۸۳۵ ـ ۸۳۵) ابوالعباس كے شاگر دا بوعيد الله الحاكم صاحب المتد رك صدوق مشهور بين \_

( د کیھئے تذکرۃ الحفاظ ۳۹/۳۹ اے۹۹۲، میزان الاعتدال ۲۰۸۳)

الفريابي في موته "كالفاظروايت كيّ بين (سنن دارّطن ١٣٣٨)
 محم بن يوسف بن واقد الفريابي كتب سته كراوى اور الإمام الحافظ شيخ الإسلام"
 شهر (النبل ١١٣/١٠)

آب جمہور کے نزدیک ثقد ہیں۔ ابن معین وغیرہ نے آپ کو ثقد کہا ہے۔ الفریا بی سے حمید بن زنجو مید نے مید مدیث بیان کی جمید ثقد شبت ہے۔ (القریب: ۱۵۵۸) ابن زنجو میہ کے شاگردیجی بن محمد بن صاعد 'الحافظ الإمام الثقة '' تھے۔

(تذكرة الحافظ ٢/٢٤)

ابن صاعدے امام دار قطنی بیان کرتے ہیں جو بالا تفاق ثقدادر معتدل امام تھے۔

تبیصہ نے بھی''یر فع بھا صوتہ'' کے الفاظ قل کئے ہیں۔

(ایجم الکبیرللطم انی ۲۳/۲۳ ے ۱۱۱)

### شعبه کی روایت

سلمه بن کہیل سے جربن عنبس اور علقمہ بن وائل کی سند کے ساتھ امام شعبہ نے جوروایت
بیان کی ہے وہ سفیان توری اور العلاء بن صالح وغیر ہما کی روایت کے خلاف ہے۔ بید وایت
مند احمد (۱۲/۳ )سنن دارقطنی (۱۳۲/۳) سنن بیہی (۲/۲۵،۵۵) مند طیالی
مند احمد (۱۲۲/۳) میں دارقطنی (۱۸۰۲/۳) اور متدرک حاکم (۲۳۲/۲) وغیرہ میں ہے۔
شعبہ سے محمد بن جعفر اور یزید بن زریع نے ''خطفی بھا صوته '' (آپ نے اپنی آواز بیت

رکھی) کے الفاظ بیان کئے ہیں۔عبدالرحمٰن بن مہدی ، ابو داود طیالی ،عمر و بن مرز وق اور سلیمان بن حرب وغیرہ نے ''خفض بھا صوته''اور''یخفض بھا صوته''(اپنی آواز بیت رکھی) کے الفاظ بیان کئے ہیں۔

ابو الوليد الطيالسي سے اختلاف ہے ،ان كے شاگرد اساعيل بن اسحاق القاضى ( ثقنه بالا جماع) كى روايت ميں 'يخفض بھا صوته ''كے الفاظ ہيں ۔حاكم اور ذہبى نے اس روايت كي شجح كى ہے،ابراہيم بن مرزوق ( منظم فيد ) كى روايت ميں 'د افعًا بھا صوته ''كے الفاظ ہيں۔ابن مرزوق كى روايت شاذ اور اساعيل القاضى كى روايت محفوظ ہے۔ شعبہ كے الفاظ ہيں۔ابن مرزوق كى روايت شعبہ سے عبد الصمد اور وجب بن جربر نے يہ حديث بيان كى ہے،اس ميں خفض وغير والفاظ ہيں ،
لك 'قال آمين '' ( آپ نے آمين كهى ) كے الفاظ ہيں۔ ( صحح ابن حبان ١٣٦/٣) حافظ ابن حبان نے اس پر 'باب أن يجھر بآمين ''باندھا ہے۔

عبدالصمد بن عبدالوارث كتب سته كراوي اورصد وق ثبت في شعبه بين - (التريب: ١٠٨٠) وبهب بن جربر بهي كتب سته كراوي اور ثقه بين - (القريب: ٢٣٢٢)

اوران دونوں تک سند بالکل صحیح ہے، معلوم ہوا کہ شعبہ سے روایت میں ان کے شاگر دول کا اختلاف ہے، شعبہ بن الحجاج کتب ستہ کے راوی ثقہ حافظ متقن تھے۔ (القریب: ۲۷۹۰) مگر جمہور غیر جانبدار محدثین نے متعدد علل کی وجہ سے آپ کی اس روایت کوخطا (غلط) اور سفان کی روایت کوصواب قرار دیا ہے۔

ما كم اور حافظ ذهبى في اگرشعبه كى حديث كوسيح قرار ديا به توامام بخارى اورامام ابوزرعه في شعبه كى حديث كوضيح قرار ديا . (العلل الكبيرللتر ندى ۱/۱۲) امام دارقطنى في كها: "يقال أنه وهم فيه الأن سفيان الثوري و محمد بن سلمة بن كهيل وغير هما رووا عن سلمة فقالوا: ورفع صوته بآمين وهو الصواب "كهيل وغير هما رووا عن سلمة فقالوا: ورفع صوته بآمين وهو الصواب "

🛈 سفیان کی العلاء بن صالح ( ثقه ) نے متابعت کی ہے اور شعبہ کا کوئی متابع نہیں۔

🕝 سفیان کی روایت کے دوشاہد ہیں ،اور شعبہ کا کوئی شاہز ہیں۔

شامدنمبرا:

کہاجا تا ہے علقمہ بن واکل نے بھی بیرحدیث' یہ جھر با آمین ''اپنے والدواکل بن حجر طِالفَیْرُ اللّٰمِیٰ اللّٰمِر سے بیان کی ہے۔ (منداحد، ۳۱۸/ سنن الکمر کلیبقی، ۵۸/ ۵۸)

علقمہ بن وائل صحیح مسلم کے راوی ہیں ،ابن سعد اور ابن حبان نے آپ کو تقد قر اردیا ہے۔ (احیدیب ۲۳۵/۷)

نا قابل تر دید دلائل سے ثابت ہے کہ آپ نے اپنے والد ہے احادیث میں ہیں۔ (دیکھئے مسلم:۱۹۹۸ور قیم دارالسلام: ۴۳۸۷)

علقمہ سے ابواسحاق (عمر و بن عبداللہ اللہ اللہ) راوی ہیں ،آپ کتب ستہ کے راوی اور ثقبہ عابد تھے۔ آخری عمر میں اختلاط کاشکار ہوگئے تھے۔ (التریب:۵۰۱۵)

آب مدلس بھی تھے۔ (ریکھنے طبقات المدلسین:۳،۹۱)

آپ سے شریک نے مید حدیث بیان کی ہے،آپ سے شریک کی روایت قبل از اختلاط ہے کیونکہ وہ آپ سے قدیم السماع تھے۔ (میزان الاعتدال ۲۷۳/۲)

ماک نے ابواسحاق کی متابعت کی ہے۔ (کتاب انتمیز کمسلم ص۸، وقلی)

ساك صحيم مسلم كراوى او صدوق تنهي ، مكرمه سندان كى روايت ميں خاص كراضطراب باوروه آخرى عمر ميں اختار با شكار ہوگئے تنصاور تلقين قبول كر ليتے تنصه (التريب:۵۰۲۵) شركك بن عبد الله القاضى على مسلم كراوى "صدوق يه خطئ كثير اً تغير حفظه منذ

ولي القضاء بالكوفة وكان عادلاً فاضلًا عابداً شديداً على أهل البدع "قصر التريب: ٢٤٩٧)

یعنی منصب قضاء پر فائز ہونے کے بعدان کا حافظہ کمزور پڑگیا تھا ،ایسے راوی سے روایت متابعات میں جب کہ اصل صحیح یاحسن ہوتو پیش کی جاستی ہے۔ شریک سے اسود بن عامر ( ثقہ ) نے اوران سے احمد بن حنبل وغیرہ نے بیحدیث بیان کی ہے۔ شابد نمبر ۲:

کہا جاتا ہے کہ عبد الجبار بن وائل نے بھی بیرحدیث اپنے والدسے آمین بالجبر کے مفہوم کے ساتھ بیان کی ہے۔ (دیکھئے سنن ابن باجہ ،۸۵۵ مصنف ابن ابی شیبہ ۲۳۵/۳۵۵ مادام دام سنام ۱۳۱۵ میں ۱۳۵۸ منان ۱۳۵۸ منان ۱۸۸۳ میں ۱۳۵۸ منان ۱۳۵۸ منان ۱۳۵۸ مادار قطنی ا/۳۳۳ ح ۱۳۵۹ منائی بحوالہ نصب الرابیة ا/۳۱۱)

عبدالجبار بن واکل مجیم مسلم کے راوی اور ثقہ تھے ،ان کے والدسے ان کی روایت مرسل ہے۔ (القریب:۳۲۳)

دیوبند یوں کے نزدیک مرسل جمت ہے۔ (احس الکام ۱۲۹۲)

دیگر محدثین کے نزدیک مرسل ضعیف ہوتی ہے گرصح وحسن لذاتہ روایت کی تائید اور
اعتصاد (تقویت) کی صورت میں اسے شواہد میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ عبد الحبار سے
ابواسحاق وغیرہ نے بیحدیث بیان کی ہے ، ابواسحاق سے نہیر ، یونس بن ابی اسحاق ، زید
بن الی انیسہ اور ابو بکر بن عیاش نے بیحدیث بیان کی ۔ زہیر ثقہ ثبت ہیں مگر ان کا ساع
ابواسحاق سے آخری عمر کا ہے ، آپ تپ ستہ کے راوی ہیں۔ (التریب:۲۰۵۱)

یونس سے مسلم کے راوی اور جمہور کے نزدیک ثقہ وصدوق ہیں آپ کو پچھا وہام بھی ہوئے
بیس ۔ حافظ ذہبی نے کہا:''بل ہو صدوق مابہ بائس'' (بیزان الاعتدال جمس سے مردی التریب ستہ کے راوی اور تھے ۔ (التریب ستہ کے راوی اور تھے لیا فراد تھے۔ (التریب ستہ کے راوی اور تھے لیا فراد تھے۔ (التریب ستہ کے راوی اور تھے لیا فراد تھے۔ (التریب ستہ کے راوی اور تھے لیا فراد تھے۔ (التریب ستہ کے راوی اور تھے لیا فراد تھے۔ (التریب ستہ کے راوی اور تھے لیا فردیک ثقہ وصدوق ہیں لبذاحسن الحدیث ہیں۔
ابو بکر بن عیاش قول رائح میں جمہور کے نزدیک ثقہ وصدوق ہیں لبذاحسن الحدیث ہیں۔

د ي<u>کھئے</u>نورالعينين (طبع جديد*ص* ١٦٨)

🕝 جمہورمحدثین نے شعبہ کی روایت کوخطااور توری کی روایت کوصواب قرار دیا ہے۔

شعبہ کی روایت میں اضطراب ہے یہ بات ابو بکر الاثرم نے کہی ہے جبکہ سفیان کی روایت میں اضطراب ہیں ہے۔ (دیکھئے الخیص الحبیر ا/۳۳۷)

محدثین کا قاعدہ اور ضابطہ ہے کہ سفیان اور شعبہ کی روایت میں جب بھی اختلاف ہوتو سفیان کی روایت کوتر جیح دی جائے گی ، امام بہ عق نے کہا:

"لا أعلم إختلافاً بين أهل العلم بالحديث أن سفيان و شعبة إذا اختلفا فالقول قول سفيان "

علم حدیث کے ساتھ تعلق رکھنے والول کے درمیان اس امر میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جب سفیان اور شعبہ کے مابین اختلاف ہوگا۔ ہے کہ جب سفیان اور شعبہ کے مابین اختلاف ہوتا سفیان کا قول راجح ہوگا۔ (اعلام المرقعین ۳۹۲/۳، یون المعبود ۲۰۷/۳، الخلافیات للبیہ تی المرد تالیہ تالیہ تی المرد تالیہ تالیہ

یجیٰ القطان نے کہا: جب شعبہ سفیان کی مخالفت کرے تو میں سفیان کے قول کو لیتا ہوں۔ (الجرح والتعدیل ۲۲۳،۲۲۳ وسندہ سجع ، تبذیب التہذیب ۱۰۱/۳)

یعنی حدیث کی روایت میں نیز ملاحظه فرمائیں: (شرح علل الترندی لابن رجب ج ا ص ۱۵۲/۱۵۷)

وائل بن حجر بڑگائیڈ کی روایت (جرکہ توری کی سند کے ساتھ ہے) کے دیگر صحابہ سے سے الدیجی ہیں جب کہ شعبہ کی روایت کا کوئی شاہز ہیں ہے۔ ابو ہر رہ رہ ٹائیڈ کی روایات گزر چکی ہیں۔ امام تر مذی کہتے ہیں: اس باب میں علی اور ابو ہر رہ و ٹائیڈ سے بھی روایت ہے۔ سید ناعلی خالفیڈ کی روایت

امام ابن ماجه نے کہا:

"حدثنا عشمان بن أبي شيبة: ثنا حميد بن عبدالرحمٰن: ثنا ابن

(سنن ابن ملبه ا/ ۲۷۸ حدیث ۸۵۳)

### امام يهيق نے كہا:

"أخبرنا أبو الحسين بن الفضل القطان ببغداد: أنبأأبو الحسين بن عثمان المري(!): ثنا محمد بن علي الوراق: ثنا عثمان بن أبي شيبة: ثنا حميد بن عبدالرحمٰن الرواس عن محمد بن عبدالرحمٰن بن أبي ليلى عن سلمة بن كهيل عن حجية بن عدي عن علي رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله عند الله عند علي المغضوب عليهم و لا الضآلين "

ابوالحسین بن الفضل نے ہمیں حدیث بیان کی (کہا:) ابوالحسین بن عثان نے حدیث بیان کی (کہا:) ہمیں عثان حدیث بیان کی (کہا:) ہمیں حمد بن علی نے حدیث بیان کی (کہا:) ہمیں عثان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی (کہا:) ہمیں حمید بن عبدالرحمٰن الرواس نے ، وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیل سے ، وہ سلمہ بن کہیل سے ، انھوں نے جمیہ بن عدی محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیل سے ، وہ سلمہ بن کہیل سے ، انھوں نے جمیہ بن عدی (کے واسطے سے ) حدیث بیان کی کملی واللهٰ اللهٰ ال

سندكي شخقيق

جید بن عدی کوابن حبان اور العجلی نے تقد کہا۔ البوشنی نے بھی توثیق کی۔ تر مذی نے اس کی ایک حدیث کوشن سیجے کہا (۱۵۳۹، الاضاحی ) وجبی نے کہا:'' و هو صدوق إن شاء الله'' ایک حدیث کوشن سیجے کہا (۱۵۳۹، الاضاحی ) وجبی نے کہا:'' و هو صدوق إن شاء الله'' (میزان الاعتدال ۱۷۱۱)

ابن ججرنے کہا:''صدوق يخطئ'' (التريبرة،١٥٠)

ابوماتم نے کہا: '' لا یحتج بحدیشه شبیه بالمجهول ''اتن عدنے کہا: ''کان معروفاً ولیس بذاك ''، اتن المدنی نے کہا: ''لا أعلم دوی عنه إلا سلمة بن كهيل و كهيل ''ابن مجرنے كها: ''دوی عنه الحكم بن عتیبة و سلمة بن كهيل و أبو إسحاق السبيعي '' ما كم اور ذہبی نے اس مدیث کی شخ کی ہے۔ ما كم نے كہا: ''ولم یحتجا بحجیة بن عدي و هو من كبار أصحاب أمیر المؤمنین علی رضي الله عنه '' معلوم ہوا كر جحيه عندالجمہو رصدوق ہوا داس كی مدیث مسن ہے۔ سلم بن كہيل ثقہ ہیں۔ (جیبا كر رچاہے)

محمہ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیل جمہور کے نز دیکے ضعیف ہے ۔ مگر ابل الرائے اس کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔

(راجع نورالصباح ص١٦٥،١٦٨ اظهاراتسين في اخفاء النامين از حبيب الله في مروي ص١٦١)

حميد بن عبدالرحمٰن الرواس ثقه ہے۔ (التریب:۱۵۵۱)

عثان بن الى شيبه محيحين كراوى بين اورامام ابن حجرنے كها: " ثقة حافظ شهير و له أوهام وقيل كان لا يحفظ القرآن" (التريب:٣٥١٣)

ان سے ابن ماجہ اور محمد بن علی الوراق نے بیصدیث بیان کی ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اس حدیث میں صرف ایک علت قادحہ (ضعف ابن ابی لیلی ) ہے ...

صحابہ بخالیہ کے عمل ہے بھی سفیان توری کی روایت کی تائید ہوتی ہے۔ ابن عمر اور

# 

ابن زبیر (طلطه ایک آمین بالجر کے قائل تھے۔کوئی صحابی آمین بالسر کا قائل نہیں تھا،کسی صحابی سے خفیہ آمین باسند صحیح یا حسن ثابت نہیں ہے۔

بإنجو يں حديث

امام ابو يعلىٰ الموصلي نے كہا:

" ثنا هدبة قال: ثنا هارون بن موسلى النحوي عن ثابت عن ابن أم الحصين عن جدته أنها سمعت النبي المنافية يقرأ: (( مالك يوم الدين)) فقرأ حتى بلغ و لاالضآلين قال: آمين "

ہمیں ہدبہ نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں ہارون بن موی النحوی نے حدیث بیان کی وہ ثابت سے وہ ابن ام الحصین سے وہ اپنی دادی (ام الحصین ) سے بیان کی وہ ثابت سے وہ ابن ام الحصین سے وہ اپنی دادی (ام الحصین ) سے بیان کرتے ہیں کہ: میں نے نبی مُنْ الْنَیْمَ کو مالک یوم المدین پڑھتے ہوئے سنا، پس آپ نے قراعت کی حتی کہ و لاالصالین پڑھ گئے، (تو) کہا: آمین (مجم الی یعلی ص ۱۵۳۳ میں سے مراویوں کامخضراور جامع تعارف درج ذیل ہے:

مربه بن خالد کے بارے میں حافظ ابن حجرنے کہا: '' ثقة عابد ، تفود النسائی بتلیدینه '' ثقة عابد یو النسائی منظرد ہیں۔ (القریب: ۲۲۹۹) بتلیدینه '' ثقه عابد تھے، ان پر جرح میں امام نسائی کی جرح باسند منجے ان سے ثابت نہیں ہے، ہمیں بیہ جرح کتاب الضعفاء للنسائی اورسنن النسائی میں نہیں کی۔ واللہ اعلم

ہدبہ ندکور سیح بخاری وضیح مسلم کے راوی اور جمہور محدثین کے نزدیک ثقد ہیں ، اگران پرامام نسائی کی جرح باسند سیح ثابت بھی ہوجائے تو بھی جمہور کے مخالف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ ہارون بن موی النحوی کے بارے میں حافظ ابن حجرنے کہا: ' شقة مقری الا اُن و می بالقدد' ' ثقة ، قدر کی قرآن تھے ، مگران پر قدر کی ہونے کا الزام ہے۔ (القریب ۱۳۲۱) صحیحین کے اس راوی پر قدر کی ہونے کا الزام مردود ہے۔ والحمد للد

ثابت بن اسلم البنانی، کتب ستہ کے راوی اور'' ثقة عابد'' تھے۔ (التریب:۸۱۰)
کی بن ام الحصین ثقة بیں۔ (التریب:۸۳۲)
ام الحصین ذائع نظام الحصین التریب بیل۔ (التریب:۸۷۲)
معلوم ہوا کہ بیسند صحیح یا کم از کم حسن لذا تہ ہے۔
آثار صحابہ

عبدالله بن عمر والغُهُمًا كا اثر امام ابن خزیمہ نے کہا:

"نا محمد بن يحيى: نا أبو سعيد الجعفي: حدثني ابن وهب: أخبرني أسامة وهو ابن زيد عن نافع عن ابن عمر: كان إذا كان مع الإمام يقرأ بأم القرآن فأمن الناس أمن ابن عمر ورأى تلك السنة ."

( صحح ابن فزيد المحرد معرد عن المعرد عن المعرد عن المعرد عن المعرد عن المعرد المعرد عن المعرد عن المعرد عن المعرد عن المعرد عن المعرد عن المعرد المعرد عن المعرد عن المعرد عن المعرد عن المعرد المعرد عن المعرد

محمہ بن یجی نے ہمیں حدیث بیان کی (کہا) ہمیں ابوسعید الجھی نے حدیث بیان کی (کہا) مجھے اسامہ بن زیدنے نافع کی (کہا) مجھے اسامہ بن زیدنے نافع سے حدیث بیان کی کہ ابن عمر جب امام کے ساتھ نماز پڑھتے ،سور و فاتحہ پڑھتے پھر لوگ آمین کہتے تو آپ (ڈالٹنڈ) بھی آمین کہتے ،اور اسے سنت قر اردیتے۔
لوگ آمین کہتے تو آپ (ڈالٹنڈ) بھی آمین کہتے ،اور اسے سنت قر اردیتے۔
سند کی شخصیوں

نافع مولی ابن عمر 'نققة ثبت فقیه مشهور '' (القریب: ۷۸۱) اسامه بن زید (اللیثی ابوزید المدنی) صحیح مسلم کاراوی ہے اور عند الجمہو رثقه وصدوق ہے۔ ابن وہب عن اسامه بن زیدعن نافع عن ابن عمر کی سند سے متعد دروایات صحیح مسلم میں موجود میں ۔ (راجع تخفة الاشراف للمزی ۲/۵۵،۵۳) یجی بن سعید، احمد بن عنبل، ابوحاتم، نسائی، البرقی اور ابوالعرب نے جرح کی ہے۔ یجی بن معین، ابن عدی، العجلی مسلم، ابن حبان (وق ال: بخط طی) ابن شابین اور بعقوب ابن سفیان وغیر ہم نے تقد صدوق وصح الحدیث کہا ہے، آجری کی روایت کے مطابق ابوداود نے اسے صالح قرار دیا۔ الحاکم اور ابونلی الطوسی نے اس کی حدیث کوشیح قرار دیا۔ ابن خزیمہ وغیرہ نے اس کی حدیث کوشیح کی ہے۔

ابن عدى كاقول ب : "يروي عنه ابن وهب نسخة صالحة ..... ليس بحديثه بأس " (ملخما من تبذيب الكمال مع البامش ١٣٧٦ ـ ١٣٥١ وتبذيب المبذيب ١١٠،٢٠٩ وغيرها) وبي نع كبا: "الإمام العالم الصدوق" (يراعلام النبلاء ٣٣٢/٦) اوركبا: "صدوق قوي الحديث و الظاهر أنه ثقة"

(معرفة الرواة المحتكم فيهم لا يوجب الروللذ ببي ص ٢٣ رقم ٢٦)

البوصيرى نے الزوائد ميں اس كى ايك حديث كوسيح قرار ديا۔ (سنن ابن ماجہ ١٠١٢/٢ -٣٠٥٢) امام زيلعی حنفی نے اس كى ايك حديث كوشن كہا۔ (نصب الراية ١٦٢/٣)

على بن المدين في في كبار "كان عند نا ثقة" (سوالات محمد بن عنان بن الى شيبر قم ١٠٣٥)

محد بن عثان بن انی شیبه ثقه ہے اور اس پر جروح مر دور میں۔

و يَصَيَّم مِرى كَتَابِ' الأسانيد الصحيحة في أخبار أبي حنيفة ''(س١٨) شمس الحق عظيم آبادي رحمه الله نے ابن سيدالناس نے قل كيا كه 'إسناده حسن''

(تعلیق المغنی ۲۵۲/ ۲۵۲) بعنی اس کی ایک روایت بلحاظ سند حسن ہے۔

خلاصہ بیر کہ وہ جمہور کے نز دیک ثقہ وصدوق ہے لہندااس کی حدیث حسن ہے۔

حافظ وجبي لكصة بين "'وقد يوتقى حديثه إلى رتبة الحسن" (سيراملام النباء /٣٣٣)

حافظاتن حجرنے كبا" صدوف يهم" التريب ١٠٠٠)

حافظ صاحب المام ابن عدى ستائيد راوي كي بارك بين على الرست بين اللهم أولمه متناً مكراً وبها يهم وهو حسن الحديث (الأوال لابن مدى ١٨/١٥ الران الميز ال٢٩/١٠) معلوم ہوا کہ یہم والی روایت کا راوی حسن الحدیث ہوتا ہے (بشرطیکداس کے موُتقین زیادہ ہول اور روایت مذکورہ میں اس کا وہم ہونا ثابت نہ ہو۔)

ديوبنديون كا اصول ہے كم مختلف فيه راوى كى صديث حسن ہوتى ہے ۔ ظفر احمد تھانوى صاحب لكھتے ہيں: ﴿و كذا إذا كان الراوي مختلفاً فيه : و ثقه بعضهم و ضعفه بعضهم فهو حسن الحديث ﴾ (تواعد في علوم الحديث سلام عقيق البي غرافي علام الحديث الحديث الحديث العضمة من الحديث المحديث الحديث العضمة من الحديث المحديث المح

اوراسامہ بھی مختلف نیہ راوی ہیں ۔بعض نے جرح کی اورا کثر وجمہور علماء نے انھیں ثقہ قرار دیالہٰذاان کی حدیث بذات خود حسن ہے۔واللہ اعلم

ابن وہب كتب ستە كراوى اور تقدها فظ عابد بين \_ (القريب:٣١٩٣)

ابوسعید (یجی بن سلیمان ) الجعفی مجیح بخاری کاراوی ہے،اس سے ابوزر مہوغیرہ نے روایت

کی ۔ ابوزرعه صرف ثقه سے روایت کرتے ہیں۔ (اسان المیز ان ۲/۲۱۲)

ابن حبان نے تقد قرار دیا۔ (ستاب اٹھات ۲۳/۹ موقال: ربعه اغرب)

دار قطنی نے کہا: ثقة

مسلم بن قاسم نے کہا: ''لاباس به و کان عند العقیلی ثقة وله أحادیث مناکیر'' (مسلم بزات خورضعف بے)

> ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس ہے روایت کی ہے، ابوحاتم نے کہا:''شیخ '' ان کے مقالبے میں امام نسائی نے کہا:''لیس بیشقة''

حافظ ابن جرنے کہا: 'صدوق یہ حطی '' (ملخصاً من تہذیب العبدیب المحالات مردود ہے، البندا ابوسعید وتقریب العبدیب کے معالبے میں یہ جرح مردود ہے، البندا ابوسعید الجعنی کی حدیث حسن لذاتہ ہے۔

ان کے شاگر دمحمہ بن کیلی (الذبلی) تقد حافظ جلیل تھے۔ (القریب: ۱۳۸۷) 🛣 خلاصہ بیا کہ حدیث بلحاظ سندحسن ہے،الہذا شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللّٰہ کا اسے

إسناده ضعيف كبناقرين صوابنيس بيدوالله اعلم الماميهي لكصة بين:

" وروينا عن ابن عمر رضي الله عنه أنه كان يرفع بها صوته إما ماً كان أو مأمو ماً "

ابن عمر النفط امام ہوتے یا مقتدی، (دونوں صورتوں میں ) آمین بلندآ واز سے کہتے ۔ شھے۔ (اسنن الکبریٰ ۱۹۸۳)

ان کاغالبًا اس حدیث کی طرف اشارہ ہے۔

" وقال نافع: كان ابن عمررضي الله عنهما لا يدعه و يحضهم وسمعت منه في ذلك خبراً"

نافع نے کہا: ابن عمر ولی کہنا آمین ( کہنا) نہیں چھوڑتے تصاور اُسپے شاگردوں کو) اس کی ترغیب دیتے تصاور میں نے اس سلسلہ میں ان سے ایک خبر سی ہے۔

(بخارى مع فتح البارى٢٠٩/٢)

''بعض روایات میں ہے کہ خیر سی ہے۔'' بیر وایت مصنف عبدالرزاق (۲۲۴) میں موصولاً موجود ہے۔

تنبیہ: مصنف عبدالرزاق (۹۷/۲) میں ابن جری کے بعد 'آخبوت نافع ''حیب گیاہے۔ جبکہ سیح'' آخبونی نافع''ہے جبیا کہ فتح الباری (۲۰۹/۲) میں ہے۔ فوائدابن معین میں صحیح سند کے ساتھ نافع ہے روایت ہے:

أن ابن عمر كان إذا ختم أم القرآن لا يدع آمين ، يؤمن إذا ختمها و يحضهم على قولها و سمعت منه في ذلك خبرًا

ابن عمر جب سورة فاتحضم كرتے تو آمين (كہنا) نہ چھوڑتے ، جب فاتحضم كرتے تو آمين كہتے اورائے كرتے علق ايك تو آمين كہتے اورائے كہنے كى ترغيب ديتے ، ميں نے ان سے اس كے متعلق ايك

روایت بھی سی ہے۔

یروایت ابن جرنے تغلیق العلیق (۳۱۹/۲) میں اپنی سند کے ساتھ یکی بن معین نے لک ہے۔ ۲) عبد الله بن زبیر والغین

صیح بخاری میں ہے:

"قال عطاء: آمين دعاء أمن ابن الزبير ومن ورائه حتى أن للمسجد للجة"

اورعطاء نے کہا: آمین ایک دعا ہے، ابن زبیر بظائیٰ اوران لوگوں نے جوان کے بیچھے تھے(اتی بلند آواز ہے) آمین کہی کہ مجدگونج آشی ۔ (مع فتح الباری جاس ۲۰۸۰) میں کہ مجدگونج آشی ۔ (مع فتح الباری جاس ۲۲۸۳) مصنف ابن یہ روایت مصنف عبدالرزاق (۲۲۲۰) وعند ابن حزم فی المحلیٰ (۲۲۲۰ ۲۳۰۱) مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۲۲ ۲۳۰۱) مسند الثافعی بتر تیب محمد عابد السندھی (۲/۲۸ ح ۲۳۰، ۲۳۱) کتاب الثقات لابن حبان (۲۲۵/۲) السنن الکبری للبیہقی (۵۹/۲) تغلیق التعلیق التعل

ال حدیث کے راوی عطاء بن ابی رباح کے متعلق ابن حجر کہتے ہیں:

" ثقة فقيه فاضل لكنه كثير الإرسال" (التريب ٢٥٩١)

وہ کتب ستہ کے مرکزی راوی ہیں ،ان کی بیروایت ان کا مشاہدہ ہے لہٰذامتصل ہے مرسل نہیں ہے، عطاء سے امام ابن جریج اس حدیث کے راوی ہیں ،ابن معین ، ابن سعد، ابن حبان ، الحجلی اور الذہبی وغیرہم نے انھیں ثقة قرار دیا ہے،ان پر حبیب اللہ ڈیروی کی متعدوالی جرح بلاسنداورمردود ہے۔

(مزیر خین کے لئے ملاحظہ فرہائیں میری کتاب "نورالعینین فی مسئلۃ رفع البدین " کامقدمہ میں ہیں۔ ۳۲) آپ مدلس متھ مگر آپ نے کہا:

" إذا قلت قال عطاء فأنا سمعته منه وإن لم أقل سمعت"

یعن اگرمیں کہوں کہ عطاء نے کہا ہے، تو وہ میں نے اس سے سنا ہے، اگر چہ میں ہائ کی تصریح کی عطاء سے ساع کی تصریح کی کھی ہے، الفاظ یہ ہیں:

"قال: قال: قال: فال نام مسجد للجة "
یؤمن من وراء ہ حتلی أن للمسجد للجة "

ابن جریج نے کہا: میں نے (عطاء بن ابی رباح) سے پوچھا کیا ابن زبیر (شاہیئہ)

فاتحہ کے اختیام پر آمین کہتے تھے؟ تو انھوں نے کہا: ہاں اور جوان کے پیچھے (نماز
پڑھتے تھے) وہ بھی یہاں تک کہ مجد گونج اٹھتی تھی۔ (مصنف عبدالرزاق ۱۹۷۹)

ابن جریج سے میحد بیث عبدالرزاق (مصنف: ۲۲۴۰) محد بن بکر (تغلیق العلی ۲۸۸۳)

بوالہ مسند اسحاق بن را ہویہ ) مسلم بن خالد (مسند الشافعی ۱۸۲۸) سفیان بن عیمینہ
(بلفظ لعله: مصنف ابن ابی شیبہ ۲۷۵۲) خالد بن ابی نوف (کیاب الثقات لابن حبان
(بلفظ لعله: مصنف ابن ابی شیبہ ۲۷۵۲) خالد بن ابی نوف (کیاب الثقات لابن حبان

عبدالرزاق بن بهام الصنعاني كتب سته كراوى اور جمهور كزر يك ثقة تقے حافظ ذهبى فظ ذهبى فظ ذهبى فظ ذهبى فظ دائل المحمور عالم اليمن الثقة الشيعي" (النبلاء ٥٦٣،٥٦٣/٩) محمد بن بكرالبرساني كتب سته كراوى اور جمهور كيز ديك ثقه تقے۔ حافظ ذهبى في كہا:"الإمام المحدث الثقة "(سيراعلام النبلاء ٢١١/٩)

مسلم بن خالد عندالجمهو رضعیف تنے ابن حبان ، ابن عدی ، ابن معین اور دارقطنی نے انھیں شہا۔ احمد ، ابن معین (فی روایة )، ابن مدین ، بخاری ، ابن سعد اور الساجی وغیرہ نے ان شہا۔ احمد ، ابن معین (فی روایة )، ابن مدین ، بخاری ، ابن سعد اور الساجی وغیرہ نے ان پرجرح کی۔ بخاری کی جرح انتہائی شدید ہے گر بعد کے الفاظ میں کچھزمی پیدا کردیتے ہیں۔ حافظ ابن حجر نے کہا:'' فقیہ صدوق کثیر الأوهام'' (التریب: ۱۲۲۵) خلاصہ یہ کہ سلم الزنجی حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے گرضیح اور حسن حدیث کے شوابد میں اس

کی روایت پیش کی جاسکتی ہے۔واللہ اعلم

سفیان بن عیدند کتب ستہ کے راوی ، ثقنہ ، حافظ ، نقیم ، امام ، جمۃ تھے:

'إلا أنه تغير حفظه بآخرة و كان ربها دلس لكن عن الثقات '(التريب:٢٣٥١) ابوبكر بن الي شيبه كان سے ساع قبل از اختلاط كا ہے كيونكه ابوبكر كى ان سے روايات صحيح مسلم وغيره ميں موجود بيں، خالد بن الى نوف كو ابن حبان نے ثقة قرار ديا ہے (٢٦٣/٦) ممارے علم كے مطابق اس بركسى نے بھى جرح نہيں كى، ابن جرنے 'مقبول'' (عند المتابعة ) قرار ديا۔ (التريب: ١٨٨٣)

لہذااس کی روایت شواہد میں مقبول ہے اور وہ مجہول الحال ہے۔واللہ اعلم

خالد ہے مطرف بن طریف اس روایت کے راوی ہیں جو کہ کتبِ ستہ کے راوی اور ثقتہ فاضل تھے۔ (التریب: ۲۷۰۵)

مطرف سے ابوحز ہالسکری (محمد بن میمون المروزی) نے بیرحدیث بیان کی ہے، جو کہ کتبِستہ کاراوی اور ثقہ فاضل تھا۔ (القریب: ۱۳۳۸)

ابوتمزہ سے علی بن الحسن بن شقیق نے بیصدیث بیان کی جو کہ کتبِ ستہ کے راوی اور ثقہ حافظ تھے۔ (التریب:۲۰۷۱)

علی بن الحسن سے اسحاق بن ابراہیم یعنی امام ابن راہو بیا در احمد بن منصور المروزی نے بیہ حدیث بیان کی ہے۔

امام اسحاق بن ابراہیم سیحین کے راوی اور ثقه حافظ مجہد قرین احمد بن خبل ہے۔
التقریب (۳۳۵) میں ہے کہ ابو داود نے ان کے متعلق کہا: ان کا حافظ زندگی کے آخری
ایام میں متغیر ہوگیا تھا، کیکن حافظ ذہبی نے ابو داود کی طرف منسوب اس قول کی تر دید کرتے
ہوئے کہا:'' فھالمہ حکایة منکر ہے'' یعنی یہ تغیر والی حکایت منکر ہے۔ (النبل ما ا / ۲۷۷)
اوراختلاط کے الزام کی زبر دست تر دیدگی ہے۔

(یادر ہے کہ ابوداود سے اس قول کا راوی ابوعبید محمد بن علی الآجری ہے جو کہ مجہول الحال ہے، ویکھئے تیسری حدیث اگر چہ حافظ ذہبی نے کہا''و ما علمت أحداً لیند'' توہم کہتے ہیں: ''و ما علمنا أحداً و ثقد'')

للنداتغيراوراختلاط كالزام بالكليدمر دود ب\_

احمد بن منصور المروزي صحيح مسلم كاراوي اورصد وق تفار (التريب:١١٢)

ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا۔

(صحیح مسلم کاراوی ہونے میں اس کے متعلق اختلاف ہے، ابوعاتم نے کہا: صدوق تھا)
امام ابن راہویہ سے ان کے 'راوی ' (مشہور شاگرد) عبداللہ بن محمد (بن عبدالرحمٰن بن شیرویہ)
نے بیصدیث بیان کی۔ ابن شیرویہ: 'الإمام الحافظ الفقیه ' تھا۔ (البلام ۱۲۲/۱۲)
' وسمع المسند کله من إسحاق ایضاً وراجع التقیید لمعرفة رواة السنن والمسانید لا بن نقطة ' (ص ۲۸۳ رقم ۲۸۲)

ماكم نے كہا: 'واحتجوابه'' (ايفًا)

اس کی احادیث ہے جی این حبان بھری پڑی ہے مثلاً: (دیکھئے ناحدیث ۵۱،۲۸۱،۲۸۱۱) عبداللہ بن محمدالاز دی ہے ابن حبان نے بیروایت بیان کی ۔ (ستاب اثقاب ۲/۲۱۵)

احد بن منصور سے ابو بکرمحر بن الحسین القطان نے بیاحدیث بیان کی ، اس مخص کوابن ناجیہ نے''یکذب ''کے الفاظ کے ساتھ متہم کیا ہے۔

امام وارقطنی نے کہا: 'کیس به بأس '' (تاریخ بنداد۲۳۲/۲)

امام بیہی نے اس کی ایک روایت کو'صحیح '' قرار دیا۔ (اسنن الکبری للبیبتی ۳۲۹/۱۰)

معلوم ہوا کہ وہ جمہور کے نزد یک' لیس به باس ''اور' صحیح الروایة'' ہے للہذااس کی روایت شواہد میں پیش کی جا سکتی ہے۔

ابو بكر القطان كاشا گر دا بويعلي حمزه بن عبد العزيز الصيد لاني المهلبي النيسا بوري تفا-

ما فظ ذجى في كما: "ا لشيخ الثقة العالم ، شيخ الأطباء"

(سیراعلام العبلاء ۱۳۹۳/۱۰ نیز دیکھنے العمر ۲۱۲/۲ ، و نیات سنة ۲ ۲۰ هدالانساب ۲۳/۳ ، اللباب۲/ ۲۵۳ ، تذکرة الحفاظ ۲۳/۳۴ ، شذرات الذهب ۴/۱۸۱ ، الحلقة الاولی من تاریخ نیسا بورامنخب من السیاق للا مام عبدالغافرص ۳۱۷،۳۱۵ ، رقم ۲۲۲)

ہے خلاصہ بیہ کہ بیسند بالکل میچ ہے لہٰذاامام بخاری کا سے بطور جزم بیان کرنا بجاہے۔ چند غلط فہمیوں کا از الہ

"میردایت خودان (علی بن الحسن بن شقیق ) کنزدیک ناقابل امتبار ہے۔" (اظہار الحسن س ۱۸)
علی بن الحسن نے ابو حمزہ کی" کتتاب الصلوة" کی ایک حدیث میں اشتباہ کی وجہ ہے تمام
"کتاب الصلوة" (کوبیان کرنا) حجور دیا تھا، انھوں نے حدیث مذکور کو ابو حمزہ سے بیان
کیا ہے۔

الم اسحاق بن ابراتيم كهتم بين " ثنا علي بن الحسن قال: ثنا أبو حمزه السكري " الم اسحاق بن ابراتيم كهتم بين " ثنا علي بن الحسن قال: ثنا أبو حمزه السكري "

معلوم ہوا کہ کمی بن الحن نے بیر حدیث ابو حزہ سے تی ہے، اور آ گے اپنے شاگر دول کے سامنے بیان کی ہے لہٰذا بیر حدیث ابو حزہ السکری کی'' کتاب الصلوۃ'' کے علاوہ کسی دوسری کتاب سے علی بن الحن نے سن ہے اور ان کے نزدیک معتبر ہے اس لئے انھوں نے اپنے دوشا گردول کو بیر حدیث بطور تحدیث سنائی ہے۔

(ابوهمزه السكرى ١٦٦ه ه كوفوت موئے/تہذيب المتبذيب، اظہار المحسين ص ٦٩)

علی بن الحسن بن شقیق ۱۳۷ ھے کو پیدا ہوئے (التہذیب ۲۹۹/۷) یعنی وہ ابوحمزہ کی وفات کے وفت ۲۹سال کے تھے کی محدث نے نہیں کہا کہ آپ کا ساع ابوحمزہ سے بعدازاختلاط کا ہے۔ بلکہ حافظ ابن حبان نے ابوحمزہ سے ان کی روایت کوچے قرار دیا۔

(راجع صحیح ابن حبان ۴/۰ ۷ رقم ۲۴۲۳)

حافظ بیٹمی نے اس کی تھیجے پرسکوت کیا ہے۔ (موارداظم آن: ۲۷۹) حافظ ابن مجر نے بھی سکوت کیا ہے۔ (استخیص الحیر ۱۶/۲ ح۱۲/۷) اس کی تضیح ابن السکن سے اور تقویت احمد بن صنبل سے نقل کی بعنی ابن حبان وغیرہ کے نزدیکے علی بن الحسن بن شقیق کا ابوحمزہ السکری ہے ساع اختلاط سے پہلے اور صحیح حالت کا ہے لہٰذا اختلاط کا الزام مردود ہے۔ امام ابن الی شیبہ نے (المصنف میں) کہا:

حدثنا وكيع قال: حدثنا الربيع عن عطاء قال: لقد كان لنا دوي في مسجدنا هذا بآمين إذا قال الإمام ﴿غير المغضوب عليهم ولاالضآلين ﴾ عطاء بن الى رباح نے كہا: بمارى مجديل جب امام ﴿غير السغضوب عليهم ولاالضآلين ﴾ كہتا تو بحنب الم موتى تقى ۔ (ابن الى شيبة ١٣٢٨) عليهم ولاالضآلين ﴾ كہتا تو بحنب الم موتى تقى ۔ (ابن الى شيبة ١٣٢٨) يدروايت ابن جرتح كى روايت كا شاہد ہے، وكيع كتب ستة كراوى اور ثقد حافظ عابد تھے۔ يدروايت ابن جرتح كى روايت كا شاہد ہے، وكيع كتب ستة كراوى اور ثقد حافظ عابد تھے۔

عکر مهمولی ابن عباس کی روایت

امام ابن افي شيبه نے كها:

حدثنا وكيع قال: ثنا فطر قال: سمعت عكرمة يقول : أدركت

الناس ولهم زجة [وفي المحلي ٢٢٣/٣ ضجة"] في مساجد هم بآمين إذا قال الإمام غير المغضوب عليهم ولاالضآلين وکیج نے ہمیں حدیث بیان کی ( کہا ) فطرنے ہمیں حدیث بیان کی ( کہا ) میں نے عکرمہ (تابعی) سے سنا،وہ کہہ رہے تھے، میں نے لوگوں کو (ان کی مساجد میں )اس حال مي ياياكه جب امام ﴿غير المغضوب عليهم ولا الضآلين ﴾ كبتاتو لوگول کے آمین کہنے سے مساجد گونج اٹھتی تھیں ۔ (مصنف ابن الی شیدہ /۳۲۵) المام وكيع بالاتفاق تقديير (التريب:١٠٠٧) فطربن خلیفہ میچے بخاری کے راوی اور جمہور کے نز دیک ثفتہ ہیں ،احمد بن حنبل ، کیچیا بن سعید ، العجلي ،ابن سعد ،ابن معين ،ابو حاتم ،نسائي ،الساجي ،ابونعيم ،ابن حبان ،ابن نمير اورابن عدي وغير بم نے اسے ثقہ وصدوق قرار دیاہے۔ (ران انہذیب ۲۹۱۸) السعدى،الدارقطني،وفي رواية أني داود (لعله من طريق الآجري)عن احمد بن يونس،ابوبكر ين عياش، قطبة بن العلاء (ضعيف عند الجهور راجع الميزان) نے جرح كى۔ قطبہ کی جرح ان کے ذاتی ضعف کی وجہ سے مردود ہے۔ احمد بن پونس کی جرح باسند سیجے ثابت نبيل ہے۔ ابراہيم بن يعقوب الجوز جاني السعدي 'فسي نهفسه '' تقدوصدوق امام

مونے کے باوصف معنت (متشدد) تصاوران پر ناصبی ہونے کا الزام تھا۔ ان کی اورامام دارقطنی کی جرح جم غفیر کے قول کے مقابلے میں مردود ہے۔ حافظ ابن تجر (فطر بن خلیفہ کے بارے میں) کہتے ہیں:'صدوق دمی بالتشیع'' (التریب ۱۳۸۱) حافظ ذہبی نے کہا:'' الشیخ العالم، المحدث الصدوق'' (سراملام الدلا ، ۱۳۱۷) اور کہا:''و حدیثه من قبیل الحسن' (الدلا ، ۱۳۷۷)

بالصهر ( نسب الرابع وبههم وورجع برامس ٢٥٠٠)

ہیثمی نے اسے تفتہ کہا۔ (مجمع الزوائدہ/۱۰۴)۔

اوركها: "ثقة و فيه كلام لايضر " (جدال 2000)

فطر کا استاد عکر مدمولی ابن عباس ہے۔ (راجع تہذیب الکمال قلمی ج عص ۱۱۰۱) عکر مصیح بخاری وغیرہ کا راوی اور عند الجمہو رثقہ ہے۔

الم يبهق في كها: "وعكر مة عند أكثر الأئمة من الثقات الأثبات والله أعلم" الم يبهق في الم الله أعلم" (السن الكبرئ ٢٣٣/٨)

ابن ناصرالدین نے کہا:''احتج أحمد و يحيیٰ و البخاري و الجمهور بما روی'' (شررات الذہب ا/۱۳۰۰)

ما فظائن تجرئے کہا:''ثقة ثبت عالم بالتفسير ولم يثبت تكذيبه عن ابن عمر ولا يثبت عنه بدعة'' (التريب:٣١٧٣)

الله خلاصه بدہ کہ بیسند حسن لذاتہ ہے اور عطاء کی روایت کا قوی شاہد ہے لہذا عظاء کی روایت کا قوی شاہد ہے لہذا عظاء کی روایت بالکل صحیح ہے۔ واللہ اعلم

ان آثار کے مقابلے میں کسی صحافی ہے باسند سیح یاحسن ، آمین بالسر ثابت نہیں ہے۔

### حچھٹی حدیث

امام این ماجه نے کہا:

"حدثنا إسحاق بن منصور: أخبر نا عبدالصمد بن عبدالوارث: ثنا حماد بن سلمة: ثنا سهيل بن أبي صالح عن أبية عن عائشة عن النبي علي قال: (ماحسد تكم اليهود على شني ، ما حسد تكم على السلام والتأمين)) " اسحاق بن منصور نے جميں حديث بيان كى (كما) جميں عبدالصمد بن عبدالوارث نے حديث بيان كى (كما) جميں حاد بن سلمہ نے حديث بيان كى كه (كما) جميں سهيل بن حديث بيان كى كه (كما) جميں حماد بن سلمہ نے حديث بيان كى كه (كما) جميں سهيل بن الى صالح وہ اين بيود نے محاد ب

ساتھ کسی چیز پراتنا حسد نہیں کیا جتنا سلام اور آمین پر حسد کیا۔

(سنن ابن اجرج اص ۱۷۸ عدیث ۸۵۲)

اس حدیث کے بارے میں عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (التوفی ۲۵۲ه) نے کہا: ''دواہ ابن ماجہ ہا سناد صحیح'' (الرغیبوالرہیبا/۳۲۸) شخ بوصری نے کہا:'' ھاذا استاد صحیح ورجالہ ثقات احتج مسلم بجمیع

تُ يوصرى نے كہا: "هذا إسناد صحيح ورجاله ثقات احتج مسلم بجميع رواته "(زواكدائن ماجه: ۸۵۲) ذكوان ابوصالح كتب سته كراوى اور بالا تفاق تقدين ـ رواته "(راجع الجديب ۱۹۶۳))

مافظابن تجرن كها: 'ثقة ثبت وكان يجلب الزيت إلى الكوفة'

(تقريب العبذيب:۱۸۴۱)

سہیل بن ابی صالح محیم مسلم مجیح ابن خزیمہ اور حیح ابن حبان وغیرہ کاراوی ہے اور جمہور کے نزدیک ثقہ ہے۔

امام ترندی نے اس کی ایک منفر دحدیث کے بارے میں کہا:'' حسن (صحیح)'' (سنن الترندی:۱۹۰۱، وتحفة الاشراف:۱۲۵۹۵)

حافظ ذهبى نے كہا: "الإمام المحدث الكبير الصادق "(السرم ٥٥٨/٥) حافظ ابن تجرالعتقلانی نے كہا: "صدوق تغير حفظه بأخرة روى له البخاري مقروناً و تعليقاً" (التريب:٢٦٤٥)

 مافظ ابن حجرنے کہا:'' ثقة عابد أثبت الناس في ثابت و تغير حفظه بأخرة'' (التريب:١٣٩٩)

حماد ہے عبدالصمد بن عبدالوارث کی روایت صحیح مسلم وغیرہ میں ہے۔

(تهذيب الكمال مطبوع ما ٢٥٨)

لبذاعبدالصمدكاان سے ساع اختلاط سے بہلے كا ہے۔

( و يكهيئ مقدمه ابن الصلاح مع شرح العراقي ص ٢٦٣ النوع ٢٢)

صحیح ابن خزیمه میں خالد بن عبداللہ نے حماد کی متابعت کی ہے۔ (۲۸۸/۱ ح۵۵۳) خالد بن عبداللہ الطحان کتب ستہ کے راوی اور ثقة ثبت تھے۔ (القریب: ۱۲۴۷) حماد کا شاگر دعبدالصمد بن عبدالوارث کتب ستہ کا راوی، صدوق ثبت فی شعبہ تھا۔

(التريب:۴۰۸۰)

اسحاق بن منصور بن بہرام الکوسی صحیحین کے راوی ،عبدالصمد بن عبدالوارث کے شاگر داور ثقة شبت شھے۔ (تبذیب الکمال مطبوع ۴/۵۵۸،القریب:۳۸۴)

خالد بن عبدالله کے شاگر دابوبشر الواسطی اسحاق بن شاہین سیجے بخاری کے راوی اور صدوق تھے۔ (القریب:۳۵۹)

صحح ابن خزیمه کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

(( إن اليهود قوم حسد وهم لا يحسدونا على شي كما يحسد ونا على السلام وعلى آمين ))

بے شک یہود حاسد قوم ہے ،اوروہ ہم سے جتنا سلام اور آمین پر حسد کرتے ہیں اتنا کسی چیز برنہیں کرتے۔ (جاص ۲۸۸ر قم ۵۷۳)

ال متن كے تين شوابداور بھى ہيں:

شابدنمبرا:

ا م احمر بن صبل نے کہا:

"ثنا على بن عاصم عن حصين بن عبدالرحمل عن عمر بن قيس عن محمد بن الأشعت عن عائشة قالت ... استاذن رجل من اليهود ... ( إنهم لا يحسدو نا على شئي كما يحسدونا... وعلى قولنا خلف الامام آمين ))"

علی بن عاصم نے ہمیں حدیث بیان کی وہ حسین بن عبدالرحمٰن سے وہ عمر بن قیس سے وہ محمر بن قیس سے وہ محمد بن اضعث سے وہ عائشہ فیانٹیڈ اسے (مفہوم حدیث ہے) کہ نبی کریم منافیڈ لیڈ اللہ میں کہنے سے حسد کرتے ہیں۔
نے فرمایا: کہ یہود ہمارے امام کے بیچھے آمین کہنے سے حسد کرتے ہیں۔

مُحرَبُنِ الأَصْعَفُ ' مُقبول من الثانية ووهم من ذكره في الصحابة''

(القريب:۵۲۳۲)

ابن حبان نے اسے نقہ قرار دیا۔ (تبذیب التبذیب ۵۵/۹)

عربن قيس (الماصرابوالعباح)"صدوق ربها وهم ورمي بالإرجاء" (التريب:٥٩٥٨)

محمر بن الاشعث كاشاكر دتهار (تهذيب الكمال قلمي جس ١٠٢١)

جمهورعلاء كنزديك وه تفدتها - (رابع التهذيب العسقلاني ٢٣٠٠/١)

حافظ ذہبی نے فیصلہ کیا کہوہ'' ثقة مرجی ''تھا۔ (الكاشف ج ٢ص ٢٥)

لہذا حافظ ذہبی کی بات جمہور کے مطابق ہونے کی وجہ سے فیصلہ کن ہے۔

حصين بن عبد الرحمن الملمى ابوالهذيل الكوفى كتبِ سته كاراوى بي " ثقة تغيير حفظه في الآخو " (التريب:١٣٦٩)

اس سے علی بن عاصم کی روایت سنن تر مذی میں ہے۔ (تبذیب الکمال مطبوع ج ۲ ص۵۲۱)

علی بن عاصم مختلف فیدراوی ہے، جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، بعض نے اس پرجھوٹ

بو لنے کا الزام بھی لگایا مگرمتعددمحدثین نے اسے سچا قرار دیا ہے۔

ابن جمرنے کبا:''صدوق یخطئ و یصر ورمی بالتشیع ''روایت میں غلطی کر تا ہے

اوراس پراصرار کرتاہے۔ (القریب:۵۸،۸)

على بن عاصم ، امام احمد بن ضبل كاستاد تقااور ظفر احمد تقانوى لكست بين " و كذا شيوخ أحمد كلهم ثقات " (قواعد في علوم الحديث س١٣٣)

حافظ ذہبی نے اسے ' الإمهام العلم شیخ المحدثین مسند العراق ''قراردیا (النبلاء ۹/ ۲۳۹) وہ تولِ رائح میں ضعیف ہے لیکن وہ اس صدیث کے ساتھ متفرد نہیں بلکہ سلیمان بن کثیر نے اس کی متابعت کردگی ہے۔ (ملاحظ ہواسن الکبریٰ ۵۲/۲)

سلیمان بن کیر کتب سته کاراوی ہے،اور جمہور کے نزدیک 'لا باس ب " ہے بلکہ غیرز ہری میں ثبت ہے بلکہ غیرز ہری میں ثبت ہے البندا بیروایت علی بن میں ثبت ہے البندا بیروایت علی بن عاصم کا قوی متابع ہے، بیعق کی سند میں عمرو بن قیس ہے۔ واللہ اعلم شاہد نمبر ؟: ما شاہد نمبر ؟: ما شاہد نمبر ؟: ما

امام طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا کہ نبی منافظیم نے فرمایا:

"إن اليهود قد سئموا دينهم وهم قوم حسد ولم يحسدوا المسلمين على أفضل من ثلاث: رد السلام واقامة الصفوف وقولهم خلف إمامهم في المكتوبة آمين

سیدنا معاذبن جبل والنی سے روایت ہے کہ رسول الله مَثَلَیْظِم نے فر مایا: یہودا ہے دین سے اکتا جیکے ہیں اور وہ حاسدلوگ ہیں۔ وہ جن اعمال پرمسلمانوں سے حسد کرتے ہیں ان میں سے افضل ترین رہ ہیں (۱) سلام کا جواب دینا (۲) صفوں کو قائم کرنا (۳) اوران کا فرض نماز دن میں امام کے پیچھے آمین کہنا۔

(الترغيب والتربيب ج اص ٣٢٩،٣٢٨ وقال المنذرى: رواه الطمر انى فى الاوسط باسناد حسن قال أبيثمى فى مجمع الزوائد؟/١١٣ ،رواه الطمر انى فى الاوسط ٤٠٩ واسناده حسن )

اے طبرانی نے الا وسط میں روایت کیا اوراس کی سندھن ہے۔

(حافظ منذری اور حافظ پیٹی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔)

سرفراز خان صفدر دیوبندی لکھتے ہیں۔''اوراپنے وقت میں اگر علامہ پیٹمی کوصحت اور سقم کی پر کھنہیں تو اور کس کوتھی'' (احس الکلام ا/۲۳۳ حاشیہ طیار دوم)

تنبيه: ال روايت كى سندضعيف ہے۔

ان احادیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فرض نماز میں امام کے پیچھے آمین کہنے ہے۔ یہودی حسد کرتے ہیں۔(آمین بالجمر سے انھیں چڑ ہے ورنداگر دل میں آمین کہی جائے تو انھیں معلوم کیسے ہوگا اوران کا حسد کرنا کیسا؟)

شامدنمبرس:

خطیب بغدادی نے تاریخ (۱۱/۳۳) اورضیاء المقدی نے ''الم بختار ق'' (۵/۵-۱ ح ۱۷۲۹، ۱۷۳۰) میں انس رضی الله عند سے روایت کیا کہ (الفاظ خطیب کے ہیں) رسول الله مَا اللهُ اللهُ مَا اللهُ اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ اللهُ

(( إن اليهود ليحسد و نكم على السلام والتأمين)) بِ ثك يهودتم يه سام اور آمين يرحمد كرتے بير ـ

اس کے سارے راوی ثقہ وصدوق ہیں لہٰذا اس کی سند سیجے ہے، ان احادیث ہے معلوم ہوا کہ امام مسلم رحمہ اللّٰد کا میدوئ بالکل سیجے ہے کہ نبی منافظی کا آمین بالجبر کہنا متواتر احادیث کے ساتھ ثابت ہے۔ مانعین کے بیش کردہ ولائل، غیرصریح مہم معلول مضعیف اور بلاسند ہیں لہٰذا سیجے ومتواتر احادیث کے مقابلے میں مردود وباطل ہیں۔

### چندغلط فہمیوں کاازالہ

ا بعض لوگوں نے کہا: '' آمین دعا وذکر ہے اور دعا وذکر میں اصل اخفاء ہے۔' اللّٰہ تبارک و تعالی فرما تا ہے :﴿ اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَوُّ عَا وَّحُفْیَةً اِنَّهُ لَا یُعِبُ الْمُعْتَدِیْنَ﴾ اینے رب سے عاجزی اور آئیسنگی کے ساتھ دعا کیا کرو، بے شک اللّٰہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں كودوست مبيس ركھتے \_ (اظهارالحسين في اخفاءاليّا مين ص ٥٣،٥١)

#### جواب:

- 1) آیت ادعوا دبکم سسالخ کے معنی ہمارے کم مطابق آج تک کسی متند مفسر نے بھی خفیہ آمین کہنے کے نبیں کئے (تفسیر ابن جریہ تفسیر ابن ابی حاتم ہفسیر ابن کثیر، تفسیر ابن جوزی ہفسیر معالم التزیل ہفسیر بیضاوی ہفسیر کبیر ہفسیر مدارک ہفسیر جلالین اور تفسیر فتح البیان وغیرہ دیکھے لیجئے۔ نیز ملاحظہ ہو (الظفر المبین فی ردمغالطات المقلدین ا/۸۷) لہذایہ فہوم جدیداختر اع اور خانہ زاد ہے۔
- ﴿ عَمَّمَ مِينَ اِلْ آيت كَعْمُوم عَيْمَ اللهُ مَنْ اللهُ عَلَيْدُ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ عَلَيْدُ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْدُ اللهُ اللهُ عَلَيْدُ الللهُ عَلَيْدُ الللهُ عَلَيْدُ اللهُ عَلَيْدُ اللهُ عَلَيْدُ الللهُ عَلَيْدُ اللهُ عَلَيْدُ الللهُ عَلَيْدُ اللهُ عَلَيْدُ الللهُ عَلَيْدُ اللّ

( كتاب الصلوة باب اسخباب يمين الإمام ٢٥٩/٩٢)

البرایل آیت ادعوا ربکم برالخ اہل الرائے کنزدیک ہردعا کوا گرخفیہ پڑھنا لازم آتا ہے تو وہ خوداس آیت کے خودسا ختہ مفہوم کے خلاف بلند آواز میں کیوں دعا کیں کرتے ہیں؟ مثلاً جہری نماز میں فاتحہ بالجبر پڑھتے ہیں جودعا ہے۔
کرتے ہیں؟ مثلاً جہری نماز میں فاتحہ بالجبر پڑھتے ہیں جودعا ہے۔
کے فرضوں کے بعداو نچی آواز ہے دعا کرتے ہیں۔ بعض مقامات پران کے مقتدی او نچی آواز میں آمین بھی کہتے ہیں۔

ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور \_

3) ہمارے نزدیک رسول اللہ منگا تیکٹی نے جو دعا خفیہ کی ہے وہ خفیہ کرنی چاہیے اور جو بالجمر کی ہے وہ بالجمر کرنی چاہیے۔ چونکہ آمین آپ منگا ٹیکٹی سے اور آپ منگا ٹیکٹی کے جان نار صحابہ سے نابت ہے لہٰذا آمین بالبر کہنی چاہئے قرآن مجید کے عموم کی تخصیص خبر واحد کے ساتھ ائمہ اربعہ کے نزدیک جائز ہے۔ (الا حکام للا مری ۲/۳۳۷)

بلکہ آمین بالجمر کی جوروایات ہم نے رسول الله مَنْ اللهُ عَنْ اللهِ صحابہ رَیْ اَنْدُمْ سے بیش کی ہیں ان کی روشنی میں امام مسلم رحمہ اللہ نے فیصلہ فر مایا:

قد تواترت الروایات کلها ان النبی النظیم جهر بآمین ساری متواتر احادیث عابت به که نبی منافظیم آمین بالجر کہتے تھے۔

(التمييز قلمي الله المسلم رحمدالله)

(اورمتواتراحادیث کے ساتھ قرآن مجید کی تخصیص سب کے نزدیک جائز ہے۔) ہمارا میعقیدہ ہے کہ قرآن مجیداور سیچے احادیث دونوں بیک وفت جمت ہیں اوران پر عمل کرنا فرض ہے۔ قرآن وحدیث ایک دوسرے کی تشریح وہبیین کرتے ہیں اوران میں الحمد للّٰہ ذرہ برابر بھی تضاد نہیں۔

 بعض لوگوں نے حافظ ابن حزم اندلسی سے نقل کیا ہے کہ 'سفیان توری وامام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ مقتدی آمین سرأ کہے' ( دیکھئے اظہار الحسین ص۳۰) جواب:

حافظ ابن حزم رحمہ اللہ ۳۸ میں قرطبہ میں پیدا ہوئے۔ (البلاء ۱۸۵/۱۸) امام سفیان توری رحمہ اللہ ۱۲ اصیں فوت ہوئے۔ (الکاشف ۱/۱۰۱) لہذا سے بلاسند بات کالعدم کے حکم میں ہے، جب سفیان توری کا ند ہب اخفاء آمین ان سے باسند صحیح ثابت نہیں تو ان کی روایت کردہ حدیث (جس میں وہ منفر دبھی نہیں اور بالجبرک صراحت بھی ہے) کے مطابق ان کاعمل ہونا زیادہ قرین قیاس ہے۔

7) بعض لوگوں نے منطقی موشگا فیاں کرتے ہوئے لکھا ہے۔ ''قار کین کرام بہاں بھی قولوا کا صیغہ مطلق ہے، یہاں بھی جہرر بنا لک الحمد کا کیا جائے حالا نکہ بالا تفاق اس کو پوشیدہ پڑھا جاتا ہے۔'' (اظہار التحسین ص21)

#### جواب:

اتفاق کا دعویٰ صحیح نہیں ہے بلکہ ربنا لك الحمد جرسے پڑھنا بھی صحیح ہے اوراس كے متعدد ولائل ہيں:

- ا) صحیح بخاری میں ہے کہ ایک شخص نے آپ منا اللہ المحمد اللہ کہ بیچھے نماز میں ربنا لك المحمد اللہ کہان آپ نے بہاتو آپ نے نماز سے فارغ ہوکر پوچھا: ابھی بولنے والاكون تھا؟ اس نے كہا:

  میں تھا۔ آپ منا اللہ نے فرمایا: میں نے میں سے او پر فرشتوں كود يكھا ایک دوسر سے پرجلدی كرر ہے تھے كہ اس ممل كو پہلے كون كھے۔ (۱۰۲/۱، دارئ ص ۱۵۵، نما كی الرسماء طوادی ۱۳۱/۱) میاس بات كی دلیل ہے كہ ربنا لك المحمد بالجبر بھی جائز ہے۔
- ۲) امام البوبكرين البي شيبه نے كها: "نا معتمر عن أيوب عن الأعوج سمعت أبا هريرة يوفع صوته باللهم ربنا ولك الحمد "(مصنف مطبوع الهرالهم ربنا ولك الحمد كرمصنف قلمي حاص الحا) يعنى البوبريره رُفَائِفُوْ او نَجَى آواز كرماته اللهم ربنا ولك الحمد كرم تقدين الراس كي سند بالكل صحيح بهاوراس كراوي كتب سته كراوي بين اور بالا جماع ثقد بين بارك شخ الاستاذ ابومحد بديع الدين الراشدي السندهي رحمدالله في السمئله پرايك رساله (اردومين) لكها به جس كانام به دين الراشدي العبد بجهر ربنا ولك الحمد "تفصيل كے لئے اس رساله كامطالعه كرين -
- ٧) بعض لوگوں نے الدولانی کی کتاب الکنی (١/ ١٩٦) سے وائل بن حجر و الله الله کی حدیث میں نظر میں کہ آپ نے صدیث میں نظر کیا کہ " میا رأیته الا لیعلمنا ..... "میں نہیں خیال کرتا مگرید کہ آپ نے

# 63 % EN LIMITIAN %

ہمیں تعلیم دینے کے لئے ایسا کیا۔ (اظہار التحسین ص ۱۰۷) اور اس سند کے ایک راوی کیل بن سلمہ بن کہیل کے بارے میں ابن خزیمہ، ابن حبان اور الحاکم سے ثقہ وغیرہ ہونا نقل کیا۔ جواب:

بدراوی محدثین کی بہت بڑی اکثریت کے نزد کے ضعیف ہے:

ا) ابن معين نے كها: "ضعيف الحديث ، ليس بشي"

(وني رولية العقيلي :لا يكتب حديثه )

- ٢) ابوحاتم نے کہا:"منکر الحدیث لیس بالقوی"
- ٣) بخارى نے كہا: ' في حديثه مناكير ..... منكر الحديث ''
  - ٣) ترندي نے کہا: 'یضعف فی الحدیث''
  - ۵) نائی نے کہا: 'لیس بثقة ، متروك الحدیث'
    - ٢) ابن نميرنے كها: "ليس ممن يكتب حديثه"
      - 4) دارتطنی نے کہا:'' متروك ضعيف ''
- العجلى نے كہا: ' ضعيف الحديث و كان يغلو في التشيع''
- 9) ابن سعد نے کہا: 'کان ضعیفاً جداً '' (تہذیب المبدیب ۱۹۷۱)
- 1) يعقوب بن سفيان نے اس باب ميں ذكركياجن كى روايت من پھيراجاتا ہے اوركها: "وكنت أسمع أصحابنا يضعفو نهم" ابوعبيد آجرى نے ابوداود نقل كيا:
  - "ليس بشي" (ملضأازتبذيبالتبذيب الر٢٢٥)
  - ال) مافظ ذهبي نے كہا: "ضعيف " (الكاشف ٢٢٦/٣)
  - ١٢) ابن جمرنے كها: "متروك وكان شيعياً" (القريب: ٢٥١١)
  - ١٢٠) ليتمي نے كہا: 'صعيف ، ووثقه ابن حبان' (مجمع الرواكدج٢ص٥٩)
  - ١٢٧) ابن عرى نے كہا: 'مع ضعفه يكتب حديثه' (الكال ج ٢١٥٥)

- 10) ابن المبارك في كها: "ضعيف" (الضعفاء للعقلي ١٠٥٥)
- ١٢) العقيلي نے اسے كتاب الضعفاء ميں ذكركيا۔ (الضعفاء الكبير ١٠٥/٣)
- ١١) جوز جانى في است ذاهب الحديث "كها\_(راجع احوال الرجال ١٠ مم ١٠ ١١)
  - ۱۸) ابن جوزی نے اسے 'کتاب الضعفاء و المتروکین'' میں ذکر کیا۔
- (۳۲۲۰ رقم ۲۵۲۰)
- ۱۹) بیمق نے کہا: 'رواہ ابن خزیمة ..... محتجابه ویحی بن سلمة فیه ضعف '' (اسنن الكبرئ ٣٨٥/٩)
  - ۲۰) ابن التركماني حنفي نے بھي يجيٰ بن سلمه يرسخت جرح نقل كي۔ (الجو برائعي ٣٠١/٣)
    - ۲۱) !بوزرعدرازی نے اسے کتاب الضعفاء میں ذکر کیا۔ (جمس ۱۲۹ رقم ۲۳۰)
- ۲۲) ابونیم الاصبهانی نے اسے کتاب الضعفاء میں ذکر کرکے کہا: ''عن أبيه في حديث مناكير '' (الضعفاء ص١٢٦ رقم ٢٢٠)

ان علماء کے مقابلے میں ، ابن حبان نے اسے کتاب الثقات میں ذکر کیا اور پھر تعارض کا شکار ہوتے ہوئے اسے اپنی کتاب' السمجروحین و السمحدثین و الضعفاء و المعتوو کین ''(۱۱۲/۳) میں ذکر کیا اور ان الفاظ کے ساتھ سخت جرح کی:

" منكر الحديث جداً يروي عن أبيه أشياء لا تشبه حديث الثقات كأنه ليس من حديث أبيه فلما أكثر عن أبيه مماخالف الأثبات بطل الإحتجاج به فيما وافق الثقات"

اورابن معین سے قال کیا'' و کان یحدث عن أبیه أحادیث لیس لها أصول'' حافظ ذہبی رحمه الله نے یہ قاعدہ بتایا ہے کہ اگر ابن حبان ایک ہی شخص کو کتاب الثقات اور کتاب الضعفاء دونوں میں ذکر کریں تو:'' فتساقط قولا ہ'' ان کے دونوں تول ساقط ہوگئے۔(بیزان الاعتدال ج عص ۵۵۲) لہذا کی بن سلمہ کے سلسلہ میں بھی ابن حبان کے دونو ب اقوال ساقط ہو گئے ہیں۔ حاکم اور امام ابن خزیمہ نے متعدد امام ابن خزیمہ کے متعدد داویوں سے ابنی صحیح میں استدلال واحتجاج کیا ہے مثلاً مول بن اسلعیل اور محمہ بن اسلحق وغیرہا گراہل الرائے ان کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتے گر جب جمہور کے خلاف ان کا شاذ قول ہوتو ان کے نزد یک ججت بن جاتا ہے۔ ﴿ تلك إذا قسمة ضیزی ﴾ حبیب اللہ ڈیروی دیوبندی ایک حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں :

" حالانکهاس کی سند میں ابراہیم بن ابی اللیث کذاب وضاع واقع ہے ...... "

(اظہار الحمین ص۱۹۹۰)

اوراین ای کتاب میں لکھتے ہیں۔" سیفیان توری سے بیروایت کئی شاگر دفل کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو: .....

حضرت امام عبید الله بن عبدالرحمٰن الانتجعی اپنے استاد حضرت سفیان توری ہے
 "یمدبھا صوته"،نقل فرماتے ہیں۔(دیمے سن بہل جس ۵۷)

..... یہ چھشا گردخود بھی بلند پایہ امام ہیں اور بڑے بڑے ائمہ حدیث کے استاد بھی ہیں ..... ادر بڑے ثقہ بھی ہیں بیسب مد بھاصوتہ یا یمد بھاصوتہ کے الفاظ تقل کرنے پرمتفق ہیں۔'' (اظہاراتحسین ص-۱۵)

### نقاب كشائي

واضح رہے سنن بہتی (المعروف بالسنن الکیرای ۱/۵۵) میں الاشجعی کی روایت ابراہیم بن البیالیث سے بی ہے، جے ڈیروی اپنی کتاب کے س ۱/۸ پر کذاب و وضاع قرار دے چکے بیں، پھراسی کذاب و وضاع کی روایت سے بابس شان و شوکت استدلال اس بات کی دلیل بیس، پھراسی کذاب و وضاع کی روایت سے بابس شان و شوکت استدلال اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا مقصد صرف عوام المسلمین کو دھوکا دینا ہے۔ ورندایک شخص کو خود کذاب سلیم کرنے کے بعداس کی روایت کو بطور دلیل پیش کرنا آخر کیا معنی رکھتا ہے؟

ان دوغلی چال چلنے والوں کو کیا اس بات کی فکر نہیں ہے کہ قیامت کے دن رب کا کنات کے در بار میں ان کا کیا جواب ہوگا؟ تیرے رب کی پکڑ بردی سخت ہے۔ ڈیر وی صاحب اور ان جیسے اہل الرائے کی کتابوں و'' تحقیقات'' کا یہی حال ہے ان کا کوئی معیار نہیں ہوتا ۔ جو راوی مرضی کے مطابق ہے وہ ان کے بزد یک ثقہ ہے چاہے اسے بیسیوں علماء نے کذاب وضعیف ہی قرار دیا ہواور جوراوی مرضی کے خلاف ہووہ کذاب و متروک ہے چاہے اسے بیسیوں علماء نے گذاب مصیح احاد یث کو فہر واحداور ظنی الثبوت وغیرہ کہ کرردکر دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید پیش کرکے محتیج احاد یث کو فہر واحداور ظنی الثبوت وغیرہ کہ کرردکر دیا جاتا ہے۔ قرآن وسیح حدیث میں جمع تبلیق و تو فیل نہیں دی جاتی اور جب مرضی ہوتی ہے موضوع وضعیف روایات کی بدولت قرآن مجید کوچوڑ دیا جاتا ہے۔ بیسب کا رروا کیاں خواہشات نفسانید کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ میں نے یہ چندفقر ہے جذبات سے مغلوب ہو کرنہیں کا سے بلکہ ان اہل الرائے کی دھاند کیوں کی ہے شارمثالیں موجود ہیں۔ مثلاً:

اعلاء اسنن'' المعرفة الوى عثانى ويوبندى صاحب نے ايك كتاب لكھى ہے'' اعلاء اسنن'' شخ عداب محمود الحمش العربي اپني كتاب'' رواة الحديث' ميں صحاب لكھتے ہيں:

🖈 سرفرازخان صفدر دیوبندی اپنی کتاب (احسن الکلام ۲/۰۷) میں محمد بن آخق تا بعی کو

## 

کذاب کہتے اور ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی دوسری کتاب (تسکین الصدور طبع اول صا۱۹) ہیں ہا عموقی کے سلسلہ میں (متدرک ۲/۵۹۵) ہے ایک صدیث پیش کر کے اس کی تضیح نقل کرتے ہیں حالا نکہ اس صدیث کا دار و مدار محمہ بن اسحاق ہی پر ہے۔ و اسے ''صبح روایت' قرار دیتے ہیں اور ان کے نزد یک اس کا انکار صحیح صدیث کا انکار ہے۔ (دیکھئے توضیح الکلام ا/۲۹۰) نیزد کھئے'' سماع المعونی'' (ص ۲۸۹،۲۸۸) ہے۔ (دیکھئے توضیح الکلام ا/۲۹۰) نیزد کھئے'' سماع المعونی'' (ص ۲۸۹،۲۸۸) ہوئے کہ صبیب اللہ ڈیروی دیو بندی نے اپنی کتاب نورالصباح کے مقدمہ ص ۱۸ بتر تی طبع دوم ، میں ابن جرت کر بخت جرح کی ہے۔ اور اپنی اس کتاب کے س۲۲ پراسی ابن جرت کی کے ۔اور اپنی اس کتاب کے س۲۲ پراسی ابن جرت کی کر اور دیا ہے۔ ڈیروی صاحب نے ص۲۲۲ پر جاح بن ارطاۃ کوضعیف ، مدلس ،کشر الخطاء اور روایت کو بیش کر کے اسے مجھ صدیث قرار دیا ہے۔ (راج بخت از دائد ا/۱۰) براسی تحاج بن ارطاۃ کی مختصر ہیکہ اس قوم کا اور صابح صدیث قرار دیا ہے۔ (راج بخت از دائد ا/۱۰) براسی قوم کا اور صابح صدیث قرار دیا ہے۔ (راج بخت از دائد ا/۱۰) براسی قوم کا اور صابح صدیث قرار دیا ہے۔ (راج بخت از دائد ا/۱۰) بی تعصب اور ہے اصولیوں سے بچائے۔ کو تقسر ہیکہ اس قوم کا اور صابح اور ای تقلید پرتی ،مغالطہ دی اور دھوکا بازی ہے۔ اس تو م کا اور صابح اور ہے اصولیوں سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ جمیں تعصب اور ہے اصولیوں سے بچائے۔

اگر کوئی شخص میری اس کتاب میں غلطی اور وہم کی نشا ندہی کردیے تو میں اس کا شکریہ اوا کر کے علی الاعلان رجوع کروں گا۔ و ما علینا إلا البلاغ

(۱۱/۲۳/۱۹۸۹/۱۱/۲۳ء بروزجمعرات) (مرابعة الطبعة الثانية ۵استمبر۲۰۰۷ء)

|   | - |  |  |
|---|---|--|--|
|   |   |  |  |
|   |   |  |  |
|   |   |  |  |
|   |   |  |  |
|   |   |  |  |
|   |   |  |  |
| t |   |  |  |
| • |   |  |  |
|   |   |  |  |
|   |   |  |  |
|   |   |  |  |
| , |   |  |  |
|   |   |  |  |
|   |   |  |  |
|   |   |  |  |
|   |   |  |  |
|   |   |  |  |
|   |   |  |  |
|   |   |  |  |
|   |   |  |  |
|   |   |  |  |
|   |   |  |  |
|   |   |  |  |
|   |   |  |  |



''حدیث اورا ہلحدیث' کتاب کے رسالے''اخفاءالتا مین'' کامکمل جواب

[د يو بندى بنام د يو بندى]

|  | 1 |  |
|--|---|--|
|  |   |  |
|  |   |  |
|  |   |  |
|  |   |  |
|  |   |  |
|  |   |  |
|  |   |  |
|  |   |  |

### د يو بندى بنام د يو بندى

" حدیث اور المحدیث" کتاب کے رسالے" اخفاء التامین" کا مکمل جواب دیو بندی کتابوں کی روسے پیشِ خدمت ہے۔ والحمدلله

د بوبندی(۱):

إخفاء التامين فارتين برأبرت أوركان المنك

عسل الله نقسان " فَتَدُ أَجِنِبَتُ دُعُولُكُما " (هَيُّ) ١٠ ٩٩ برل بوبي ومس قبادى اخرى ابو المشيع عن الجسب حريرة رضى الله تعلل عدن عالم عن الجسب عن الحسب المسلام اخا وَعسا احدَث عسادون على عاصد يعول آسين المسين كرصرت المهمين في المسين كرصرت المهمين المين عيد المسين كرصرت مولى عليه المسلام آبين كيف وملى عليه المسلم موب دُ عاكمت قرادون عليه السلام آبين كيف (حديث اورا للمحديث م ١٨٧٨)

جواب: بدروایت الدرالمنو ر (ج ۳۵ س۱۵) مین 'و أخرج أبو الشیخ '' کی سند کے ساتھ موجود ہے، لیکن اس کی سند مذکور نہیں۔ .

سرفراز خان صفدر دیوبندی نے کہا:''اور بے سند بات جحت نہیں ہوسکتی۔''

(احسن الكلام جاص ١٩٦٤، طبع دوم، الرسعيد بن المسيب)

محمر حبیب الله ڈیروی دیو بندی نے کہا:'' حالانکہ بغیر سند کے بات قابل اعتبار نہیں ہوسکتی۔'' (اظہار الحسین ص۳۷ المبع ۱۹۸۲ء)

"تنبیہ: ابو ہررہ وہ النظم کی طرف منسوب اس مفہوم کی روایت مصنف عبدالرزاق (ج۲ص ۹۹ میں ۲ میں حبیب اللہ ڈیروی نے کہا:' وضاع ہے بیعنی حدیث اپنی طرف سے محرف نے والا''

(اظہاراتحسین ص۱۳۳)اورابوعبداللہ کے بارے میں کہا:' دمجبول ہے' (اظہاراتحسین ص۱۳۳)

د يو بندي (۲):

آخرج ابن جديرهن ابن زميد رضي اقد عسده مسال كان مسارون عليد السسادم يعتول آمسين فعسال الله مسد اجبيت دعوتكما فصار المسامسين دعوة صسار شريك فيها .

(الدائنير في النسب بلا فرق معال) ابن جريشف ابن زيدده سند دوايت كي سبت وه فراست باي كر پادون طير السلام ( چوكوموسی طيرانسلام کی دُما پر) آيين كېت تنے اس سايت اعظرتما لي سف فرايا حسند اسجد بست و حسوت بما قبل بولچي دُما تباری ابندا آيين كهنا بمي دُما بواجس بيس بارون طيرانسلام موسی طيرانسلام سيوسا تومشر كيب سيمت . طيرانسلام موسی طيرانسلام سيوسا تومشر كيب سيمت .

جواب: ''ابن زید طالفنهٔ ''والی روایت الدرالمخور (۳۱۵/۳) میں بحوالدابن جریر ندکور هے۔ تفسیر ابن جریر (۱۱۱/۱۱۱) میں بیروایت درج ذیل سند سے موجود ہے۔ ''حدث نب یونس قال : أخبر فا ابن و هب قال قال ابن زید : کان هارون یقول آمین ''الخ بونس قال : أخبر فا ابن و هب قال قال ابن زید : کان هارون یقول آمین ''الخ بونس سے مرادابن عبدالاعلی ، ابن و بہ سے مرادعبدالله بن و بہ ، اورا بن زید سے مراد عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ہے۔ (دیکھئے تفسیر ابن جرین اص ۱۲) عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے بارے میں محمد بن کی النیموی نے کہا: معبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے بارے میں محمد بن کی النیموی نے کہا: ''هو ضعیف ''ووضعیف ہے۔ (آٹار اسنن ص ۱۹۲ عاشید حدیث نبر ۸۸۱) دیو بندی حضرات آٹار اسنن اپنے مدارس میں پڑھاتے ہیں ، بیان کی ''متند'' کتاب ہے۔ دیو بندی حضرات آٹار اسنن اپنے مدارس میں پڑھاتے ہیں ، بیان کی ''متند'' کتاب ہے۔ (دیکھئے مقدمہ: توضیح اسنن جام ۱۵٬۲۵۲)

معلوم ہوا کہ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم صحابی نہیں بلکہ ضعیف راوی ہے لہٰذااس کے نام کے ساتھ '' کلصناار دودان طبقے کو دھوکا دینا ہے۔

د بوبندی (m):

طن انس ده عسال عسال دسول الله صلى الله مليد ومندالها مليد وسلم اعطيت آمسين في العلوة ومندالها السيد يعط احد قسيل الا ان بيكون صوسلى كان موسلى يدعو و هسادون يُوَمِّنُ فاختوا الدعاء بآمسين هنان الله يستجيبه كلم .

, نسپرانزته استهای اکثیره اسالا، حزرت انس فراسته چی کردسول الترحل الشرطید و اسالا، مجه که بین حلی گئی سبت - فازیین مجی اوردُ فارسسے و قسعه بجی ا ریج سبت بیط کہی کرنہیں کی سواستے موئی طیدانسان سرسکے کر وہ دُحا وانگٹے تھے اور ڈیون طیدانسام آئین سکت مجھے اہٰذا قر وگ دُحا کر آئین سے سا توخع کی کرد- اوٹر تعالیٰ تمہاری دُحا رک فہول فرائین سجے -

جواب: انس بن ما لک را الله فی طرف منسوب بیردوایت تفسیر ابن کثیر (ج اص ۳۳) میں بلا سند مذکور ہے۔ جامع المسانید والسنن لا بن کثیر میں بیردوایت نہیں ملی۔ تاہم المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیولا بن حجر (ج اص ۱۲۳ ح ۳۵۰) میں بیردوایت موجود ہے۔المطالب کے مشی حبیب الرحمٰن عظمی دیو بندی نے کہا:

"ضعف البوصيري إسناده لضعف زربي بن عبدالله، قال: ورواه ابن خزيمة في صحيحه وترد د في ثبوته" وقال: إن ثبت الخبر" الرايي) خُرانا بت بوتو؟ (ج٣٥ ١٥٨٦)

بوصیری نے اس سند کوزر نی بن عبداللہ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف کہااور فرمایا ابن خزیمہ فی اسے روایت کیا اور اس کے شوت میں تر دد کیا۔ (عاشی نبر ۳) سے اور اس کے شوت میں تر دد کیا۔ (عاشی نبر ۳) سے اس کے ابن خزیمہ (جسم ۳۹ ۲۵ ۱۵۸) والی سند میں زر بی بن عبداللہ ہے۔ معلوم ہوا کہ بی خبرامام ابن خزیمہ کے نزدیک ثابت نہیں ہے۔

د بو بندی (۲۲): صبال عطاء آمسین د عایم (بناری ۱۵ منا) صفای منا د منایم منا د منایم کراین دُماسیند و (۳۲۹)

جواب: صحیح بخاری کے اسی صفح (ا/ • کا قبل ح • ۵۸) پر لکھا ہوا ہے: وقال عطاء: "آمین دعاء أمّن ابن الزبیر ومن وراء ٥ حتی إن للمسجد للجة " ابن الزبیر نے فرمایا که آمین ایک دعا ہے ابن الزبیر اور ان لوگوں نے جو آپ کے پیچے ابن الزبیر اور ان لوگوں نے جو آپ کے پیچے (نمازیر درہے) تھے، آمین کہی تو مسجد گونج آھی۔

(صحیح بخاری مترجم ج اص ۳۹۱ بتر جمه ظهورالباری اعظمی دیوبندی)

بعض الناس نے اس اثر میں'' امن ابن الزبیر'' سے لے کر آخر تک چھپالیا ہے۔ اس مکمل قول سے معلوم ہوا کہ آمین ایس دعا ہے جو جہراً کی جاستی ہے۔ رائے ونڈ کے بلیغی اجتماع میں لاؤڈسپیکر پراونجی دعا کرنے والوں کواس دعوے سے شرم کرنی جا ہے ، کہ ہر دعا خفیہ ہی ہوگی ، جہرانہیں ہوگی۔

د يوبندي (۵):

يه ى العترطبي جن سبا عد و يعين العسباء ق و عسباد ل المسبن السب من العماء و عسباد ل المسبن السب من العماء المثن المسبن السب من العماء المثن المن الله الله الله الله الله الله المام بعن ما من المعال بن لياف يعم المترس ما من المنتائل المنت

عسَّال الله تعساق ق اَفَكُرُ وَسَّلَثُ فِيثُ فَعَيْدَ الْعَيْدَ الْعَقَّى عَلَّا الله تعلَّى عَلَى اللهُ اللهُ تعلَّى اللهُ ا

جواب: مجاہد، جعفرالصادق اور ہلال بن سیاف کے اقوال تفسیر قرطبی (ج اص ۱۲۸) میں بلاسنداور'' دوی '' کے صیغہ تمریض سے منقول ہیں۔

یادر ہے کہ سلام (السلام علیکم) بھی اسم من اساء الله (الله کے ناموں میں سے ایک نام) ہے در ہے کہ سلام (السلام اسم من اساء الله تعالی (قبل ح ١٢٣٠) دیکھئے تھے ابتحاری کتاب الاستئذان باب السلام اسم من اساء الله تعالی (قبل ح ١٢٣٠) کیا خیال ہے؟ السلام علیم بھی دل میں کہنا جا ہئے۔

اس کے بعد بعض الناس کی ذکر کردہ روایات پر تبھرہ پیش خدمت ہے۔

د يو بندي (٢):

عن ابى هدرية وشال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم بيستمنا يبتول لا تسباء رواالا مسام اذاكبتر هشكبر وأواذا مشال ولا الضسالسين فعتولما آسين واذاركع حشاركعوا وأذا مشال سسمع الله لسسمن حدده فعولها الله عربنا للث الحد - دمم عامشك

حضرت ابوم روه فرطت بي كرسول الشصلي التُدهليه والمهي العرب والمهي العليه والمهي العليه والمهي العليه والمهي العلي ويتعب والمجير المعلي ويتم بي بجير كوا ورجب وه والالضالين كي قوم أيمين كمؤجب ودرك كروا حبب وه سمع الشر لمن محده ودرك كروا حبب وه سمع الشر لمن محمده كي قوم الله المدحد كيور (ص ١٣٤)

جواب: سنن ابی داود (کتاب الا دب باب کیف الاستندان ح که ۵) کی ایک صدیث میں ہے کہ: نبی منگافیئی نے کسی غیر کے گھر میں داخل ہونے والے کو تھم دیا:
قل: السلام علیکم، أأد خل ؟ کہوالسلام علیم، کیا میں اندرآ جاؤں؟
قولوا آمین کی طرح قل: السلام علیم ہے، کیا خیال ہے؟ دوسرے آدی کے گھر میں جانے والا آدی دل میں خفیدالسلام علیم کے گاتا کہ گھر والاس نہ لے۔ (!)

د يو بندي (٧):

جواب: د یکھئے حدیث نمبرا

د يوبندي (۸):

الله عن ابی هسریرة ان رسول الله صسیل الله علیه وسسیم قال ا ذا عتال العتباری عنیر المقصوب علیه ولا العنالین فعتبال من مغلفند آ مسین عنواندی فتوله فتول احسیل المسسما عنفتر له ماتندم من ذنبیه و در مسلم ۱۵ مشکل من ذنبیه و در مسلم ۱۵ مشکل من ذنبیه و مشرت ابه برای در است مروی سبت کردمول الدصلی الدیمی الدیمی و منی و مسید و در دام م سنے عنیر و می سند و در دام م سنے عنیر المعنس و لا العنا لمین که اور اس کومی مانی منا این که اور اس کومی سائے منا کی آئین که اور اس کومی سائے منا کی آئین که مناون و فقی مانی منا می منا منا منا کرد می منافق بوجائے تو اس کے میکے سائے کی آئین کی آئین کی آئین کرد سیے جائے بی سائے بیل - (ص ایس کے میکے سائے کا کی آئین کرد سیے جائے بیل - (ص ایس کے میکے سائے دیل - (ص ایس کے دیل - (ص ایس کے میکے سائے دیل کے میکے سائے دیل - (ص ایس کے میکے سائے دیل کے دیل کے دیل کے دیل کیل کے دیل کے دیل

جواب: بيآمين بالجمرى دليل ب،سيدنا ابو بريره والتنظيظ سے اس مفہوم كى ايك روايت كے آخر ميں امام السراج نے امام ابن شہاب الزہرى سے روايت كيا ہے:

((كان رسول الله عَلَيْكُ إذا قال و لا الصالين جهر بالمين))
رسول الله مَنْ اللهُ عَلَيْكُ إذا قال و ترسے آمين كہتے۔

(كتاب السراج ص ۳۵ بقلمي مصور، وفتح الباري ج ٢٥ ص ٢٦١ ح ١٨٥)

د يو بندي (۹):

جواب: ((فقولوا آمین))تم آمین کہو۔ (بیآمین بالجبر کی دلیل ہے دیکھئے حدیث نمبر ۴)

و بوبندی (۱۰):

ه. عن الحسن ان سبورة بن جندب و عبوران بن جنعب مسين متذاكرا فحدث سبورة بن جنعب المند حفظ عن رسول الله حسل الله عليه وبه مستمة أذا عندغ من منير المنعنوب عليهم ولا العنائين فحنظ سبة وابنكر عليه عبول بن حسين فكتبا فن فالله الى الى اله بن كعب فكان في كابه اليهما وفي روه عليهما ان سبوية قد حفظ ويوارد عليهما ان سبوية قد حفظ ويوارد عليهما ان سبوية قد حفظ ويوارد عليه النها اللهما ويوارد عليها النها اللهما ويوارد عليها النها اللهما ويوارد عواليها النها اللهما ويوارد عواليها اللهما ويوارد عليها اللهما ويوارد عواليها اللهما ويوارد عليها اللهما ويوارد عواليها اللها ويوارد عواليها ويوارد عواليها اللها ويوارد عواليها اللها ويوارد عوارد عوار

حزر بن بن سرق سے مروی بن کر حضرت بمرة بن جند ب اور حضرت موان بن حسین کا البس میں خاکرہ ہوا۔ حضرت سمرة طلسف بهان کیا کہ انہوں نے انخفرت میں خاکرہ ہوا۔ حضرت سمرة طلسف بالا کیا کہ انہوں نے انخفرت میں الفی حلیہ و کل انفاد سین پیٹھ کرفار نے ان میں المعنوں ب علیہ ہم و لا انفسال بین پیٹھ کرفار نے بر سے ۔ حضرت ہمران بن محسین شدہ اس کا انفاز ہی ، میرالیا ہوا کو ان وول حضرت ہمران بن محسین شدہ اس کا انفاز ہی ، میرالیا ہوا کہ ان وول حضرت ہمران بن محسین شدہ ہم ہم ہم الیا ہوا کہ اس معرف سے کے معضرت الی من کا من کا میں میں معرف سے کے معضرت الی منفل میں کھٹے سے اس نے جا بی خط میں کھٹے سے اس نے جا بی خط میں کھٹے کے اس نے حسن کے اس نے جا بی خط میں کھٹے کے اس نے جا بی خط میں کھٹے کے اس نے جا بی خط میں کھٹے کے اس نے خط میں کھٹے کے ان کھٹے کی کھٹے کے اس نے خط میں کھٹے کے کہ کھٹے کی کھٹے کے کہ کھٹے کے کھٹے کے کہ کے کہ کھٹے کے کہ کے کہ کھٹے کے کہ کے کہ کے کہ کھٹے کے کہ کھٹے کے کہ کھٹے کے

جواب: "وسكتة إذا فرغ من غير المغضوب عليهم والاالضآلين" ووسرا (سكته) جب آپ ﴿ عَيْرُ صَرَفَارِغُ مِن عَيْدُ مِن عَيْدُ مِن عَيْدُ وَالنَّالُ وَلِيْنَالُ وَالنَّالُ وَلِيْلُولُ وَالنَّالُ وَالنَّالُ وَالنَّالُ وَالنَّالُ وَالنَّالُ وَالنَّالُ وَالنَّالُالِ النَّالُولُ وَالنَّالِ فَالنَّالُ وَالْمُعْلَالُ وَالنَّالُ وَالنَّالِ وَالنَّالِ النَّالِ فَالنَّالِ النَّالِ فَالنَّالِ النَّالِيْلُ النَّالِ وَالنَّالِ فَالنَّالِ وَالنَّالِ وَالنَّالِ فَالنَّالِ اللْمُعْلِقُ وَاللْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُلِقُ وَالْمُعْلِقُ والْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعْلِقُ وَالْ

ان دونوں روایتوں کی سند میں قادہ راوی ہیں۔اور روایت 'عسن ''سے ہے۔ قادہ کے بارے میں ماسٹرامین اوکاڑوی دیو بندی نے کہا: ''اور قادہ مدلس ہے۔''

(جزءر فع اليدين ص ٩ ٢٨ وتجليات صفدرج ٣٥ صاص ١٦ طبع جمعية اشاعة العلوم الحنفية فيصل آباد) الرمدلس راوى عنعنه كرے (عن ہے روایت كرے ) تو او كاڑوى نے كہا: ''بالا تفاق ضعف كى دليل ہے۔'' (جزءالقراءة ص ٢١ وتجليات صفدرج ٣٣ ص ٩٣)

سر فراز خان صفدر دیوبندی نے کہا:''مدلس راوی عن سے روایت کرے تو وہ جمت نہیں اِلا یہ کہ وہ تحدیث کرے یا اس کا کوئی ثقہ متابع ہو مگر یا در ہے کہ تعجین میں تدلیس مصر نہیں وہ دوسرے طرق سے ساع برمحول ہے۔'' (خزائن اسن جاس)

د يوبندي (۱۱):

الم عن واسل بن حصور حسال صسلی بسنا رسول الله مسلی الله علید وسیلم حسیل حسل حسل الله علید مسلی الله علید وسیلم حسیل حسیل حال عنیوالمغنوب علیه مسال آمسین واشنی بها حدو ته ال المصدیث . (مسنا حدو ۳ ملاک) حضرت واک بن مجرخ فراستے بی کرسول الشمنی المشرطیروسلم حضرت واک بن مجرخ فراستے بی کرسول الشمنی المشرطیروسلم حلا منیمی نماز پرمائی جسب آب عنیوا لمنعنوب علیه مولا الخنسالین پرمیخ توامین که اورا مین محتظ بوستے آپ نے الحنسالین پرمیخ توامین که اورا مین محتظ بوستے آپ نے ایک آواز آ مستذکروی ۔ (ص۳۷۳)

جواب: اس روایت کے بارے میں نیموی نے کہا:''و اِست ادہ صحیح و فی متنه اصطواب''(آ نارالسنن ۱۲۸ ۲۰۰۰)

اوراس کی سند (بظاہر) صحیح ہے اور اس کے متن میں اضطراب ہے

نیوی نے مزید کہا:

''فغایته أن الحدیث مضطرب لایصح الإحتجاج لأحد الفریقین ''زیاده سے زیادہ یہ ہے کہ (یہ) حدیث مضطرب ہے دونوں فریقوں میں سے کسی کے لئے (بھی) اس سے جحت پکڑنا صحیح نہیں ہے۔ (حاشیة تارالسنن ص ۱۲۵)

اصول حدیث کے طالب علموں کومعلوم ہے کہ صطرب روایت ضعیف ہوتی ہے۔

د يو بندي (۱۲):

الله عليه وسلم فسمسته مع رسول التفسل الله عليه وسلم فسمسته معين تمال عنين المفضوب عليهم ولا المضالين عمال اسين واحفى بها صوته العدميث وارتطن المثلث واحتلاء العدميث والم بن مجرخ فراسته بي كمين سك ربول التأصلي الله عليه والمسكما تدغاز برحى عين سنة موسئة كرمين أوارا بسته كردى وعني المنعنوب عليهم ولا الضالين كما تواكي سنة يوسئة آب سنة ابن آوارا بهمة كردى و كما وربول التأسين كما وربول المنعنوب عليهم ولا الضالين كما تواكي سنة كردى و كما وربول الترابع من كردى و كما وربول المنابع المنابع

جواب: بدروایت بقول نیموی مضطرب ہے، دیکھئے صدیث: ۲

معند من واسئل بسعد ف عن واسئل دو عند استهد و مد استهد دو عند استهد من واسئل دو عند التعديد من واسئل المذهب ما الله صليه وسول المذهب عليه من المعند وسلم منها عن أسعن شخصص بها صبوسته المعديث . و من البرد ل ترتب سنه المياس، إلى وادسك منز البرد ل ترتب سنه المياس، إلى وادسك منز البرد ل ترتب سنه المياس، إلى والمي المين ال

د يو بندي (۱۳):

جواب: مضطرب بدر يصح مديث: ٢

د يو بندي (۱۲۳):

9- عن طعتب قب وامشل عن ابيد استه صل مع المستبدة بن وامشل عن ابيد استه صل مع المستبدة بن المستبدة وسلم حسين وستال عن المنطق من المغضوب عليه مع دلا العنالين عسال آمين معزمت المغرب به مساحوته ، « مرير دائم مع ملكل بعضوت به والرحغ من والرست رح بالمول معنوب المغضوب عليه سع و له المغمالين ممينك قرآين كم المغضوب عليه سع و له المغمالين ممينك قرآين كم الرآين كم يم وي المغضوب عليه سع و له المغمالين ممينك قرآين كم الرآين كم يم وي المغضوب عليه سن المن المواد المغمولين مريك و المعرب المواد المعرب المعرب عليه سن المن المواد المعرب الم

جواب: مضطرب عد يكھئے حديث: ٢

د يو بندي (۱۵):

ار علمت من واستل يعدث عن واستل و عند الفصل المعدن من واستل و عند الفصل المعدن من واستل المعدن مع دسول المعسل المعدن المفاعن المعدن الم

جواب: مضطرب ہو مکھے صدیث: ٢

د يوبندي (١٦):

اا- عن علعته بن واحشل عن ابسيد انساس البي صلى الله عليه وسلم عتل عشير المغضوب عليهم ولا الحنالين فعتال أمسين وخفص بها صوحه ( تمذى عا مشف) حضرت معتمر أن وأل إست والدست روا يست كرست إيركرني عليرالصلوة والسلام في ( نمازين ) عنيو المغضوب عليهم ولا العنسالين برحا توآب سن آين كما وراً بين كما ور

جواب: مضطرب (ضعف) ہے دیکھئے مدیث: ۲

د يوبندي (١١):

## حصربت عمرة اورحضرت على أبسته أوا زيسة ابين كيت تقي

البغاآوازىست كردى - (ص ٢٤٥)

عن ابل هيسم حال حسّال حسراديع يُخْفَيْنَ عَنِ
 الامسيام المقدود و بسسم الله المرحمان الرحيسم
 و أصين و اللهسم دين المث المحسمد،

(منزالهال عدمك

تصرست ابراہیم بختی فراستے ہیں کہ حضرست عمرضی النّدم نہ نے فوایا کراا م چارچیزوں کو آجسستہ کہتے ۔ (۱) احوذ سب اللّہ ، ۲۱) بسسسم الملّه (۳) آحسسین (۲) اللّٰهسسم دبستا للٹ الحسسہ ۔

جواب: كنزالعمال (۸/۲۷م ۲۲۸ ۳۲۸ ) ميں بيروايت بحوالدابن جرير مذكور ہے۔ بيروايت بلاسند ہے۔ ابن جرير كى كتاب (تهذيب الآثار مندامير المومنين عمر رضى الله عنه ) ميں بيد روايت نبيس ملى۔ ابراہيم (النحى ) ۳۷ھ يا ۵۰ھ ميں پيدا ہوئے۔

(عدة القارى ج اص١١٢ ح٣٢)

سیدناعمر شانتی ۲۲ همیں شہید ہوئے (خلفائے راشدین مے کے تصنیف: عبدالشکور فاروقی لکھنوی) للبذایہ بے سندروایت منقطع بھی ہے۔

د يو بندي (۱۸):

الحضاب اندفتال المخطاب اندفتال يسخني الامسسام ادبعا المعسود و بسسم الله الموسين ودبنا للث المحسد .

( البناء في شرة البداء ها صنلا) حضرت الجمعمر ( حضرت الراجيم نخفي كے اشاف صرت عمري الفر حمذ سے روايت كرت فيل كرا سب شفرطا المام جارچ نزول كوا برشر كے دا) الحد فيا لله (٢) بسسم الله (٣) المسين دم) دست بلت المحسمد - (ص٢٥١)

"ا- ورويت عن عبد الرحسين بن ابي البيسطا السا عمر بن المخطاب عشال يعضى الاسام ادبعا القوذ وبسسم الله الرحيل الرحسيم و آمسين ودبسنا لك العسمد (ممل ابن مزم 15 صلال)

( ابن حزم کیتے ہیں کہ ) ہم نے روایت کیا ہیں عبدالرحمٰن بن فیلی سے کہ حضر ست کھرین مطاب رہنی انڈ محنہ سنے فرمایک کرا کام جارمیزوں کو آہر تہ کیے (۱) اعوذ باللہ (۲) بسسم اطلہ (۳) آسین (۲) سینا ملٹ الحسم د ۔ (ص ۳۷۷\_۳۷)

جواب: محلیٰ ابن حزم (جسم ۲۴۹ مسکه:۳۱۳) میں بیروایت بلاسند مذکور ہے۔

د يوبندي (۲۰):

جواب: اس روایت کے بارے میں محمد بن علی النیموی نے کہا:

''رواہ الطحاوي وابن جرير ،وإسنادہ ضعيف'' اے طحادی اور ابن جرينے روايت كيا ہے اور اس كی سند ضعیف ہے۔ (آثار اسن ت ٢٨٥)

د يو بندي (۲۱):

هُ عن ابی واشل فتال لمسم سیکن عسمروعلی بیجه لن بسسم الله الرحن الرحیم وال باکسین .

( الجوبرانسی ۱۰ حشک) حضرت الرواکل کہتے ہیں کہ معرست عمرہ اور معنوست علی خمذ توسیالیڈ ادنی آواز سے پٹھنے تھے اور مزہی آبین اوپنی آواز سے سنتے تھے ۔

(ص۲۷)

جواب: الجوہرالتی (نسختناج ۲ص ۴۸) میں یہ روایت (ابن جریر) الطبری کی تہذیب الآثارے منقول ہے جسے نیموی نے اسنادہ ضعیف "قراردیا ہے۔ (دیکھئے حدیث مابق ۴۷) اس کے راوی ابو سعد سعید بن المرز بان البقال کے بارے میں نیموی نے کہا:
"ضعفہ غیر واحد" اسے ایک سے زیادہ (محدثین) نے ضعیف کہا ہے۔ (تعلیق تارالسنن ۱۲۹) د بو بندی (۲۲):

حضرت عبدائة بن مولا بعي أبسة أوازسيه أبين كبت تص

ا- عن ابى وامشل قال كان عسى وابن سعدد لا يجهران بِهِسُسم الله الرحن الرحيسي ولا بالنعب و ولاب مين -بِمِمْ بِرَانَ بِيَرُامِسَكَ ) بِمِمْ بِرَانَ بِيَرُامِسَكَ )

صنرت ادوائل کہتے ہیں کرصنرت علی اور صنرت عبدالندون سعود مینی النده نہا نہ تواسی ذبالند، بسم النداونجی آوازسے پہنے تھے اور نہی آبین اُونجی آوازسے کہتے تھے۔ (ص ۲۷۵–۳۷۸)

جواب: المعجم الكبيرللطبر انی (نسختنا ۳۰۲/۹ جسم ۹۳۰) میں ابوسعد البقال ہے جس كى وجہ سے نيموى نے اس روايت كوضعيف قرار ديا ہے۔ (ديكھئے عديث سابق ۵٬۳۰)

و يوبندي (۲۳): عن علمتمة والاسود كليهما عن ابن مس

من الدين الدمسام سنده ثا المتعدد وبسم الله الرحم الله الرحم المرحم وآمسين و من بن مزم ٢٥ مسلنا) حضرت علمة والمستعبد النه بن معود المستعبد النه بن معود المستدالة والرحم المستدالة والمراب كراب أبين حروا بستدالله والمراب المردالله والمرابع والمردالله والم

جواب: انحلیٰ لابن حزم (جسس ۲۲۹ سئله:۳۱۳)

اس كاراوى ابوتمزه ميمون الاعور القصاب الكوفى ہے، و هو ضعيف متروك الحديث (الحكن ، حاشية حواله مذكوره)

میمون ابوحزہ کے بارے میں زیلعی حنفی نے کہا:

"قال الدار قطني : أبو حمزة هذا ميمون وهو ضعيف الحديث، قال ابن الجوزي في التحقيق: وقال أحمد : هو متروك ، وقال ابن معين : ليس بشي وقال النسائي: ليس بثقة" (نصب الرايج ٢٥٣٥)

د يو بنري (۲۴):

جواب: اس کاراوی سفیان (بن سعیدالثوری) ہے۔

(مصنف عبدالرزال ح ٢٥٩٤ ومصنف ابن الى شيبه ح ٨٨٣٩)

سفیان الثوری کے بارے میں امین او کاڑوی نے کہا:''سفیان مدلس، علاء بن صالح شیعہ، محمد بن کثیر ضعیف ہے'' (مجموعہ رسائل جسم اسلاطبع اول تمبر ۱۹۹۳ء)

دیوبندی اصول سے بیروایت ضعیف ہے، اگرامام بخاری کے کلام کو مدنظر رکھتے ہوئے سفیان عن منصور کوقوی قرار دیا جائے تو بیابراہیم انتعلی کا قول ہے جس کا تعلق مقتدیوں سے نہیں بلکہ صرف امام سے ہے، اور احادیث مرفوعہ، آٹارِ صحابہ اور آٹارِ تابعین کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ '

د يوبندي (۲۵):

و. عن ابر هيد وتال اربع يخفيهن الدمسام بسم الله الرحمل الرحيد والاستعادة وأبين واذا وتال سمع الله لمن حمد وتال ربئا لك الحمد - (معند عبدالمناق ع معد و معند ابن الشير ع اصلاف)

مصنف ابن الاسبية ١٤٤ صليلة ) . حصر مدران السمونخورة بذار "تريد كرا بامريوا

صفرت ارابیم عنی فواتے ہیں کہ الم میار چیزول کو آہستہ آواز سے کیے (۱) سم اللہ (۲) اعوذ باللہ (۳) آبین (۲) سمع اللہ من عدد، سے بعدر بناللث المحد (ص ۳۵۹-۳۵۹)

جواب: اس کاراوی حماد بن ابی سلیمان مختلط ہے، حافظ بیثی نے کہا:

" ولايقبل من حديث حماد إلا مارواه عنه القدماء شعبة وسفيان الثوري والدستوائي ومن عدا هؤلاء رووا عنه بعدالإختلاط"

حماد کی صرف وہی روایت مقبول ہے جواس سے اس کے قدیم شاگر دوں شعبہ سفیان توری اور (ہشام) الدستوائی نے بیان کی ہے ان کے علاوہ سب لوگوں نے اس کے اختلاط کے بعدروایت لی ہے۔ (مجمع الزوائدج اس ۱۲۰٬۱۱۹)

روایت ندکورہ میں اس کا شاگر دمعمر (بن راشد) ہے۔ دوسری روایت ( ابن ابی شیبه حکم میں محمد بن ابی شیبه کا شاہری سال کا شاہری سال کا سال کا سال کا سال کا سال کی سال کا میں سرفراز خان صفدر نے کہا: ''اور اپنے وقت میں اگر علامہ بیشمی کو صحت اور سقم کی پر کھ نہیں تو اور کس کوشی ؟ '' ( احسن الکلام ج اص ۲۳۳ طبع دوم ) نیز دیکھ کے تسکین الصدور ( س ۲۳۵،۲۳۲ )

د يو بندي (۲۷):

ا عن ابراهسپیدانه کان ٹیسِسٹ آمسین -دمعنف مبالدنان ۲۵ مسلاء) معنرست ابلہم عن سسے موی سبے کہوہ آئین سرآ سکتے تھے۔ (ص14 مس جواب: اس روایت میں بیصراحت نہیں ہے کہ ابراہیم (نخعی) کب خفیہ (سرأ) آمین کہتے تھے؟ نماز میں یا نماز سے باہر؟ اگر نماز میں تو پھر جہری نماز میں سرأ کہتے تھے یا سری نماز میں؟ بیمین ممکن ہے کہ اس اثر سے مراد بیہو کہ ابراہیم نخعی سری نماز وں میں سرأ آمین کہتے تھے۔

تابعین کے بارے میں دیو بندیوں کی بہندیدہ کتاب'' تذکرۃ النعمان ترجمہ عقو دالجمان'' میں لکھا ہوا ہے کہ امام ابوضیفہ نے فرمایا:

''اگرصحابہ کے آثار ہوں اور مختلف ہوں تو انتخاب کرتا ہوں اور اگرتا بعین کی بات ہوتو ان کی مزاحمت کرتا ہوں اور ا مزاحمت کرتا ہوں یعنی ان کی طرح میں بھی اجتہا دکرتا ہوں'' (ص۱۳۳) اس حوالے سے دویا تیں ثابت ہوئیں:

اول: امام صاحب تابعین کے اقوال وافعال کو جمت تسلیم ہیں کرتے۔

دوم: امام صاحب تابعین میں ہے نہیں ہیں۔اگر وہ خود تابعین میں سے ہوتے تو پھر تابعین کاعلیحدہ ذکر کرنے کی کیاضرورت تھی؟

و يوبندي (۲۷):

حضت، الم شمير اورفعترت ايرابيم يمي كي بست آواز سعدا كين كمت تحق و الله عن ابست مسعود و و و ف الله عن ابست مسعود و و و عد الله عن ابست مسعود كا فرا يستغنون بآسسين ( الجهرائن ١٥ مده) الم ابن جريط يم و فراست بي كر حضرت مبدالله بن مسعود شهر بي مي مووى سبت اوردوا بست كي كيسب كرا الم من يمي الماشيم الماشيم المستريق الماشيم الماشيم الماسيم بي المحتمل او ما برابيم بي المحتمل المرابع بي المحتمل المرابع بي المحتمل المستريق المحتمل المستريق المحتمل المستريق المحتمل المستريق المحتمل المستريق المحتمل المحتمل

جواب: الجو ہرائقی میں الطبری کے بیسارے حوالے بے سنداور''دُو ی'' کے صیغے

ہے ندکور ہیں۔

د يو بندي (۲۸):

طرست سنیان نیری کا مسک می آین آ به آوازی سخیمن کلید ۱۱- و حت آل سنیان اداری و ابع صنیعت به به و له سا الا حسام سنی و حسوا ای نقت لید صدون النسطاب و ابن صدود رصنی افله حنه سا ۱۰ و کل به وم و ماسکای حنرست سنیان فردی اور صنیت امام او طبیت و فراست می که ای ایمن مراسک اس میں انبوں سنے صنرت عرف اور صنرت عبادلت بن مسود کی تقییل سبت - (ص ۱۳۷۹) 86 % EN S

جواب: المحلیٰ کے مصنف حافظ ابن حزم کی پیدائش ،سفیان توری اور ابوصنیفہ کی و فات کے بعد ہوئی ہے لہذا میں اس محوالے بے سند ہیں۔

د يوبندي (۲۹):

د يو بندي (۳۰):۱

### منست لام اومنط كامسكس يسب كدام ادر مقدى دولول أبسسترا وارست أين كيس

استبها ابوسنيعنه عن سعادعن ابراهيم عسال ادبع يستاخت بهن الاسسام شبسانك الملهم وجملا والمقوذ من الشيطل الرجييم و بسسم الحك الزحمل الرحيم و آمسين عشال معصمد و به منا خذوص قرل الى سنينتر.

(کنب آه آر هام افاسیست بدایت اهام ندستال د ام مخرفرات بی بمین فردی مخرست امام اومید نشد بهایت حاد مخرست امام نمی ست انبول سن فراد کدام جاد جزول کرآبرت اکاد سبت سک (۱) سیستانلث المقیسم و مبحد ل (۱) اعد فر بافته (۱) بسسم الله (۱) آسین ، عام مخد فرطت ایس اسی کریم علقه بل ادر بی قول سیسترست الم بومنیت و کا . 
ایس اسی کریم علقه بل ادر بی قول سیسترست الم بومنیت و کا . 
(۲۸)

جواب کتاب الآثار کے مصنف محمد بن الحسن الشیبانی کے بارے میں امام یکی بن معین نے فرمایا ''جھمی کلداب '' (اسان المیز ان ج۵ص ۱۲۳ ، کتاب الفعفا للعقبلی ۲٫۸۵ وسندہ صحح ) سرفر از صفدر دیو بندی صاحب نے حافظ ذہبی کے ایک غلط قول کو آئکھیں بند کر کے لکھا ہے کہ 'امام ابن معین غالی حفیوں میں شار کئے جاتے ہیں''

(الكلام المفيد في اثبات التقليد ص ٩٩ ، طبع ١٣١٣ هـ) سرفراز خان صاحب نے قاضی ابو پوسف کے بارے میں لکھا که 'فقه میں حفی اور من اصحاب الی حنیفہ تھے'' (طا کفہ منصور ہ ص ٥٣،٥٢)

عشال المنودى " و عشال آبو سعيف ت و اكتورى يسرون سالت مسين و كذا عشاله مسالك فسله المساحوم" الغ - ( الجرع مزع المهنب ٢٥ مسلك ) المام فوئ فواست بي كرحنرست الحم الجعنية ووحنرست سفيان أورى يما قول سبت كرمندى آبين متراكبين اورمقدى كرباك، ين حنرست الم مالك كابعي بي قول سبت - ( س١٨٠)

جواب: علامہ نووی کی پیدائش، امام مالک، سفیان الثوری اور ابو صنیفہ کی وفات کے بہت بعد ہوئی لہٰذاالحجوع شرح المہذب کا حوالہ بلاسند ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

د يوبندي (۱۳):

ام ماکٹ کامسک سے کوائم قرآین کے ہے۔ بی بہیں مقتدی آستہ اُفازے اُنین کہیں،

ولا يعتل الاصام آمسين ولا بالس بالرجبل ولا يعتل الاصام آمين ولا بالس بالرجبل وحده ان يعتول آمسين " (المدنة الجرئ الماصك، المماكث فوات بي كرمقتدى آجسته أواذست أيين كم الرام أين مركمة وشمس نها فاز بعدرا براسك الرام كين مركمة نيس وشمس نها فاز بعدرا براسك الين كفني كوئ مضائعة نيس - (ص ٢٨١)

جواب: "السمدونة السكبري" امام مالك كى كتاب بهيں ہے۔ صاحب مدونة البحب على الله كى كتاب بهيں ہے۔ صاحب مدونة البوع أن سحنون "كم مصل سندنا معلوم ہے للبذا يه ارى كتاب بے سند ہوئى۔ ايك مشہور عالم البوع ثان سعيد بن محمد بن مبيح بن الحداد المغر في صاحب محنون ، جو كه مجتدين ميں سے تھے۔ (سير اعلام البلاء ١٣٠٨) انھوں نے مدونه كے رد ميں ايك كتاب لكھى ہے (البنا صلا المحل مدونه كورد ميں ايك كتاب لكھى ہے (البنا ملا ٢٠١١) وہ مدونه كورد " (كيروں والى كتاب ) كہتے تھے (العمر فى خبر من غمر من غمر من خمر المحدود الله محمد الله بحنون كے بارے ميں امام ابويعلى الخليلى فرماتے ہيں: ميں فوت ہوئے رحمہ الله بحنون كے بارے ميں امام ابويعلى الخليلى فرماتے ہيں: ميں فوت ہوئے رحمہ الله بحنون كے بارے ميں امام ابويعلى الخليلى فرماتے ہيں: "لم يوض أهل المحديث حفظه "محدثين اس كے حافظے پر راضى نہيں ہيں۔ "لم يوض أهل المحديث حفظه "محدثين اس كے حافظے پر راضى نہيں ہيں۔

(الارشادج اص٢٦٩ ولسان الميز ان ج ١٩٣٨)

ابوالعرب نے بحون کی بہت زیادہ تعریف کی ہے کیکن طبیلی کا بہت بڑا مقام ہے۔ معلوم ہوا کہ بخون مختلف فیدراوی ہے۔ اگر یہ غیر متند کتاب: المدونہ بحون تک صحیح ثابت بھی ہوتی تو موطاً امام مالک (جاص ۸۸ جا ۱۹ تقتیل کی حدیث: 'إذا أمن الإمام فأمنو ا''جب امام آمین کہتوتم آمین کہو۔

کے مقابلے میں مردودتھی۔ کیونکہ اس بے سند کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ''اورامام آمین نہ کہے'' اس بے سند کتاب کے دوسرے مسئلے بھی دیو بندی حضرات نہیں مانتے ،مثلاً (جا ص ۱۸) پرلکھا ہوا ہے:

🖈 نمازيين بهم الله الرحمن الرحيم سرأ بهي نهيس پرهني جا ہئے۔

نقول المدونة الكبرى: امام ما لك كنز ديك نماز مين باته باندهنا مكروه ب الشري المام ما لك كنز ديك نماز مين باته باندهنا مكروه ب المام الك

ان مسائل كے بارے ميں كيا خيال ہے؟

د يوبندي (۳۲):

امام شافع کا مساکت سنے کرامانم قرار تی اوانسے آین کھولی مقتدی آہستہ آمازسے ہمیں کہیں،

مسئال السطاني مستاذا مندغ من متوادة ام البرآن مسئال آمسين ورمغ بهسا مس شد لمتسدى مسلم من كان شعصت واذا مسئال مشالو عسا واستعوا المليسمولا الحب أن يتجهروا بها منان فعيلما مشادستين عليمسم "

ومحتب الام 15 ملتك)

جواب: امام شافعی کے اس قول سے دویا تیں معلوم ہوئیں:

اول: امام اونچی آوازہے آمین کے۔ (دیو بندی اس کےسراسرخلاف ہیں )

دوم: مقتدی او نجی آواز ہے آمین نہ کیے۔ (اورا گرکہددے تواس پرکوئی گنا ہیں ہے)

الم مرتذي في الممثافع سي تقل كياب: "أن يوفع الرجل صوته بالتأمين"

آ دمی کواونچی آ واز ہے آمین کہنی جا بیئے ۔ (باب ماجاء نی اتا مین ح ۲۸۸)

اس قول کی صحیح سندیں امام تر مذی کی کتاب''العلل''(طبع بیت الافکارص ۲۰۸) میں

موجود ہیں \_معلوم ہوا کہ امام شافعی کے قول کی شق نمبر دو(۲) خودان کے فتو ہے کی رو ہے منسوخ ہے۔ دیو بندی (۳۳۳):

الم فغراليين محمدين عمرمازي شانعي مرسكة يكفيق

وتال الدستين ترسيد الله استفاء الستاء وخصل وافستال السئسا فني رحسمه الله اعسلامته وفضل واستج ابرسنيت بملاسحة عتولد متال ونب مولد أنسين وجهسان المدعا اند عصاء والسئساني است من استعاء الخاصشان كان معاء وسجب استغاؤه لفتوك تفسانئ وادعوا زبسيكم تتغوما وسقطيسة ؛ وان كان استسعاءن استعاءاتك تعبالا وسجب استغفاؤه بعثوله تعسبان ووافكروبك ف لف ل تعترما وخيشة ) مشان فم يثبت الببيوب صنادا حشلامن الذببيت ونحن بهلآ العتول نعولى - والتغيرانجييه ما مخزالان كالاستكاره المعما ومنيغة واستدجي كداكين آمسست آوازست كمنا أمثل من اورا امر الم في فراست وي كرادي آوازست كها افعل ب الم الطيد السن السيطة ول كامعت يراشدول كست بحسة زبايل آمين ك دوميثيش بي . ايك تويدكد آمين دما سبعة دوري ميكة اين الترتعان سك نامول بين ستعدا يسد ا مهسيعه المرآين ومسبت ترميراس كاخفارها جب سبت يميزكو الخدمة أيكا إشاد سب - أوْعُوْ آرَسَّبِ عَلَىٰ تَعْمَدُونَهَا وَشَعْلَيْ عَالَ مِرْكُ است بردد فكارست دُماكياكره لال ظابركرسك اورجيك بليع، ادد اگراً بین امتدهائی سکناموں بیں سستے ایک ام سیسے تومجا اسكان فاجسب سي كويما الشرقان كالرشادسي والأكف سبك فِي لَوْنَدُ لِكَ نَعَتَى عُنا وَ خِينَاتَ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ الله ميضدل ين كوكون موا اوردد كا بواكرا خفاركا وجوب أبت مبح بر وکم اذکر مندوب وستسب بود قرن بهت بودا بی سبت ادریم بی بی قرل کرست بین دکراکین آبسته تک کمن چاسینیت)

(PAT\_PATU)

جواب: امام شافعی وامام ابوصنیفہ کی وفات کے بہت عرصہ بعد فخر الدین الرازی پیدا ہوئے تصلبخدا نیقل بلاسند ہے۔ یہ ہے ' صدیث اور المحدیث' نامی کتاب کے کل دلاکل کا جائزہ ، آگے بعض الناس نے چالا کی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ' قرآن وسنت آثار صحابہ وتا بعین اور اقوال ائمہ مجتبدین کے خلاف غیر مقلدین کا کہنا ہے کہ آمین او نجی آواز سے کہنی چاہئے ۔ اور کی آواز سے کہنی جاہئے ۔ اسکان اللہ منا اللہ

حسين احمد (مدنی) ديوبندي نے كها:

''امام اعظم اور آمام احمد فرماتے ہیں کہ صلوٰ قسریہ و جہریہ دونوں میں امام اور مقتدی سب سرأ آمین کہیں اورامام مالک اورامام شافعی جہراً کہتے تھے۔

(تقررير ندى ص ٣٨٨ طبع كتب خانه مجيديه لمان)

امام ما لک کی روایت تونہیں ملی جبکہ آمین بالجمر کے بارے میں امام ترندی فرماتے ہیں: ''و به یقول الشافعی و أحمد و إسحاق''اور شافعی، احمداوراسحاق(بن راہویہ) ای کے قائل ہیں۔ (جامع الترندی ۲۴۸۶)

''صحابہ جہری نماز میں جہراً آمین کہتے تھے اور اخفاء میں آہتہ ہے ، آپ کی موافقت میں کہتے تھے۔ نماز میں جہراً آمین کہنے کے بارے میں حدیثیں آئی ہیں۔ امام شافعی اور احمد کا مذہب اسی طرح ہے ....' (مدارج العوت خاص ۵۲۹متر جم طبع مکتبہ اسلامیلا ہور)

د يوبندي (۳۴):

خكوره بالاكاست كريداما دبيث وآنارادرا قال المدمجهدين سنعددس فديل امور ابست بوست -

(۱) بیس وقت الم عنیوللغضوب علیه مولا الضالین که اس وقت الم مادرمقدی دونون سے مید کی کین کہنا سنت ہے۔
(۳۸۳م)

جواب: آمین بالجبر کہناسنت ہے جیسا کہ دلائل کے ساتھ گزر چکا ہے۔

د بوبندی (۳۵):

جواب: اس کاجواب پچھلے صفحات میں گزر چکا ہے۔ جہری نماز میں آ ہتہ آ مین کہنا بالکل ٹابت نبیں ہے۔

د يوبندي (٣٦):

ادالا مستورملیرالسلوه والسلام آبسته آوازست آبین کمنے تعرب یک وخرت وائل نغ کی امادیرف سے واضح سید ، نیز آپ کا بجیراولی که کرسکوستاختیار کن پیمرسورهٔ فائح پڑھ کر دوباره سکوست کرنا اس سے بھی پی ٹابست ہوتا بین کرآپ بجیر تحرم کی کور آبسته آواز سے ثنا دیا جستے تھے اور سورهٔ فائخ ختم کرسے ثنا و کا طرح آبسته آواز سے آبین کتے ستھے۔ ختم کرسے ثنا و کا طرح آبستہ آواز سے آبین کتے ستھے۔

جواب: بیثابت نہیں ہے، کیونکہ نبی منافیہ میں بالجبر کہتے تھے، جو بادلائل گزر چکا ہے۔ دیو بندی (۳۷):

٩ - حتور مليرا اصاؤة والسسام سك ارشا واست سعيمي بي تابست برا است كرا بين آبست برا است كرا بين آبست برا المست بري المست بين كمن بري المست بري المست بري المست بري المست كرا ام جذا والنص المست والمع بري المست كرا ام جذا والنص المست والمع بري المست كالمحت بري المست كالمت بري المست كالمت بري المست كالمت بري المست بري المست بري المست بري المست بري المست المست بري المست المست بري المست المست المست بري المست المست المست بري المست المست المست المست المست المست بري المست المست بري المست المست المست المست المست بري المست المست بري المست المست المست بري المست المس

جواب: اس کاجواب بھی گزرچکاہے۔

و بوبندی (۳۸):

۵ - عدست بی مازی کا این کے الا تحری آبین سے ساتھ مواتی بولے

پر مغفرت کا و مدہ کیا گیا ہیں۔ امازی کی آبین بیس فرشتوں سے ساتھ مواقعہ

گر محمد آبیں بو تحق بیں ، (۱) یہ موافقت و قست یں بھی بو تحق بیں بھی بی بسیام و الا الفسال بین فتح کرتا ہے توفرشتے فرڈا آبین کھتے ہیں بھی بھی اس کی موافقت کرتے ہوئے اسی و قست آبین کھنے چا بھی وافعات کرتے ہوئے آبین کہتے والم فتری لاہم افعال میں بھی موافقت بوسکے ہیں جیسے فرشتے آبین کی خبوری لاہم افعال میں بھی موافقت بوسکے ہیں جیسے فرشتے آبین کی آفوائر سنانی نبین جیسے فرشتے آبستہ کو ایسے ہی جیس بھی آبستہ آوان سے آبین کہتے ہیں موافقت بوسکے ہیں جیس بھی آبستہ آوان سے آبین کی آبستہ آوان سے آبین کی آبستہ آوان سے آبین کی آبستہ آوان

جواب: اس کاجواب بھی گزر چکا ہے اور کیاد یوبندی حضرات فرشتوں کے دوسرے امور و یکھتے یا سنتے ہیں؟ کہ انھوں نے آمین کی آواز ند سننے کی وجہ ہے '' فرشتے آ ہستہ آمین کہتے ہیں'' کا حکم لگادیا۔ د یو بندی (۳۹):

و ملفاد داشین می آبسته آوازست آین کت تحصیل کرمنوت ابایم علی ایم ایم می این می ا

ر به الرسمان بردم اوره بدن می اجسد او در باست این سه سند. د به افرار بودی کست بین ادام مخرست ادم او مغینه و مخرست المام کن حضرت ادام شافئ تینول اس بات سید قال بین کدمنندیول کو آبسته آداری سند آمین کمنی بیشند میساکد نودان که این تسدانیعث بی ال سید این بداری سند المین کسور بیشند میساکد نودان که این تسدانیعث بی ال سید

ا چیجیبیات سے مہرسیا۔ 9. فذکر دہ احادیث سے جہال بربات ثابت ہوئی کرآین آبستہ آفاز سے کہنا سنت سید وہیں برباست ہمی واضح ہوئی کرآین کجف کا مسئول کھتے

سے بی سست ہے وہ برایات ہی واع ہوں مدایان جے ما موجہ بہ ہے کہ اند اور مشتری مرحن ایک مرتب آئیں کمیں اوروو فول کی آئین اکٹی ہومس کی کمورست بہ سبے کہ اند عب والدا فضا لمسین کمرکز کوت کرسے و مشتری فرزآ کہیں کہر لیں اس کمورست میں انام اور مشتری واؤل

کرسے و مشدی ورہ اپنی ہر ہیں ، ک شورت پیل م اور مستان کی آئین الٹی ہرمبنسے کی کیوبحدالمم میں ولا احضالین سسے بعد متعسقاتین کیدی ر

مغورطیدانسلوة والسوم که س ارشادست کردید قادی والم و المام است کردید و قادم و المام و الفادی و المام و الفادی بین کمو ایست بودا می ایست کردید و قام کی ایست کردید و ایست کردید و است و میرید ندواند کردام دادام المام دادامی این کمود که آپ فراندی کردید و المنظین می و قام المین ایست کردید آپ فراندی کردید آپ و المنظین المین می و قام المین المین کردید آپ فراندی کردید المین المین می و آمایی المین المین کردید آپ فراندی کردید المین المین

کہ پچ تو آبین کہو فیکی قرآن وسلست الم معابرة اسیں اورا قوال استرم تسدن کے مفاصلے مقدین کا کہت ہے کہ ایس اوٹی آوازے کئی چاہیے آوٹی آوانے آبین کہنا مقدین کا کہت ہے اور چشس اس دیت واطاویٹ اور المرصوب میش نظر اُن سے کہے کہ جا اُن کین آ ہستہ آوازے ہو تو وہ است آرکہ بغت مہم کر تذریب وضارت سے دیکھیے ہیں تھی کروہ اسے بیود کا کہ کہنے سے می گرانے تذریب وضارت سے دیکھیے ہیں تھی کروہ اسے بیود کا کہ کہنے سے می گرانے تغریب رضارت کے میزوہ ایس آئی کے بہائے ووا میں سے می قائل ہیں ۔۔۔

(ص۱۳۸۵ ۲۸۹)

## جواب: بیشبهات ہیںان کاازالہاحس طریقہ ہے ہو چکا ہے۔

د يو بندي (۴۶):

اس مساویس نورمندی کی میزیم دایت ما مشاخ داستیه ۰ ولس دبلوي مسامب لحقة بير. « مغرب ومشار اورمسح ک مازیس جب المام ا ودمنسری سوره فاهم ى بىل يت كونتم كومكس فوسيك المع ميرمتندى بحادكم كيكس و پرستوالمتق مسلك ، جامت نوبا رامى ميث كرمايق المعمنيني فبذالت دقعطازي -مرس کا می جراها قبت ارس و نعنه اعمرا دی آب سے مرس ادر كيدوالول من حدد ركم ووليسنا مود كاست ( مُعَىٰ آبِي ا بِهِمِلْكُ مِهِ لِانْفِيهِ لِعَبِينَ صَلَّى) مردی محرصا حب م گڑھی ہوں گوہرافشانی کوستے ہیں -- خىرمىراستىدىدىناكرىرزى بودىتىسى كراسندالام كى ماسته قائسس برمبروس برميشا ادردي امرش معنى تعليد كماني ميز بمسادرابن كأوازت مراا

د . أل محرى ١٥ معل يخالف إنشيره صلاء

مروی خادگریا کی صاحب کے اناجان مول ی ورجھ گھا کی ماکس اول ہر

" اسعاعی تا مین ادراین بالمرسے روکنے والوسودو کرتم کمِس قدرسیے نصبیسیدا وزا مرا و چوش*یکا ورول کوچی* استعمست ست با مرا د، ورسب نسب كرست مواز

و اثبت بن الجيمثك مثمول استعمال انسليد)

یی مودی فدمح صاحب است رساست یس آست. میل کردل کی میرس الاست بس اور اليسي موتياز زان كمستعمال كرست بين كرينا ومخداء تبلؤه ك ك التصير زمثال شايرنه بيش ك ما يسكك ، بياسا مب منيول ادريو وليال مِن مَا مُعِثُ أَبِّتَ كُرِنْ كِينِتُ مُنْكِيدٍ إِمَا -

- داد بدوياً من والجرسم يلفظ في في الين والعرسم بلق من -
- پیری مجد دیست سے حد کرتے تھے ۔ منی می محمد کی زدیہ بي منمون تتعق إلى -
- ده پیودی تبل پرسدکرستی تعی بستنی برمتی بغداد کی طویت مز مريعة بلء
- ام يردى صنول كى درستى مسيطات تصد منى مى ياول سد يا وك خاست ستصطف وال
- الله بودي موم عد مدكرت نق من مي محدول مام بيزنسي كرست.
- لاد يودي مل دوستاني كالمكيدكرة عيد يحص صنى مي ملاد مشائع کی تعلیرکسیت ہیں ۔
- (د) يودى وكال كانسليد بميوركوت تع معام كانسليد رنمودكرسته بي .
- ده) بيودي اقوال احبارية تأكرت تعيم من اقوال اهبال
- سي يين كرستريس -ره. بعود ي حفرت موسى م كاكتب كومود كوكرا وبمنطقة
- بي مديث دسل مل الشرعي والم كوم يُرُكُومُ وَالْمِسْتَيْمِ مَعَلِيمَكُمَّة دا، جود من ون كالم سي يع أبن سك برصد كري سط ووالس است كسيردى يى كسينى وكرسلان كالمام كاليك

آ بین مکیے برمد کرتے میں ابنا ہی اس امتری کے بیودی ہیں <sup>ہ</sup>ے

( البسة آجه (برسته ) (ص ۲۸۱،۲۸۷)

جواب: یہ فاوی اضی لوگوں پرفٹ ہوتے ہیں، جو کہ علم کے باوجود آمین بالجمر سے پڑتے ہیں اور آمین بالجمر کہنے والوں کو ہاتھ اور زبان سے ایذ اپنچاتے ہیں۔ بلکہ مارکٹائی کر کے اپنی مسجدول سے باہر نکال دیتے ہیں، اور پھر بغیر کسی خوف و حیا کے آمین بالجمر کو آمین بالشر کہتے ہیں۔ دیکھے کلمۃ الحق ص الا، ہریواہل صدیث از افادات اشرف علی تھا نوی ص ۱۹۵ کہتے ہیں۔ دیکھے کلمۃ الحق ص الا، ہریواہل صدیث از افادات اشرف علی تھا نوی ص ۱۹۵ محیط واللہ من ور آئھ محیط

## آمين بالجمر اورامين او كاڑوي

ماسٹرامین اوکاڑوی دیو بندی حیاتی نے''تحقیق مسئلہ آمین''کے نام سے ایک کتاب کسی ہے جس کے اکثر شبہات کا جواب ہماری اس کتاب اور القول امتین (ھے کہ اول) میں آگیا ہے۔اس اوکاڑوی کی کتاب کی بعض باتوں کا جائزہ درج ذیل ہے:

''میں نے کہا: سرے سے یہ بی ثابت نہیں کہ عطاء کی ملاقات دوسوصحابہ سے ہوئی ہو،اور یہ وہ اور یہ اور کے بیال کی فاط ہے کہ ابن زبیر کے وقت تک کسی ایک شہر میں دوسوصحابہ موجود ہوں''
پرتو بالکل ہی غلط ہے کہ ابن زبیر کے وقت تک کسی ایک شہر میں دوسوصحابہ موجود ہوں''

ایک دوسرےمقام پراوکاڑوی صاحب فرماتے ہیں:

'' مكة مكرمة بھى اسلام اورمسلمانوں كامركز ہے حضرت عطاء بن ابى رباح يہاں كے مفتى ہيں دوسو صحابہ ہے ملاقات كاشرف حاصل ہے۔' (نماز جنازه ميں سورة فاتحد كى شرى حيثيت ص ٩) مطلب كے لئے" ملاقات كاشرف حاصل ہے۔' اورا گرروايت مطلب كے خلاف ہے تو ملاقات" ثابت نہيں' مدے د بوبندى انصاف!

(۱) او کاڑوی صاحب نے ص ۲، کر بحوالہ ابن خزیمہ ایک روایت لکھی ہے: "إن الله أعطاني التأمين .....، إلخ

یدروایت صحیح ابن خزیمه (۳۹/۳ ح ۲ ۱۵۸) میں زر بی بن عبدالله عن انس کی سند ہے موجود ہے۔ امام ابن خزیمہ نے اس کے ثبوت میں شک کا اظہار کیا ہے، یعنی ان کے نزدیک میہ روایت ثابت نہیں ہے جیسا کہ بحوالہ بوصری پیچھے گزر چکا ہے:'' بیدروایت زر بی بن عبداللہ

كضعف كى وجهت ضعيف ب."

(۲) فصل چہارم میں میں ۱۱۱۸ اوکاڑوی صاحب نے آٹھ دلیلیں پیش کر کے بیٹابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ دعا آہت کرنی جائے۔ ساتویں دلیل کاراوی معاویہ بن کی الصدفی باعتراف امین اوکاڑوی: ضعیف عنداہیٹی ہے، آٹھویں دلیل ہے سند ہے بیآٹھ دلیلیں پیش کر کے اوکاڑوی صاحب نے رائے ونڈ کی جہری دعا کے بارے میں پچھ بھی نہیں کھاجو بیلوگ تبلیغی اجتماع کے آخری دن لاؤڈ سپیکر پر کرتے ہیں۔ اوراس دعا میں شمولیت کے لئے دیو بندی اور دیو بندی نمالوگ" تشریف" لے جاتے ہیں۔

(۳) ص۲۹ پر حدیث اسکتنین ذکری ہے جس کے بارے میں ابو بکر الجصاص حنفی کہتا ہے: ''أما حدیث السکتنین فہو غیر ثابت ''اور سکتوں کی جوحدیث ہے وہ غیر ثابت ہے۔ (احکام القرآن جمعی ۲۱۷)

یادر ہے کہ تول رائج میں بید دونوں سکتے قراءت کے اختتام پر ہیں، فاتحہ کے اختتام پر ہیں۔

(۴) ص ۲۲ پر او کاڑوی صاحب نے بحوالہ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مسکتتیں والی روایت نقل کی ہے۔ مجھے بیروایت نہیں ملی ، تمام دیو بندیوں سے ''مؤد بانہ'' درخواست ہے کہ ابو بکر بن ابی شیبہ کی کتاب سے بیروایت باحوالہ مع سندومتن بیش کریں تا کہ او کاڑوی صاحب کو وضع حدیث کے تگین الزام سے بچایا جا سکے ورنہ پھر بیش کریں تا کہ او کاڑوی صاحب کو وضع حدیث کے تگین الزام سے بچایا جا سکے ورنہ پھر بیش کریں تا کہ او کاڑوی صاحب کو وضع حدیث کے تگین الزام ہے۔

(۵) اوکاڑوی صاحب نے ص ۳۰ پرابراہیم نخعی کے بارے میں 'سیدالتا بعین'' لکھا ہے جبکہ ظفر احمد تھا نوی دیو بندی صاحب لکھتے ہیں:

"فإن قول التابعي لا حجة فيه" بيشك تابعي كقول مين كوئي ججت نبين بي " (اعلاء السنن ج اص ٢٣٩)

(۲) او کاڑوی صاحب نے ص ۴۴ پر بحوالہ طحاوی (معانی الآثارج اص ۱۲۰) عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عند سے نقل کیا ہے کہ'' وہ سرے ہے آمین ہی نہ کہتے تھے'' مجھے بیر وایت

شرح معانی الآثار میں نہیں ملی ۔

(2) اوکاڑوی صاحب نے بحوالہ مجمع الزوائد (ا/۱۸۷) طبرانی کی انہیم الکبیر سے قال کیا ہے۔ ''دخضور مُنَا اللّٰیُو نے قال: آمین ثلاث مرات ص ۱۵ '' یہ روایت ہمار نے نسخہ میں (ج۲س سے ۱۳ سے ۲۲ ص ۱۲ سے ۲۲ ص ۱۱۳ ) اور المعجم الکبیر (ج۲۲ ص ۲۲ سے ۲۸ س) میں موجود ہے۔ اس کے راوی ابواسحاق کے بارے میں اوکاڑوی نے لکھا ہے: ''جس کا حافظ آخری زمانہ میں صحیح نہیں رہا تھا۔ پس بیصدیث قابلِ استدلال نہیں ہے۔'' (جمیق سئلة مین ص۵ سے)

اور عبد الجبارعن ابیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ 'امام بخاری ،ابن معین ،تر ندی اور نسائی وغیرہ سب متفق بیں کہ عبد الجبار نے اپنے باپ سے کوئی روایت نہیں سنی ......پس بیروایت مرسل ہوئی'' (ایضا ص ۵۳) معلوم ہوا کہ بیروایت اوکاڑوی صاحب کے اپنے اصول سے بھی ضعیف ہے۔

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ دیو بندیوں کے پاس آمین بالجبر کے خلاف اور آمین بالسرکے قت میں کوئی دلیل نہیں ہے۔

﴿ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ ﴾ (التوبة:٣٥)

وما علينا إلا البلاغ



# أطراف الأحاديث والآثار

| ¥9,57,5,,79,77,75 | آمين                           |
|-------------------|--------------------------------|
| 77.27             | (آمين دعاء)                    |
| ٨٩                | (اخفاء التأمين أفضل)           |
| ٥٢                | (أدرك الناس ولهم زجة)          |
| 09                | أدعوا ربكم                     |
| AV4 Y             | إذا أمّن الإمام فأمّنوا        |
| ٧٥                | إذا صليتم فأقيموا صفوفكم       |
| ٧٦                | إذا قال الإمام غير المغضوب     |
| ٧٦                | إذا قال القاري غير المغضوب     |
| ٣٩                | إذا قال ولا الضآلين            |
| ٤٧                | إذا قلت قال عطاء فأنا سمعته    |
| ۸٠                | (أربع يخفين)                   |
| ٨٤                | (أربع يخفيهن الإمام)           |
| ΓΛ                | (أربع يخافت بهن)               |
| ٥٦                | (استأذن رجل من اليهود)         |
| <b>V Y</b>        | أعطيت آمين في الصلوة           |
| ۸۱،۹۲             | (اللهم ربنا ولك الحمد)         |
| ٧٣٠٤٦             | (أمّن ابن الزبير ومن ورآ ء ه ) |
| ٧٤                | (إن آمين اسم من أسماء الله)    |
| 4 £               | إن الله أعطاني التأمين         |
| ٧٥                | إن رسول الله عَلَيْتُهُ خطبنا  |

| <b>Y Y</b> | (إن سمرة بن جندب و عمران بن حصين تداكرا)    |
|------------|---|
| ٨٠         | إن النبي مَلَيْظِهُ قُرا                    |
| ٥٨         | إن اليهود قد ستموا دينهم                    |
| ٥٦         | إن اليهود قوم حسد                           |
| ०९         | إن اليهود ليحسدونكم على السلام              |
| ٧٩         | إنه صلى مع رسول الله عليه                   |
| ٧٩         | إنه صلى مع النبي عَلَيْكُ اللهِ             |
| ٥٦         | إنهم لا يحسدونا على شي                      |
| ٨٣         | ٠٠<br>(خمس يخفين)                           |
| ٦.         | رب قني عذابك                                |
| ٧٧         | سكتتين                                      |
| ٧٨         | (صلى بنا رسول الله عُلَيْنَ <sup>ه</sup> ِ) |
| ٧٨         | (صليت مع رسول الله عَنْظُهُ)                |
| ۲۱،۲٤      | غير المغضوب عليهم                           |
| ٨٨         | (فإذا فرغ من القراء ة أم القرآن)            |
| ٦,         | (فلما قضى النبي عالب عليه صلاته)            |
| 91.77      | قد أجيبت دعوتكما                            |
| ٣١         | قرأغير المغضوب عليهم                        |
| ۷٥         | قال السلام عليكم                            |
| ٤٦         | (كان إذا ختم أم القرآن)                     |
| ۲٦         | كان إذا فرغ من قراءة أم القرآن              |
| ٧٦         | (كان إذا قال ولا الضآلين )                  |

| .0/~~ | ~~ <sub>0-</sub> < | <b>്ടാഗത്ഷത</b> നാട് | 2 20/       | र स्वार दर्श      | ~~         |
|-------|--------------------|----------------------|-------------|-------------------|------------|
| & 9!  | 9 ※}≪€             |                      | <b>≥</b> %{ | العَزَلِكَانِبْنَ | , <i>X</i> |
| ~0/   | へ/の ち              | 30.00 A CO OC        |             |                   |            |

----

| 27  | (كان إذا كان مع الإمام)         |
|-----|---------------------------------|
| ٨٢  | (كان علي و ابن مسعود لا يجهران) |
| ٨١  | (كان عمر وعلى لا يجهران)        |
| ٧١  | (كان موسلي إذا دعا أمن)         |
| ٧٢  | (كان هارون يقول آمين)           |
| ۸ ٤ | (کان پسر آمین)                  |
| ٧٤  | (كان يعلمنا يقول لا تبادروا)    |
| ٨٥  | (كانوا يخفون بآمين)             |
| ٧ ٤ | لا تبادروالإمام                 |
| ٨٢  | (لم يكن عمر وعلي يجهران )       |
| ۱ د | ( لقد كان لنا دوي في مسجدنا)    |
| ٥ ٤ | ما حسدتكم اليهود على شيّ        |
| ٦٢  | ما رأيته إلا ليعلمنا            |
| ٧٤  | واذكر ربك في نفسك               |
| ۸٧  | (ويخفي من خلف الإمام آمين)      |
| ٣٧  | يجهر بآمين                      |
| ۸١  | (يخفى الإمام أربعاً)            |
| ٨٢  | (يخفى الإمام ثلاثاً)            |
| ٢٨  | (يسىرون بالتأمين)               |
| ٤١  | يقراء مالك يوم الدين            |
| ٨٥  | (يقولها الإمام سراً)            |



#### فحرست

# راويانِ حديث والآثار

| صفحة نمبر               |             | راوي              |
|-------------------------|-------------|-------------------|
| MA                      | 4           | ابراہیم بن مرزوق  |
| 90,000,010              |             | ابراہیم انتخعی    |
| 4505                    | الجوز جانى  | ابراہیم بن یعقوب  |
| ۲۳                      | حنفي        | ابن التر كماني    |
| marier+                 | يشخ الاسلام | ابن تيميه         |
| or re                   |             | اب <i>ن جر</i> تئ |
| M+cm1cm0cr9cr2cr1cr0crm |             | ابن حبان          |
| 8768168468168464968466  | عسقلاني     | ابن حجر           |
| NWAI .                  |             | וين حزم           |
| ٣٩                      |             | ابن راہو ہیہ      |
| 976276767               | عبداللد     | ابن الزبير        |
| ۴۳                      |             | ابن زيد           |
| 07.72.8°+.72            |             | ابن سعد           |
| ۵۱                      |             | ابن السكن         |
| <b>د</b> د              |             | ابن سيدالناس      |
| ٣٣                      |             | ا بن شا بین       |
| ٣٣                      |             | این عدی           |
| ግ <b>ነ</b> ,ግግ,ሬግ,۲ግ    | عبدالله     | ابن عمر           |

| (K) 101 % (E) (K) (K) (K) (K) (K) (K) (K) (K) (K) (K |  |
|--|--|
|--|--|

| ۵۳،۳۸                              | ابوبكر                          | ابن عياش                       |
|------------------------------------|---------------------------------|--------------------------------|
| #1c <b>Y9</b> ct/\cY41•            |                                 | ابنالقيم                       |
| ۱۳۶۰ ۱۳۰ ۱۳۲                       | على                             | ابن مدینی                      |
| Ayarmany                           | يحيل<br>بيل                     | ابن معین                       |
| ۵۰                                 |                                 | ابن ناجيه                      |
| ٥٣                                 |                                 | ابن ناصرالدین                  |
| 45.05.55                           |                                 | ابن نمیر<br>ابن نمیر           |
| L1:10:17                           |                                 | ابن وہب                        |
| <b>r</b> %. <b>r</b> 2. <b>r</b> r | عمرو بن عبدالله بمدانی          | <br>ابواسحاق                   |
| ra                                 | •                               | ابوبشرالواسطى                  |
| 71601617                           |                                 | ابو بكربن الي شيبه             |
| ra ·                               | الاً ثرم                        | ابوبکر                         |
| ۵٠                                 | الأثرم<br>محمد بن الحسين القطان | ابوبكر                         |
| ~~~~~~~~~~~~~~~                    |                                 | ابوحاتم                        |
| . 1                                |                                 | الوالحسين بن عثان              |
| ۴.                                 |                                 | الوالحسين بن فضل               |
| ٣٩                                 |                                 | ابوحمز ه السكري                |
| ٨٣                                 |                                 | ابوحمز هميمون الاعور           |
| الاءهم                             |                                 | بعربه عن<br>ابوحنیفه (امام)    |
| mam                                |                                 | بعد یک ۱۰۰۰)<br>ابوداودالحفر ی |
| ra                                 |                                 | بیدیه رس<br>ابوداو د طیالسی    |
| mr.ta                              | سليمان بن اشعث                  | برورو یون<br>ابوداود(امام)     |
|                                    | J J                             | 1 - 7-7-7-7                    |

| <b>₹</b> 102 | العَوْلِ النَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللّلَّا اللَّهُ اللّ |
|--------------|--|

| Section Section  | Doss 40                      |                         |
|--|------------------------------|-------------------------|
| Ar   |                              | ابوسعيدالبقال           |
| מדודין ומין ודי מין מין מין מין מין מין מין מין מין מי |                              | ابوز رعه<br>ر           |
| ۳۳٬۳۵  |                              | ابوسعيدالجعفى           |
| ry   |                              | ابوسلمه                 |
| 44   | محدبن الحسن                  | ابوطاهر                 |
| ٣٢   | محمر بن محمش الزيادي         | ابوطاہر                 |
| rr   | محمر بن ليعقو ب              | ابوالعباس               |
| m9.1%  |                              | ا بوعبيدا لآجرى         |
| ALIM   |                              | ابوالعرب                |
| سلما   |                              | ابوعلى الطّوسي          |
| r4.rm.rm.r   |                              | ابوبريره                |
| ry   | الطيالسي                     | ابوالوليد               |
| ۵٠   | حمزه بن عبدالعزيز الصيد لاني | ا <b>بويعل</b> يٰ<br>رو |
| ٨٧   |                              | ابويعلىٰ الخليلي        |
| ۳۱   |                              | ابويعلى الموصلى         |
| ΥA   |                              | ابو يوسف قاضى حنفى      |
| rr   |                              | ام الحصين               |
| 04:01:07:07  |                              | احمد بن خنبل (امام)     |
| ۲I   | القطان                       | احمد بن سنان            |
| ra ere   | النسائی الامام               | احمد بن شعیب بن علی     |
| ۵۰   | المروزي                      | احمه بن منصور<br>•      |
| J•   | بریلوی                       | احمد يارخان نعيمي       |
|  |                              |                         |

|   | -                   |  |
|---|---------------------|--|
|   |                     |  |
| \$\\\ \frac{103}{2} \Rightarrow \frac{2}{2} \Rightarrow \frac{2} \Rightarrow \frac{2}{2} \Rightarrow \frac{2}{2} \Rightarrow \f | الَتَوْلِطُلِيْدِنَ |  |

| 100 ON 500 (CO)                        | Mark Company St.                               |
|--|--|
| ۵۳                                     | احمد بن يونس                                   |
| 1/2                                    | ارشادالحق اثرى صاحب توضيح الكلام               |
| ٣٣                                     | اسامه بن زید                                   |
| m1cm+cr9cr4crm                         | اسحاق بن ابراہیم العلاءالزبیدی                 |
| 70,50                                  | اسحاق بن منصور                                 |
| my                                     | اساعيل بن اسحاق                                |
| M                                      | اسودین عامر                                    |
| 12.14                                  | اشرف علی تھانوی دیو بندی                       |
| irarai                                 | امدادالله(مهاجر) دیوبندی                       |
| 97,90,90,4                             | امين او کا ژوي                                 |
| ۷۳                                     | انس بن ما لک رضی الله عنه                      |
| 45                                     | بديع الدين الراشدي السندهي في شيخ العرب والعجم |
| 4+                                     | براء بن عاز ب <sub>شاشن</sub>                  |
| Population                             | البرتى   |
| Zribritt                               | بوصیر ی<br>شه                                  |
| <b>/*</b> +                            | البونجى  |
| 10000000000000000000000000000000000000 | بيهجتي (امام) ٢٥،                              |
| oten variationer min                   | الحاكم الامام                                  |
| 72,07,02                               | حبیب الله دهٔ روی د یو بندی                    |
| ۷۳                                     | حبیب الرحمٰن اعظمی د یو بندی                   |
| rairr                                  | حجربن عنبس                                     |
| <b>(*</b> •                            | جحبیه بن عدی                                   |

| % 104 |        | الْبَيْوَالِيِّ |
|-------|--------|-----------------|
|       | الماسة | الحسن بن على    |
|       | _      | حسرية أ         |

اسن بن می است بن عبدالرحمٰن دیو بندی ۹۰ ۵۵٬۵۵ می ۱۹۰ ۵۸٬۵۵ مید بن البی سلیمان ۹۰ ۵۹٬۵۵ مید بن البی می است می

ميد بن عبد الرحمن هميد بن عبد الرحمن هميد بن عبد الرحمن هميد بن

خالد بن ابی عزه الطحان ۵۲،۵۵ م

خالد بن يزيد المصرى ٢٥

خطیب بغدادی ۵۹،۲۵

دارقطنی (امام) ۸۳٬۳۵٬۳۱٬۲۹٬۲۷٬۲۲٬۲۹٬۱۰

الرامهرمزى ٥٢ درجيع بن مبيح درجيع بن مبيع درجيع بن مبيح درجيع بن مبيح درجيع بن مبيع درجيع بن مبيع درجيع درجيع بن مبيع درجيع درجيع بن مبيع درجيع بن مبيع درجيع درجيع بن مبيع درجيع در

رشیداحمر گنگوبی دیوبندی ۱۵

رشيداحدلدهيانوى ديوبندى اا

زر بی بن عبدالله

زكرياتبليغي ديوبندي ١٨٠١٥

زمیر ۳۸

زيد بن اني انيه ٢٨

الزين بن منير ٢٣

| (% 105 % Signature 105 % Signa |  |
|--|--|
|--|--|

| (a) 100 (b) (c) (c) (d) | \$\$\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\ | الْعَبْوْلِلْنَابِينَ _ |
|-------------------------|--|-------------------------|
| Ampr                    | صاحب نصب الرابير                         | زىلعى <sup>حن</sup> فى  |
| QT: M                   |  | الساجى                  |
| ٨٧                      |  | سحنو <u>ن</u>           |
| AYAAMAZZZICYYAAKA       | د يو بندى                                | سرفرا زخان صفدر         |
| ra                      |  | سعيد بن ابي ہلال        |
| Ar                      |  | سعيدبن المرزبان         |
| ry                      |  | سعيد بن مسيتب           |
| 1737027127777           |  | سفيان ثوري              |
| M9.17                   | •  | سفيان بن عيبينه         |
| గాప                     |  | سليمان بن حرب           |
| ۵۷                      |  | سليمان بن كثير          |
| 11,100,100,111,111      |  | سلمه بن تهبیل           |
| <b>F</b> Z              |  | ساک بن حرب              |
| ۵۵٬۵۳                   |  | سهيل بن ابي صالح        |
| ٣٧                      |  | شريك بن عبدالله         |
| <b>44.42</b>            |  | شعبه                    |
| ጥ <b>r</b>              |  | سمس الحق عظيم آبادي     |
| ۲۱                      |  | صديق الحسن خان نواب     |
| <b>r</b> ∠              |  | صلاح الدين كيكلدى       |
| ΙÄ                      | د بو بندی                                | ضامن على جلال آباد      |
| ۵٩                      |  | ضياءالمقدى              |
| 90,77,02,000            | د بو بندې                                | ظفراحمه تقانوي          |

| ( 106 )   | الْعَرَالِلْيَهِنِ ﴾ | ** |
|---|----------------------|----|
| 2 10 Vo 52 10 10 10 10 10 10 10 10 10 10 10 10 10 |                      | •  |

| ۵۷،۵۳                                  |           | عا ئشەرىنى اىتدعنها     |
|--|-----------|-------------------------|
| ٣٣                                     |           | عباد بن عبداللدرافضي    |
| ٣٦                                     |           | عباس بن محمد الدوري     |
| ۲۲                                     |           | عبدالله بن سالم         |
| 14                                     |           | عبدالله محدث غازى بورى  |
| ۵۰،۳۹                                  |           | عبدالله بن محمد شيروبيه |
| <b>1</b> 4                             |           | عبدالله بن يوسف         |
| 40,44,41                               |           | عبدالرحمٰن بن مهدی      |
| ۳۸                                     |           | عبدالجبارين واكل        |
| <b>የ</b> ላ                             | الصنعانى  | عبدالرزاق بن حام        |
| 11                                     | د يو بندې | عبدالرشيدارشد           |
| ۵۳                                     |           | عبدالصمدبن عبدالوارث    |
| ٣٦                                     |           | عبدالصمد                |
| ۵۳                                     | المنذري   | عبدالعظيم بنعبدالقوي    |
| الماسا                                 |           | عبدالغافر بناساعيل      |
| ٣.                                     |           | عبدالكريم بن نسائى      |
| \\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\\ |           | العجلى                  |
| ٩٣٩،٠٠١،١٣٩                            |           | عثمان بن البي شيبه      |
| ۳+                                     |           | عثان بن سعيدالدار مي    |
| 90.20.01.02                            |           | عطاء بن اني رباح        |
| ariar                                  |           | عكرمهمولي ابنءباس       |
| <b>79.7</b> 4                          |           | عمروبن حارث             |

| <b>107</b>                                      |                    | الْعَزَلُ لِيَبْنَ              |
|---|--------------------|---------------------------------|
| ٣٩  |                    | ٔ همروبن مرزوق                  |
| r2.r0   |                    | علقمه بن وائل                   |
| (**   |                    | على رضي الله عنه                |
| ۵۱٬۵۰   |                    | على بن الحن بن شقيق             |
| rm  |                    | على بن صالح                     |
| ۵۷،۵۲   |                    | · <b>علی</b> بن عاصم            |
| 1∠  |                    | . ع <b>لی محر</b> سعیدی         |
| Artrir  | ·                  | العلاء بن صالح                  |
| ſΛ  | د یو بندی (مماتی ) | <b>غلام ا</b> لله خان مولوي     |
| q   |                    | غزالي                           |
| ro  |                    | قبيصه                           |
| 44  |                    | <b>آ</b> اره                    |
| or  |                    | قطبه بن العلاء                  |
| ar  |                    | فطربن خليفه                     |
| ۸۸،۸۷   |                    | ما لك (امام)                    |
| ٣٣  |                    | المحاربي                        |
| ~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~          |                    | . <b>محمه</b> بن اسحاق بن خزیمه |
| mremockackackackackack                          | ابنحاري            | . محمد بن اساعیل                |
| דייזיים מינים ונית מינים ומינים ומינים ומינים ו |                    |                                 |
| 24.29   |                    | محمد بن اشعث                    |

2

محمد بن بشار محمد بن جعفر 4 108 % \$ 108

|                       | ~               |                           |
|-----------------------|-----------------|---------------------------|
| 14                    |                 | محمد حسين بثالوي          |
| 11                    | د بو بندی       | مفتى محمه                 |
| ۲A                    | الشيباني        | محمد بن الحسن             |
| ro                    |                 | محمد بن صاعد              |
| ٣١                    | ريا.<br>يىلى    | محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی |
| AleZAEZTETO           | النيموي (حفي)   | محمه بن علی               |
| <b>۴۰</b> ۰           |                 | محمد بن على               |
| rΛ                    |                 | محدعلى قاسم العمرى        |
| •                     |                 | محمد بن عوف               |
| 9 * 61 * + 6 1 * 1    | ترندی           | محمد بن عيسلي             |
| ٣٣                    |                 | محمد بن کثیر              |
| 24.44                 |                 | محدبن مسلم الزهرى         |
| ra.rr.r•              |                 | محمر بن يحيىٰ الذبلي      |
| rgerr                 | ابن ماجه (امام) | محمد بن يزيد              |
| <b>r</b> 0. <b>rr</b> |                 | محمد بن يوسف الفريابي     |
| 09,00                 |                 | مسلم(امام)                |
| ۵۸،۱۰                 |                 | معاذبن جبل طالنيز         |
| 9                     | د يو بندى       | محمود حسن                 |
| ra                    |                 | ناصرالدين البانى          |
| المالم                |                 | نافع مولی ابن عمر         |
| <b>t</b> % <b>t</b> T |                 | نعيم المجمر               |
| PI                    |                 | نورانحسن                  |



نووي (امام) ۸۷ وأكل بن حجر شالتنه 12,11 وحيدالزمان حيدرآ بادي 14 ٥٢،٣٣ 3 وہب بن جریر نيجي بن حسان جي بن حسان 12 ميحي بن سعيد MYMA' MM' MY' MI يجيا بن محمد بن عمرو 24 يزيد بن زريع 3 يعقوب بن سفيان الفارسي ۳۲،۳۰ يونس بن ابي اسحاق M

التول العيشن في الجنعو بالتأمين د طبعة جديدة مع مراجعة دنرا دات) ما منظ زمب على زئ المليل المجاريات في الالالو

